محمد شاہد حنیف
مجلس التحقیق الاسلامی، ۹۹ جے ماڈل ٹاؤن لاہور

اشاریہ ماہنامہ الحق جلد ۵۴ [۲۰۱۸-۱۹ء]

اس اشاریے میں تمام مضامین کو موضوعاتی تقسیم کے بعد تبصرۂ کتب کو بھی متعلقہ موضوع کے تحت مقالات کے بعد لکیر لگا کر درج کیا گیا ہے تاکہ ایک موضوع پر ایک ہی جگہ سے مضامین و کتب سے آگاہی ہو سکے۔

نقش آغاز

راشد الحق سمیع، حافظ	مولانا سمیع الحق کی زیرِ صدارت آل پارٹیز کانفرنس کا اعلامیہ [اداریہ]	اکتوبر ۲۰۱۸/۴-۵
راشد الحق سمیع، حافظ	جمعیت علماءِ اسلام کے علامہ ظہیر الدین بابر کا انتقال [اداریہ]	اکتوبر ۲۰۱۸/۶
راشد الحق سمیع، حافظ	وزیرِ اعظم جناب عمران خان سے مولانا سمیع الحق کی ملاقات [اداریہ]	اکتوبر ۲۰۱۸/۲-۳
راشد الحق سمیع، حافظ	آہ! ابا جی مولانا سمیع الحق شہیدؒ کی المناک جدائی [اداریہ]	نومبر ۲۰۱۸/۲-۱۴
راشد الحق سمیع، حافظ	پاکستان و ہندوستان کی حالیہ کشیدگی [اداریہ]	فروری ۲۰۱۹/۲
راشد الحق سمیع، حافظ	مولانا سمیع الحق شہیدؒ کے قاتلوں کی عدم گرفتاری؟ [اداریہ]	فروری ۲۰۱۹/۳
راشد الحق سمیع، حافظ	مولانا اظہار الحق حقانی کا انتقال [اداریہ]	فروری ۲۰۱۹/۴
راشد الحق سمیع، حافظ	مولانا سمیع الحق شہیدؒ سے مفتی محمد تقی عثمانی تک: قاتلانہ حملے؟ [اداریہ]	اپریل ۲۰۱۹/۲-۳
راشد الحق سمیع، حافظ	سانحہ نیوزی لینڈ، مغرب میں سفید فام دہشت گردی کا شاخسانہ [اداریہ]	اپریل ۲۰۱۹/۴-۵
راشد الحق سمیع، حافظ	مولانا سمیع الحق شہیدؒ کا پارلیمانی کردار اور جدوجہد پر ایک تاریخی دستاویز [اداریہ]	اپریل ۲۰۱۹/۶-۷
راشد الحق سمیع، حافظ	مولانا سمیع الحقؒ کی آخری تمنا، تفاسیر امام لاہوریؒ کی تکمیل...... [اداریہ]	مئی ۲۰۱۹/۲-۴
راشد الحق سمیع، حافظ	مولانا محمد طلحہ کاندھلوی (بن شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ) کا انتقال [اداریہ]	جولائی ۲۰۱۹/۲
راشد الحق سمیع، حافظ	مولانا محمد طلحہ کاندھلوی کی دارالعلوم حقانیہ آمد [اداریہ]	جولائی ۲۰۱۹/۳-۵
راشد الحق سمیع، حافظ	مسئلہ کشمیر کی تازہ کشیدہ صورتِ حال، پاک بھارت جنگ کے دہانے پر [اداریہ]	جولائی ۲۰۱۹/۵
راشد الحق سمیع، حافظ	تعلیمی کانفرنس کے سلسلے میں سفرِ جاپان [اداریہ]	جولائی ۲۰۱۹/۶
راشد الحق سمیع، حافظ	اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں وزیرِ اعظم عمران خان کا خطاب [اداریہ]	ستمبر ۲۰۱۹/۹-۱۱
راشد الحق سمیع، حافظ	حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب مدظلہ کے لئے دعائے صحت کی اپیل	ستمبر ۲۰۱۹/۱۱

قرآنیات و علومِ حدیث

انعام اللہ، ڈاکٹر	وحدتِ انسانیت کے تصور پر مشتمل آیاتِ قرآنیہ کی تفسیر-۱	جون ۲۰۱۹/۳۶-۴۷

انعام اللہ، ڈاکٹر	وحدتِ انسانیت کے تصور پر مشتمل آیاتِ قرآنیہ کی تفسیر-۲	جولائی۲۰۱۹/۵۴-۶۳
حارث اللہ، مولانا	غزوۂ ہند سے متعلقہ احادیث کا فنی و تحقیقی جائزہ	ستمبر۲۰۱۹/۴۶-۵۳
محمد اسلام حقانی(مبصر)	عمدۃ البیان فی تفسیر القرآن (تفسیر مدنی الکبیر) از محمد اسحاق خان المدنی	اکتوبر۲۰۱۸/۶۰
محمد اسلام حقانی(مبصر)	معارف الفرقان فی تفسیر القرآن از عبدالقیوم قاسمی	اکتوبر۲۰۱۸/۶۰
محمد اسلام حقانی(مبصر)	حدیث کے اصلاحی مضامین از مفتی احمد خانپوری	اکتوبر۲۰۱۸/۶۳
محمد اسلام حقانی(مبصر)	ہدیۃ القاری فی تجوید کلام الباری از بخت منیر مخلص	اکتوبر۲۰۱۸/۶۳
محمد اسلام حقانی(مبصر)	سہ ماہی 'الزیتون' نوشہرہ کا ''شرح صحیح مسلم'' نمبر [مدیر: محمد قاسم حقانی]	اپریل۲۰۱۹/۶۱
نور محمد ثاقب	اُصول حدیث [علم اُصول حدیث میں علماء احناف کی تالیفات وتصنیفات]-۲۱	مئی۲۰۱۹/۱۰-۱۸
محمد اسلام حقانی(مبصر)	افضل البیان فی اصول القرآن از مولانا فضل الرحمٰن [مترجم: محمد سلیم حقانی]	جون۲۰۱۹/۶۲
محمد اسلام حقانی(مبصر)	آسان بیان القرآن مع تفسیر عثمانی [مرتب: عمر انور بدخشانی]	جولائی۲۰۱۹/۷۱-۷۲
نجم الرحمٰن، مفتی(مبصر)	فقہ القرآن ۔مؤلف: حضرت مولانا مفتی ذاکر حسن نعمانی	ستمبر۲۰۱۹/۶۳

فقہ وعبادات

نجیب الحق، ڈاکٹر	روزے کا مقصد اور حقیقت	اپریل۲۰۱۹/۲۰-۲۵
انوار الحق، مولانا	رمضان: رحمت مغفرت اور برکت کا مہینہ [خطبۂ جمعہ/ مرتب: سلمان الحق حقانی]	مئی۲۰۱۹/۵-۹
انوار الحق، مولانا	تحفظِ ختم نبوت کیلئے قربانی' عیدالاضحیٰ، یومِ تشکر [خطبۂ جمعہ/ مرتب: سلمان الحق حقانی]	جولائی۲۰۱۹/۷-۱۱
محمد فہد حقانی	شعائر اللہ کی توہین اور اس کی سزا	جولائی۲۰۱۹/۵۰-۵۳
محمد اسلام حقانی(مبصر)	فتاویٰ محمدیہ فی الفقہ الحنفی (پشتو) از حسن حقانی شنواری	اکتوبر۲۰۱۸/۶۰-۶۱
محمد اسلام حقانی(مبصر)	مسنون لباس از لیاقت علی شاہ	اکتوبر۲۰۱۸/۶۲
محمد اسلام حقانی(مبصر)	دعا و تقدیر از خیر النسا بہتر	اپریل۲۰۱۹/۶۲
محمد اسلام حقانی(مبصر)	درس ہدایۃ النحو از مولانا تحسین اللہ [مرتب: نوید احمد خان]	جون۲۰۱۹/۶۳
سعد الباقی حقانی(مبصر)	انوارِ حق از شیخ الحدیث حضرت مولانا انوار الحق صاحب مدظلہ	ستمبر۲۰۱۹/۶۲
محمد اسلام حقانی(مبصر)	تیسیر الوصول الی علم الاصول فی الفقہ الحنفی از مولانا نثار احمد الحسینی	ستمبر۲۰۱۹/۶۴

دعوت وتزکیۂ نفس

انوار الحق، مولانا	اللہ پر کامل یقین اور توکل فراخی رزق [خطبۂ جمعہ/ مرتب: سلمان الحق حقانی]	جون۲۰۱۹/۵-۱۰
انوار الحق، مولانا	اولیاء اللہ کے مقامِ قرب کے مختلف درجات [خطبۂ جمعہ/ مرتب: سلمان الحق حقانی]	اپریل۲۰۱۹/۱۴-۱۹
انوار الحق، مولانا	سود اور مالِ حرام کی نحوست اور اخروی سزا [خطبۂ جمعہ/ مرتب: سلمان الحق حقانی]	ستمبر۲۰۱۹/۱۲-۱۶

محمد اسلام حقانی (مبصر)	اطاعت اللہ و رسولؐ یا خواہشِ نفس (دعوت) از رشید اللہ یعقوب	فروری ۲۰۱۹/۶۴
محمد اسلام حقانی (مبصر)	افادات و ملفوظاتِ عزیزیہ از عبدالعزیز دعا جو دہلوی	اکتوبر ۲۰۱۸/۶۳
محمد اسلام حقانی (مبصر)	التعوذات ماثبتت من الاثار [مرتب: عبدالرؤف بادشاہ]	جون ۲۰۱۹/۶۴
محمد اسلام حقانی (مبصر)	ذکر اللہ کے حلقے، جنت کے باغات از محمد عزیز الرحمٰن ہزاروی	جون ۲۰۱۹/۶۱
محمد اسلام حقانی (مبصر)	نفحۃ الابرار (نیکوکاروں کی مہکار/دعوت) از ابرار الحق کلیانوی	فروری ۲۰۱۹/۶۳

شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحقؒ کی شہادت

راشد الحق سمیع، حافظ	مولانا سمیع الحق کی زیر صدارت آل پارٹیز کانفرنس کا اعلامیہ [اداریہ]	اکتوبر ۲۰۱۸/۴-۵
راشد الحق سمیع، حافظ	وزیر اعظم جناب عمران خان سے مولانا سمیع الحق کی ملاقات [اداریہ]	اکتوبر ۲۰۱۸/۲-۳
راشد الحق سمیع، حافظ	آہ! ابا جی مولانا سمیع الحق شہیدؒ کی المناک جدائی [اداریہ]	نومبر ۲۰۱۸/۲-۱۴
ادارہ	اظہارِ تشکر بنام تعزیت کنندگانِ محترم [بیاد مولانا سمیع الحقؒ]	نومبر ۲۰۱۸/۱۵
ادارہ	ماہنامہ ''الحق'' کی خصوصی اشاعت: مولانا سمیع الحق شہیدؒ نمبر	نومبر ۲۰۱۸/۱۶
محمد تقی عثمانی، مفتی	شہادت میں اسلاف کی...... [بیاد مولانا سمیع الحقؒ/خطاب، مرتب: اسامہ سمیع]	نومبر ۲۰۱۸/۱۷-۲۲
انوار الحق، مولانا	اک شمع رہ گئی تھی سو وہ بھی خموش ہے [بیاد مولانا سمیع الحقؒ]	نومبر ۲۰۱۸/۲۳
....	سینٹ آف پاکستان کی تعزیتی قرارداد کا عکس [بیاد مولانا سمیع الحقؒ]	نومبر ۲۰۱۸/۲۴-
....	قومی اسمبلی میں مولانا سمیع الحق کی شہادت پر مذمتی قرارداد منظور	نومبر ۲۰۱۸/۲۵-
....	عالمگیر سوگ اور ہمہ گیر غم واندوہ [سیاسی زعما، حکمرانوں اور مشاہیر کے تاثرات بیاد مولانا سمیع الحق]	نومبر ۲۰۱۸/۲۶-۳۲
....	رابطہ عالم الاسلامی سعودی عرب کا پیغام بیاد مولانا سمیع الحق شہیدؒ	نومبر ۲۰۱۸/۳۳
....	مولانا سمیع الحقؒ کی شہادت پر امارت افغانستان کا اعلامیہ	نومبر ۲۰۱۸/۳۴-۳۵
محمد بیگی، جنرل	مولانا سمیع الحقؒ کی شہادت [ایرانی جنرل قونصلر کا تعزیتی پیغام]	نومبر ۲۰۱۸/۳۶
....	علما، مشائخ، اربابِ فضل و کمال اور اہل علم و قلم کے تعزیتی تاثرات [مولانا سمیع الحقؒ]	نومبر ۲۰۱۸/۳۷-۴۰
عبدالقیوم حقانی، مولانا	اُمت کا سرمایہ لٹ گیا [مولانا سمیع الحقؒ کی شہادت]	نومبر ۲۰۱۸/۴۱-۵۰
محمد حنیف جالندھری	مولانا سمیع الحقؒ ایک عہد ساز شخصیت	نومبر ۲۰۱۸/۵۱-۵۳
زاہد الراشدی، مولانا	علم و فضل اور عزم و عزیمت کے کوہِ گراں [مولانا سمیع الحقؒ کی شہادت]	نومبر ۲۰۱۸/۵۴-۵۶
ظفر الحق، راجا	مکمل نفاذِ شریعت کے لیے ٹھوس اقدامات کی تجویز	نومبر ۲۰۱۸/۵۷-۵۸
اسلم بیگ، مرزا	مسئلہ افغانستان پر مولانا سمیع الحق شہید کا موقف	نومبر ۲۰۱۸/۵۹-۶۰
ابن الحسن عباسی	کاروانِ جہاد کے ہزاروں شہدا کے مربی [بیاد مولانا سمیع الحقؒ]	نومبر ۲۰۱۸/۶۱-۶۴
حامد میر	مولانا سمیع الحق شہیدؒ کے جنازے نے ان کی حقانیت کی شہادت دے دی	نومبر ۲۰۱۸/۶۵-۶۷
حذیمہ سمیع، صاحبزادہ	شہید کی جو موت ہے وہ قوم کی حیات ہے [بیاد مولانا سمیع الحقؒ]	نومبر ۲۰۱۸/۶۸-۷۰

عرفان الحق حقانی	سوانح حیات قائد جمعیت مولانا سمیع الحق شہیدؒ	نومبر ۲۰۱۸/۷۱-۸۱
لقمان الحق، مولانا	شہادت سے دو دن پہلے ناموسِ رسالتؐ پر مولانا سمیع الحقؒ کا پیغام	نومبر ۲۰۱۸/۸۲-۸۳
حامد الحق حقانی	مولانا سمیع الحق کی تعزیت کے لیے مہمانوں کی آمد اور بیرونِ ممالک تعزیتی مجالس	نومبر ۲۰۱۸/۸۴-۸۸
ابوالحسین آزاد	بیادِ حضرت مولانا سمیع الحق شہیدؒ [نظم]	نومبر ۲۰۱۸/۸۹
راشد الحق سمیع، حافظ	مولانا سمیع الحق شہیدؒ کے قاتلوں کی عدم گرفتاری؟ [اداریہ]	فروری ۲۰۱۹/۳
سلمان ندوی، ڈاکٹر	مولانا سمیع الحق شہید کے فضل وتقدم کا اعتراف	فروری ۲۰۱۹/۱۷-۲۲
عبدالمعبود، مولانا	یادوں کے دیپ [مولانا سمیع الحق شہیدؒ سے پہلی ملاقات]	فروری ۲۰۱۹/۲۳-۲۸
عبدالقیوم حقانی، مولانا	شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق شہیدؒ کے مکارمِ اخلاق کی رعنائی ودلربائی-۱	فروری ۲۰۱۹/۲۹-۳۳
فضل اللہ، قاضی	مولانا سمیع الحقؒ کی شہادت [عربی مکتوب]	فروری ۲۰۱۹/۵۲-۵۳
خلیل احمد، ابوالسعد	مولانا سمیع الحقؒ کی شہادت [مکتوب]	فروری ۲۰۱۹/۵۴-۵۵
ابن الحسن عباسی	مولانا سمیع الحقؒ کی شہادت [مکتوب]	فروری ۲۰۱۹/۵۶
اسلم بیگ، مرزا	مولانا سمیع الحقؒ کی شہادت [مکتوب]	فروری ۲۰۱۹/۵۶
شیرزادہ	مولانا سمیع الحقؒ کی شہادت [مکتوب]	فروری ۲۰۱۹/۵۷
راشد الحق سمیع، حافظ	مولانا سمیع الحق شہیدؒ سے مفتی محمد تقی عثمانی تک: قاتلانہ حملے؟ [اداریہ]	اپریل ۲۰۱۹/۲-۳
راشد الحق سمیع، حافظ	مولانا سمیع الحق شہیدؒ کا پارلیمانی کردار اور جدوجہد پر ایک تاریخی دستاویز [اداریہ]	اپریل ۲۰۱۹/۶-۷
عبدالقیوم حقانی، مولانا	شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق شہیدؒ کے مکارمِ اخلاق کی رعنائی ودلربائی-۲	اپریل ۲۰۱۹/۲۶-۲۹
حبیب اللہ حقانی	آہ! متاعِ دین ودانش لٹ گئی [بیادِ مولانا سمیع الحقؒ]	اپریل ۲۰۱۹/۳۰-۳۲
محمد اسلم زاہد	مولانا سمیع الحق شہیدؒ: علم وحلم کے سمندر	اپریل ۲۰۱۹/۳۳-۳۵
محمد قاسم قاسمی	مولانا سمیع الحقؒ کی شہادت [مکتوب]	اپریل ۲۰۱۹/۴۹
محمد ادریس، مولانا	مولانا سمیع الحقؒ کی شہادت [مکتوب]	اپریل ۲۰۱۹/۵۰
عمر صدیق حقانی	حق گوئی وبیباکی مولانا سمیع الحقؒ کا وصفِ خاص تھا [مکتوب]	اپریل ۲۰۱۹/۵۱
محمد عقبہ	مولانا سمیع الحقؒ کو منظوم انگریزی خراجِ عقیدت [نظم]	اپریل ۲۰۱۹/۵۱
عبدالرحمٰن عارف اچکزئی	اے مدبر، اے مفکر، اے مصنف الوداع [بیادِ مولانا سمیع الحق شہیدؒ/نظم]	اپریل ۲۰۱۹/۵۲
راشد الحق سمیع، حافظ	مولانا سمیع الحقؒ کی آخری تمنا، تفاسیر امام لاہوریؒ کی تکمیل...... [اداریہ]	مئی ۲۰۱۹/۲-۴
عبدالقیوم حقانی، مولانا	شہید ناموسِ رسالتؐ مولانا سمیع الحقؒ کا ''بارگاہِ الوہیت میں داخلے کا منظر''	مئی ۲۰۱۹/۱۹-۲۵
انعام اللہ، ڈاکٹر	قصاص ودیت سے متعلق مولانا سمیع الحقؒ کا موقف	مئی ۲۰۱۹/۳۵-۴۷
محمد اکرام القادری	مولانا سمیع الحقؒ کی شہادت: اہلِ حق کی قربانیوں کا تسلسل	مئی ۲۰۱۹/۴۸-۵۳
عبدالقیوم حقانی، مولانا	مولانا سمیع الحق شہیدؒ، صبر وتحمل اور برداشت کے پہاڑ تھے	جون ۲۰۱۹/۲۱-۲۳
عبدالقیوم حقانی، مولانا	مولانا سمیع الحقؒ جو خلعتِ خونِ شہادت کی پہنانے کی ''تقریب''	جون ۲۰۱۹/۲۴-۲۷

اسلم بیگ،مرزا	مولانا سمیع الحقؒ کی گرانقدر خدمات[مکتوب]	جون۲۰۱۹/۵۵-۵۷
حبیب اللہ حقانی	مولانا محمد طلحہ کاندھلوی کی جامعہ حقانیہ آمد:محفلِ علم وسلوک	جولائی۲۰۱۹/۲۱-۲۳
فضل اللہ،قاضی	مولانا سمیع الحق شہیدؒ: خداداد کمالات، یگانہ مزاجی اور طبعی خصوصیات	جولائی۲۰۱۹/۲۴-۲۵
عبدالقیوم حقانی،مولانا	مجاہد کی اذاں اور موجودہ عالمی حالات کے تناظر میں مولانا سمیع الحقؒ کا کردار	جولائی۲۰۱۹/۳۶-۳۹
ذاکرحسن نعمانی	گلستانِ حقانیہ کا جامع الکمالات شہید: مولانا سمیع الحقؒ	جولائی۲۰۱۹/۴۰-۴۹
غلام الرحمٰن،مفتی	میرے محسن کے احسانات کی جھلک	ستمبر۲۰۱۹/۳۲-۳۷
عبدالقیوم حقانی،مولانا	مولانا سمیع الحقؒ شہید کا روحانی مقام	ستمبر۲۰۱۹/۳۸-۴۲

ڈائری سے علمی منتخبات

سمیع الحق،مولانا عہدِ طالب علمی کے(ڈائری سے) چند علمی منتخبات[مرتب:عرفان الحق حقانی]-۶۸ تا ۷۲

اکتوبر۲۰۱۸/۷-۱۵، فروری۲۰۱۹/۵-۱۱، اپریل۲۰۱۹/۸-۱۳، جون۲۰۱۹/۱۱-۲۰، جولائی۲۰۱۹/۱۲-۲۰

ستمبر۲۰۱۹/۱۷-۳۱

شخصیات، تذکرہ ووفیات

راشدالحق سمیع،حافظ	جمعیت علماءِ اسلام کے علامہ ظہیرالدین بابر کا انتقال[اداریہ]	اکتوبر۲۰۱۸/۶
سعیدالحق جدون	مولانا شیر علی شاہ کی تحقیقی کاوش:تفسیر ''حسن بصری'' کا تعارف	اکتوبر۲۰۱۸/۲۰-۳۶
ابوالمعز حقانی	مولانا جلال الدین حقانی کا انتقال	اکتوبر۲۰۱۸/۴۳-۴۸
ابوالمعز حقانی	علامہ ظہیرالدین بابر(جمعیت علماءِ اسلام) کا انتقال	اکتوبر۲۰۱۸/۴۹-۵۱
ابوالمعز حقانی	مولانا گلزیر حقانی کا انتقال	اکتوبر۲۰۱۸/۵۲-۵۳
راشدالحق سمیع،حافظ	مولانا اظہار الحق حقانی کا انتقال[اداریہ]	فروری۲۰۱۹/۴
عرفان الحق حقانی	والد ماجد مولانا اظہار الحق حقانی کا انتقال	فروری۲۰۱۹/۳۴-۳۸
ذاکرحسن نعمانی	شیخ القرآن والحدیث مولانا حمداللہ جان	فروری۲۰۱۹/۳۹-۴۷
لقمان الحق حقانی	محبت اور تعلق کا عظیم سرمایہ میری زندگی کی خوشیوں کا خزانہ[بیاد مولانا اظہار الحقؒ]	اپریل۲۰۱۹/۳۶-۴۰
راشدالحق سمیع،حافظ	مولانا محمد طلحہ کاندھلوی(بن شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ) کا انتقال[اداریہ]	جولائی۲۰۱۹/۲
راشدالحق سمیع،حافظ	مولانا محمد طلحہ کاندھلوی کی دارالعلوم حقانیہ آمد[اداریہ]	جولائی۲۰۱۹/۳-۵
عرفان الحق حقانی	پھوپھا جان حاجی احتشام الحق حقانی کا انتقال	جولائی۲۰۱۹/۶۴-۶۷

محمد اسلام حقانی(مبصر)	ڈاکٹر شیر علی شاہ مدنی کے دلچسپ سفرنامے[مرتب:نوراللہ فارانی]	اکتوبر۲۰۱۸/۶۲
محمد اسلام حقانی(مبصر)	تجلیاتِ عثمانی(سوانح علامہ شبیر احمد عثمانی) از محمد انوارالحسن شیرکوٹی	فروری۲۰۱۹/۶۳
محمد اسلام حقانی(مبصر)	تذکرہ علماءِ مشائخ صوابی جلداوّل از خلیل احمد مخلص	اپریل۲۰۱۹/۶۲
عرفان الحق حقانی(مبصر)	بزمِ خردمنداں از محمد اسحاق بھٹی	اپریل۲۰۱۹/۶۳

محمد اسلام حقانی(مبصر)	مدینے کا مہاجر (محمد عاشق الٰہی بلند شہری) از عبداللہ المدنی البرنی	اپریل ۲۰۱۹/۶۳

تصویرِ وطن

ذاکر حسن نعمانی	پاکستانی ذمہ داروں کی ذمہ داری	جون ۲۰۱۹/ ۲۸-۳۲
راشد الحق سمیع، حافظ	پاکستان و ہندوستان کی حالیہ کشیدگی[اداریہ]	فروری ۲۰۱۹/۲
ظفر الحق، راجا	مکمل نفاذِ شریعت کے لیے ٹھوس اقدامات کی تجویز	نومبر ۲۰۱۸/ ۵۷-۵۸

عالمِ اسلام و عالمِ مغرب

اسامہ الطاف	چین میں اویغور مسلمانوں کا استحصال	اکتوبر ۲۰۱۸/۵۴-۵۶
راشد الحق سمیع، حافظ	سانحہ نیوزی لینڈ، مغرب میں سفید فام دہشت گردی کا شاخسانہ[اداریہ]	اپریل ۲۰۱۹/۴-۵
راشد الحق سمیع، حافظ	مسئلہ کشمیر کی تازہ کشیدہ صورتِ حال، پاک بھارت جنگ کے دہانے پر[اداریہ]	جولائی ۲۰۱۹/۵
راشد الحق سمیع، حافظ	تعلیمی کانفرنس کے سلسلے میں سفرِ جاپان[اداریہ]	جولائی ۲۰۱۹/٦
راشد الحق سمیع، حافظ	اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں وزیر اعظم عمران خان کا خطاب[اداریہ]	ستمبر ۲۰۱۹/۹_۱۱
مرزا اسلم بیگ	شہریت کی جانچ پڑتال کے پس پردہ شرمناک بھارتی ایجنڈا	ستمبر ۲۰۱۹/۴۳-۴۵

اسلام اور مغرب: تقابلی جائزہ

اسعد زمان، ڈاکٹر	مغرب سے مرعوب ذہنیت اور احساسِ کمتری	فروری ۲۰۱۹/ ۴۸-۵۱
عتیق الرحمٰن، ڈاکٹر	اسلام اور مغربی دنیا کے چیلنج	مئی ۲۰۱۹/۵۴-۵۹
فیصل ریاض شاہد	مغربی اصطلاحات کی تعریف	جون ۲۰۱۹/ ۴۸-۵۴
یزید احمد نعمانی	مغربی تہذیب و ثقافت اور مسلمان خواتین	اکتوبر ۲۰۱۸/ ۳۷-۳۹
محمد مصعب انصاری	اسلام اور عیسائیت میں اخلاقیات کی تعلیمات	مئی ۲۰۱۹/ ۲٦-۳۴

متفرقات

انوار الحق، مولانا	ردِ قادیانیت[خطبۂ جمعہ/مرتب: سلمان الحق حقانی]	فروری ۲۰۱۹/۱۲-۱٦
انوار الحق، مولانا	عدل و انصاف[خطبۂ جمعہ/مرتب: سلمان الحق حقانی]	اکتوبر ۲۰۱۸/ ۱٦-۱۹۰
حسنین احمد ندوی	اسلام، ایک فلاحی دین	اپریل ۲۰۱۹/ ۴۱-۴۸
وردہ صدیقی	علما کے لیے تجارت کے آسان طریقے	اکتوبر ۲۰۱۸/ ۴۰-۴۲
آمنہ خالد	موسمیاتی تبدیلی اور تیسری جنگ	ستمبر ۲۰۱۹/۵۴-۵۷
محمد اسلام حقانی(مبصر)	خزینۂ عملیات روحانی مع ادویات یونانی از حاجی امیر نواب	اکتوبر ۲۰۱۸/٦۴
محمد اسلام حقانی(مبصر)	سہ ماہی ''الرحیم'' نوشہرہ[مدیر انوار اللہ بادشاہ]	جون ۲۰۱۹/٦۲
محمد اسلام حقانی(مبصر)	قصص من التاریخ الاسلامی (للاطفال) از ابوالحسن علی ندوی	مئی ۲۰۱۹/٦۴

محمد اسلام حقانی(مبصر) کتاب التعریفات (متفرق) از مفتی محمد شفیع [مرتب: محمد زید مظاہری] اپریل ۲۰۱۹/۶۱
محمد اسلام حقانی(مبصر) ماہنامہ 'دارالقرآن' گلگت [مدیر: رستم خان جلی پوری] مئی ۲۰۱۹/۶۴

دارالعلوم کے شب و روز

حامد الحق حقانی [اکتوبر ۲۰۱۸] افغان حکومت کے سرکاری وفد کی مولانا سمیع الحق سے ملاقات، ص۵۷...... مولانا سمیع الحق کی مصروفیات، ص۵۸...... جناب حماد صافی کی دارالعلوم آمد، ص۵۹

عبدالحق ثانی [فروری ۲۰۱۹] مولانا اظہار الحق حقانی کی وفات اور تعزیت کے لیے مہمانوں کی آمد، ص۵۸-۵۹...... نائب مہتمم مولانا حامد الحق حقانی کے اسفار، ص۶۰...... دفاع پاکستان کونسل کی قیادت اور اجلاس، ص۶۱...... چین کے وفد کی آمد، ص۶۱...... دارالعلوم کی مجلس شوریٰ کا اجلاس، ص۶۲...... [اپریل ۲۰۱۹] دارالعلوم کی جلسہ دستار بندی وتقریب ختم بخاری شریف، ص۵۳...... دارالعلوم کے سالانہ امتحانات اور تعطیلات، ص۵۴...... مہتمم شیخ الحدیث مولانا انوار الحق کی مصروفیات، ص۵۵...... نائب مہتمم مولانا حامد الحق حقانی کی مصروفیات و اسفار، ص۵۶-۵۷...... مولانا پیر ذوالفقار احمد نقشبندی کی دارالعلوم آمد، ص۵۶...... جامعہ کے درجہ اعدادیہ کے طالب علم کی شہادت، ص۵۸...... جامعہ کے نئے تعلیمی سال ۴۰-۱۴۳۹ء بمطابق ۱۹-۲۰۱۸ء کے داخلے، ص۵۹-۶۰...... [مئی ۲۰۱۹] مہتمم شیخ الحدیث مولانا انوار الحق کی مصروفیات، ص۶۰...... نائب مہتمم مولانا حامد الحق حقانی کے اسفار، ص۶۰...... رابطہ عالم اسلامی پاکستان کے وفد کی دارالعلوم آمد، ص۶۱...... جامعہ اساتذہ کا سفر حرمین شریفین، ص۶۱...... جامعہ کے مخلص جاوید زرگر کی اہلیہ کا انتقال، ص۶۱...... جامعہ میں صلاۃ التراویح میں متعدد ختمات قرآن، ص۶۱...... جامعہ کے نئے تعلیمی سال ۴۰-۱۴۳۹ء بمطابق ۱۹-۲۰۱۸ء کے داخلے، ص۶۲-۶۳ راشد الحق سمیع، حافظ [جون ۲۰۱۹] دارالعلوم کے جدید دارالتدریس بیاد مولانا سمیع الحق شہیدؒ کا افتتاح [اداریہ]، ص۲-۴...... نئے دارالتدریس بیاد مولانا سمیع الحقؒ کا افتتاح، ص۵۸...... جامعہ کے نئے تعلیمی سال ۴۰-۱۴۳۹ء کا آغاز، ص۵۸...... مہتمم شیخ الحدیث مولانا انوار الحق کی مصروفیات، ص۵۹...... رابطہ عالم اسلامی کانفرنس، مکہ مکرمہ میں مہتمم و نائب مہتمم کی شرکت، ص۵۹...... نائب مہتمم مولانا حامد الحق حقانی کے اسفار، ص۶۰...... [جولائی ۲۰۱۹] جامع مسجد شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ کے گنبد کا لینٹر، ص۶۸...... مہتمم شیخ الحدیث مولانا انوار الحق کی مصروفیات، ص۶۸...... نائب مہتمم مولانا حامد الحق حقانی کی مصروفیات و اسفار، ص۶۹...... تحفظ ختم نبوت ویکجہتی کشمیر آل پارٹیز کانفرنس، ص۶۹-۷۰...... الحاج احتشام الحقؒ کا انتقال، ص۷۰...... عیدالاضحیٰ کی تعطیلات، ص۷۰...... [ستمبر ۲۰۱۹] دارالعلوم حقانیہ کے سہ ماہی امتحانات کا انعقاد، ص۵۹...... حضرت مہتمم مولانا انوار الحق صاحب مدظلہ کی مصروفیات واسفار، ص۵۹...... نائب مہتمم جامعہ حقانیہ حضرت مولانا حامد الحق حقانی صاحب مدظلہ کی مصروفیات، ص۶۲...... مولانا حامد الحق حقانی مدظلہ کا دورہ مصر و ترکی، ص۶۲...... صاحبزادہ محمد خزیمہ سمیع حقانی کی تقریب شادی خانہ آبادی، ص۶۲...... وفیات: حافظ طاہر محمود اشرفی صاحب کی والدہ ماجدہ کی وفات، منتظم الحاج مولانا اظہار الحق حقانیؒ کی خوشدامن کا انتقال، مولانا مفتی یاسر نعمانی کے والد حاجی محمد افضل کی وفات، ص۶۴ ❁...... ❁...... ❁

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الأُمِّیِ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّم تَسلِیمًا

جلد نمبر.................. 54
شمارہ نمبر 12
مُحرّم ۱۴۴۱ھ
ستمبر ۲۰۱۹

اے بی سی آڈٹ بیورو سرکولیشن کی مصدقہ اشاعت

ماہنامہ
الحق
اکوڑہ خٹک

مدیر اعلیٰ	نگران	باہتمام	بانی
حافظ راشد الحق سمیع حقانی	مولانا حامد الحق حقانی	حضرت مولانا انوار الحق صاحب	حضرت مولانا سمیع الحق شہیدؒ

اس شمارے کے مضامین

- نقش آغاز: اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں وزیر اعظم عمران خان کا خطاب، حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب مدظلہ کے لئے دعائے صحت کی اپیل .... مولانا راشد الحق سمیع ۹
- سود اور مالِ حرام کی نحوست اور اخروی سزا.................. شیخ الحدیث حضرت مولانا انوار الحق مدظلہ ۱۲
- حضرت مولانا سمیع الحق شہیدؒ کی ذاتی ڈائری.................. مولانا حافظ عرفان الحق اظہار حقانی ۱۷
- میرے محسن کے احسانات کی جھلک ....حضرت مولانا مفتی غلام الرحمٰن صاحب ۳۲
- مولانا سمیع الحق شہیدؒ کا روحانی مقام .... حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی ۳۸
- شہریت کی جانچ پڑتال کے پس پردہ شرمناک بھارتی ایجنڈا............جنرل مرزا اسلم بیگ ۴۳
- غزوۂ ہند سے متعلقہ احادیث کا فنی وتحقیقی جائزہ............مولانا حارث اللہ فرقانی ۴۶
- موسمیاتی تبدیلی اور تیسری جنگ...محترمہ آمنہ خالد صاحبہ ۵۴
- دارالعلوم کے شب و روز .... صاحبزادہ عبدالحق ثانی ۵۸
- تبصرہ کتب .... ادارہ ۶۱

نوٹ: ادارہ کا کالم نگار حضرات کی آراء سے متفق ہونا ضروری نہیں

ماہنامہ الحق دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ضلع نوشہرہ (خیبر پختونخوا) پاکستان۔
فون نمبر: 630435- 923 92+
فیکس نمبر: 630922- 923 92+
ای میل: Email: editor_alhaq@yahoo.com
فیس بک ایڈریس: facebook\Alhaq Akora Khattak ویب سائٹ: www.jamiahaqqania.edu.pk
سالانہ بدل اشتراک اندرون ملک فی پرچہ -/40روپے۔سالانہ -/400روپے۔بیرون ملک 40$امریکی ڈالر
پبلشر: مولانا سمیع الحق ' مہتمم جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک۔منظور عام پریس پشاور

کمپوزنگ: بابر حنیف

649 / مُحرّم ۱۴۴۱ھ ستمبر ۲۰۱۹

مُحرّم

نقش آغاز بسم اللہ الرحمن الرحیم مولانا راشد الحق سمیع

اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں وزیر اعظم عمران خان کا خطاب

مقبوضہ کشمیر کے مظلوم عوام گزشتہ ستر برس سے اپنی آزادی اور خود مختاری کی جنگ لڑ رہے ہیں، بدقسمتی سے چند ماہ قبل بھارت کے ظالم اور جابر حکمران نریندر مودی نے آرٹیکل ۳۷۰ کا خاتمہ کر کے یک طرفہ ظالمانہ اقدام کیا، جس کی وجہ سے کشمیریوں کو اب ایک اور ظلم کا سامنا ہے، پچھلے دو ڈھائی ماہ سے بیچارے کشمیری عوام، بچے اور خواتین اپنے گھروں میں محصور ہیں اور بھارت کی درندہ صفت فوج کی طرف سے ان پر کرفیو نافذ کرنے کے علاوہ ان کی خواتین کی عصمت دریاں، بوڑھوں و جوانوں پر بے پناہ تشدد کے علاوہ دیگر گھناؤنے مظالم ڈھائے جا رہے ہیں، بھارتی حکومت کا یہ ظالمانہ اقدام سراسر حقوق انسانی کی خلاف ورزی اور اقوام متحدہ کے قوانین کے پامالی ہے اور بھارت کا یہ اقدام بالکل یک طرفہ ظالمانہ تھا جس کے بعد مسئلہ کشمیر اب دوایٹمی ممالک کا تنہا مسئلہ نہیں رہا بلکہ ممکنہ جنگ کے پیش نظر ساری دنیا اس کی لپیٹ میں آ سکتی ہے،اس لئے پاکستان کو اب واضح اور دو ٹوک موقف پیش کرنے کی ضرورت تھی کہ کشمیر کا مسئلہ اب دوطرفہ نہیں رہا بلکہ اب یہ حل طلب فیصلہ اقوام متحدہ میں پیش ہوگا، جہاں مسئلہ کشمیر کے حوالے سے تمام قراردادیں پہلے سے موجود ہیں۔

اس لئے پاکستان کے وزیر اعظم عمران خان نے یہ مسئلہ اقوام متحدہ لے جا کر ایک اہم اقدام کی طرف پیش قدمی کی، وزیر اعظم عمران خان نے دورہ امریکہ میں ۲۷ رستمبر کو اقوام متحدہ کے جنرل اسمبلی کے اجلاس میں شرکت کی اور وہاں اجلاس سے اپنے موثر خطاب سے قبل مختلف سربراہان مملکت سے ملاقاتیں کیں اور انہیں کشمیر کے مسئلہ پر پاکستان کی ہم آواز بننے کی بھرپور کوششیں کیں۔ ان عالمی رہنماؤں میں مسلم حکمرانوں کے علاوہ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ اور برطانوی وزیر اعظم بورس جانسن اور دیگر ممالک کے سربراہان بھی شامل تھے، اس کے علاوہ انہوں نے کشمیری قیادت کے وفد سمیت مختلف عالمی رہنماؤں سے بھی ملاقاتیں کیں اور ان کے درمیان یہ ملاقاتیں کافی اہمیت اور توجہ کی حامل رہیں۔ وزیر اعظم نے ان ملاقاتوں کے دوران مقبوضہ کشمیر میں بھارت کے انسانیت سوز اقدامات اور مظالم کی طرف توجہ دلاتے ہوئے ان مظالم کے خاتمے کی بات کی، انہوں نے ان

سربراہان پر یہ بات واضح کی کہ کشمیر بہت پیچیدہ مسئلہ ہے جو بہت عرصہ سے چلا آ رہا ہے اور اس معاملے کی حساسیت اور بھارت کی ہٹ دھرمی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے یہ خدشہ ظاہر کیا کہ اگر فوری اور عملی اقدامات نہ کئے گئے تو کشمیر کا بحران ایک بڑے المیے کی صورت اختیار کر سکتا ہے۔

وزیراعظم عمران خان اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں سب سے اہم ایشو مسئلہ کشمیر لے کر گئے تھے اس حوالے سے ماضی میں بھی کشمیر کے حوالے سے ذوالفقار علی بھٹو اور میاں نواز شریف نے بھی اچھی تقاریر کیں تھیں لیکن موجودہ خراب صورتحال میں عمران خان کے جرأت مندانہ مؤثر خطاب سے پاکستانی اور کشمیری قوم کی امیدیں وابستہ تھیں اور انہوں نے اپنے موثر بیان سے قوم کے دلوں کی خوب ترجمانی کی۔ ۲۷ر ستمبر بروز جمعہ وزیراعظم نے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے ۷۴ ویں اجلاس میں اپنے تاریخی خطاب کے ذریعے جس غیر معمولی انداز میں بے بس، لاچار، نہتے اور مظلوم کشمیریوں کا مقدمہ لڑا وہ قابل قدر ہے۔ ان کی اس دلیرانہ اور بے مثل وکالت نے ایک جانب سوئے ہوئے عالمی ضمیر کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا تو دوسری جانب مظلوم کشمیریوں کی جدوجہد آزادی میں ایک تازہ ہوا کا جھونکا بھی ڈال دیا، جناب عمران خان نے نہایت دلیری، جرأت مندی اور حق گوئی کے ساتھ اس عالمی فورم پر عالمی قوتوں کے سامنے جابر و ظالم بھارتی حکمران نریندر مودی کی کشمیر کے نہتے عوام پر مظالم اور انسانی حقوق کی صریح خلاف ورزیوں کا ذکر کیا اور اقوام عالم کو ان کے دوغلے معیار سے آگاہ کیا اور دوٹوک الفاظ میں یہ باور کرایا ہے کہ عالم اسلام اور دنیا کے مسلمانوں کیساتھ انصاف کے معاملے میں ان کا رویہ اور پیمانہ قطعی یکساں نہیں، جبکہ دیگر اقوام عالم پر کوئی نئی افتاد یا حادثہ رونما ہوجاتا ہے تو ان کی انسانیت بیدار ہو جاتی ہے اور اس کے برعکس مسلمانان عالم کو کوئی مشکل آن پڑتی ہے اور ان کے ساتھ کوئی زیادتی ہوتی ہے تو انہیں سانپ سونگھ جاتا ہے۔ مسئلہ کشمیر کے علاوہ وزیراعظم عمران خان نے اسلاموفوبیا کے حوالے سے نہایت جاندار اور جارحانہ انداز میں انہیں جواب دیا اور کہا کہ دہشت گردی کے حوالے سے اسلام کو خواہ مخواہ بدنام اور مسلمانوں کو دہشتگرد کہا جا رہا ہے، اس حوالے سے جو بھی غلط فہمیاں پیدا ہوئی ہیں وہ مغربی رہنماؤں کے متضاد بیانیوں اور ظالمانہ پالیسیوں سے پیدا ہوئی ہیں، انہوں نے دوٹوک الفاظ میں کہا کہ اسلاموفوبیا کا تصور مغرب کا اپنا پیدا کردہ ہے، نائن الیون کے بعد اسلاموفوبیا کو بہت تیزی سے ایک سازش کے تحت دنیا بھر میں پھیلایا گیا حالانکہ مسلمانوں کا دہشت گردی سے دور دو تک کوئی تعلق نہیں، اس کے علاوہ انہوں توہین رسالتؐ کے حوالے سے واشگاف الفاظ میں اقوام عالم پر واضح کیا کہ مغرب میں پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی

شان میں گستاخیاں اور بار بار توہین رسالتؐ کے ارتکاب کی جسارت سے دنیا بھر کے مسلمانوں کے جذبات مجروح ہوتے ہیں۔ یقیناً وزیراعظم عمران خان کے جنرل اسمبلی سے تاریخی خطاب میں اپنا دل کھول کر رکھ دیا، انہوں نے جو کچھ بھی کہا حرف بہ حرف قوم کی ترجمانی اور ڈنکے کی چوٹ پر کہا، ان کا پورا خطاب حق گوئی اور ناقابل تردید حقائق کا آئینہ دار تھا۔

اب خدا کرے کہ وزیراعظم کی تقریر کی یہ باتیں صرف باتوں کی حد تک محدود نہ رہیں بلکہ قوم اور کشمیریوں کیلئے عملی طور پر بھی بہت کچھ کرکے دکھائیں اور صرف ایک تقریر کرنے کے بعد اطمینان سے ایوانِ اقتدار میں نہیں بیٹھنا چاہیے بلکہ سفارتی محاذ پر مسلسل کام کرنا چاہیے، تب ہی یہ ایشو فلیش پوائنٹ بن کر اقوام عالم کی اندھی اور تاریک آنکھوں کو خیرہ کرسکتا ہے۔ اس تقریر کے بعد ہندوستان زخمی درندے کی طرح بے قابو نظر آرہا ہے وہ کسی بھی وقت پاکستان پر جارحیت وغیرہ بھی کر سکتا ہے۔ اس کے مکروہ عزائم کے سدباب کے لئے دفاعِ وطن کی تمام تر کوششوں پر زیادہ توجہ دینی چاہیے اور ہندوستان کا سفارتی محاذ پر بھی بھرپور تعاقب کرنے کی ضرورت ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ پاکستان میں جو توہینِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی جسارتیں کی جارہی ہیں ان کی روک تھام کیلئے بھی ٹھوس اقدامات کرنے کی اشد ضرورت ہے اور آسیہ ملعونہ کی رہائی پر حکومت اور عدلیہ نے جو بزدلانہ اور شرمناک کردار ادا کیا اس پر بھی ندامت کا اظہار کرنا چاہیے اور ملک میں قادیانیوں کی پراسرار سرگرمیوں کی روک تھام کا بندوبست کرکے مسلمانانِ وطن کو یہ اطمینان دلائیں کہ حکومت ان کے لئے کسی قسم کا نرم گوشہ اختیار کرنے کو تیار نہیں اور نہ کوئی آئندہ اس قسم کا ارادہ ہے۔

حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب مدظلہ کیلئے دعائے صحت کی اپیل

نامور ادیب، جامع مسجد حضرت مولانا عبدالحق رحمہ اللہ کے خطیب، جامعہ ابوہریرہ کے مہتمم، استادِ مکرم حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب مدظلہ عارضہ قلب میں مبتلا ہونے کی وجہ سے ان کا آپریشن (بائی پاس) گزشتہ دنوں ۳۰ ستمبر کو ادارہ امراض قلب راولپنڈی میں ہوا، آپریشن کے دوران برادرم مولانا حامد الحق حقانی صاحب مدظلہ اور راقم آپ کے ہمراہ ہسپتال میں موجود رہے، حضرت مہتمم صاحب مدظلہ اور جامعہ کے دیگر مدرسین نے ہسپتال میں ان کی بیمار پرسی کی، الحمدللہ اب حضرت حقانی مدظلہ روبصحت ہیں، لیکن کافی کمزور ہیں قارئین الحق سے انکی صحتیابی کیلئے خصوصی دعاؤں کی اپیل ہے۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ انوار الحق صاحب
ضبط وترتیب: مولانا حافظ سلمان الحق حقانی

سود اور مالِ حرام کی نحوست اور اخروی سزا

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم اما بعد فاعوذبالله من الشیطان الرجیم بسم الله الرحمٰن الرحیم وَ اَحَلَّ اللّٰهُ الْبَیْعَ وَ حَرَّمَ الرِّبٰوا (البقرة:۲۷۵)

''اللہ تعالیٰ نے بیع کو حلال کیا ہے اور سود کو حرام قرار دیا ہے۔''

عن عبدالله بن مسعود عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا یکسب عبد مال حرام فیتصدق منه فیقبل منه فیبارك له فیه ولا یترکه خلف ظهره الا کان زاده الی النار ان الله لا یمحو السیئی ولکن یمحوالسیئی بالحسن ان الخبیث لایمحوالخبیث(رواه احمد)

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ ''ایسا نہیں ہوتا کہ کوئی بندہ (کسی ناجائز طریقہ سے) حرام مال کمائے اور اس میں سے صدقہ کرے، تو اس کا صدقہ قبول ہو اور اس میں سے خرچ کرے تو اس میں (من جانب اللہ) برکت ہو اور جو شخص حرام مال (مرنے کے بعد) پیچھے چھوڑ کے جائے گا تو وہ اس کے لیے جہنم کا توشہ ہی ہوگا، یقیناً اللہ تعالیٰ بدی کو بدی سے نہیں مٹاتا بلکہ بدی کو نیکی سے مٹاتا ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ گندگی گندگی کو نہیں دھوسکتی۔(مسند احمد)

محترم سامعین: اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو دین عطا فرمایا، اس میں صرف عبادات ہی نہیں بلکہ یہ ایک جامع دین ہے، اسلام ایک دین فطرت ہے جس طرح اس میں عبادات نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ وغیرہ ہے تو اسی طرح دین اسلام میں کاروبار وتجارت کے احکامات بھی ہیں کہ بندہ کس طریقے سے تجارت کرے گا کون سا کاروبار کرنا جائز اور کون سا ناجائز ہے؟ آج ہماری معیشت کی بدحالی کا اصل سبب اسلامی تجارت کے اصولوں کی خلاف ورزی اور سود جیسی لعنت کا پوری دنیا میں تسلط ہے۔

سود کے خلاف اللہ اور رسول کا اعلان جنگ

سودی کاروبار اور سودی لین دین کے بارے میں قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ (البقرة:۲۷۹)

پھر اگر تم ایسا نہیں کرو گے (یعنی سود کو نہیں چھوڑو گے) تو اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اعلان جنگ سن لو۔

اتنی بڑی وعید قرآن میں زنا ،شراب، قتل ناحق کسی بھی بڑے سے بڑے گناہ کے بارے میں بیان نہیں ہوئی تو اس سے اندازہ لگائیں کہ یہ گناہ کتنا عظیم ہے کہ اللہ تعالیٰ جنگ کا اعلان فرما رہے ہیں ۔احادیث مبارکہ میں بھی اس لعنتی کاروبار کے بارے میں کافی سخت وعیدات ذکر ہیں جیسا کہ

عن جابر قال لعن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم اٰکل الربوا وموکله وکاتبه وشاهدیه وقال هم سواءٌ (رواه مسلم)

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی سود لینے اور کھانے والے پر،سود دینے اور کھلانے والے پر اور سودی دستاویز لکھنے والے پر ۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ(گناہ کی شرکت میں) سب برابر ہیں ۔

سودی کاروبار کا انجام تباہی اور مفلسی

سود ایک ایسا کاروبار ہے کہ بظاہر تو اس سے مال میں اضافہ نظر آتا ہے مگر جس قوم میں بھی سود عام ہوا تو انجام کار ان کی تباہی اور مفلسی ہے ۔آج یورپ اور دوسری کفریہ طاقتیں سود سے پاک معیشت کے بارے میں کوششیں کر رہی ہیں اور ناعاقبت اندیش مسلمان سود کی شرح میں اضافہ کر کے دلدل میں پھنس رہا ہے ۔آج پاکستان کا قرضہ کم اور اس پر سود کی ادائیگی زیادہ ہے ۔یہی وہ تباہی ہے جس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

عن ابن مسعودؓ قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الربا وان کثر فان عاقبته تصیر الی قلٍّ۔(رواه احمد)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ سود اگرچہ کتنا ہی زیادہ ہو جائے لیکن اس کا انجام آخر کار قلت اور کمی ہے۔

اب مسلمان ہونے کے ناتے تو ہمارا اس بات پر ایمان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان میں کوئی شک وشبہ نہیں اور قیامت کے دن سود خور لوگوں کا انجام ہر کوئی دیکھ لے گا کہ وہاں وہ کوڑی کوڑی کے محتاج اور ذلیل ہونگے یہی دولت ان کے لیے عذاب بن جائے گی ۔

سود خور کی زندگی سکون اور طمانیت سے خالی

لیکن اس حدیث کے مطابق اس دنیا میں بھی ہم نے مشاہدہ کیا ہے کہ سود خور اگر کروڑ پتی بن گیا مگر اس پر ایسی آفت اور مصیبت نازل ہوئی کہ وہ دیوالیہ بن گیا اور حقیقی راحت وآرام اور

سکون واطمینان سے محروم ہوتا ہے ۔ انسان کا مال زیادہ کرنا اور دولت کا مقصد سکون اور اطمینان حاصل کرنا ہوتا ہے کہ مجھے کوئی تکلیف نہ ہو مگر حرام خور اور سود خور کبھی بھی یہ سکون حاصل نہیں کرسکتا ۔

بہرحال آج دنیا کی حالت ایسی بن گئی ہے کہ ہر کاروبار میں سود کی امیزش ہے نچلے طبقے سے لیکر اونچے طبقے تک ہر ہر انسان کسی نہ کسی صورت میں سود کھانے کا شکار ہے اور یہ بھی محسن عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشنگوئی ہے کہ آخر زمانے میں ہر کوئی سود کھانے والا ہوگا ۔

عن ابی ھریرۃؓ عن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لیأتین علی الناس زمان لا یبقی احد الا اکل الربا فان لم یأکلہ اصابہ من بخارہ (رواہ احمد)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرماتے ہیں کہ ایک زمانہ ایسا آیئگا کہ ہر شخص سود کھانے والا ہوگا (کوئی بھی سود سے نہیں بچے گا) اور اگر کوئی سود نہ بھی کھاتا ہو تو اس کے بخارات یا اس کا غبار ضرور اسکے اندر پہنچے گا ۔

اسلامی تجارت ذریعہ خیروبرکت

محترم سامعین ! تو بات ہو رہی تھی اسلامی تجارت کے بارے میں کہ دین اسلام صرف عبادات تک ہی محدود نہیں بلکہ یہ دین فطرت ہے اس میں انسانی زندگی کے تمام شعبہ جات کے احکامات بیان کئے گئے ہیں مال کمانے کے طریقے اگر اسلام کے اصول کے مطابق ہوں تو دنیا میں بھی خیر وبرکت کا ذریعہ ہے اور اگر مال حرام طریقے سے کمایا جائے تو پھر دنیا وآخرت کے وبال کا ذریعہ ہے جیسا کہ خطبہ کے ابتداء میں آپ حضرات کے سامنے حدیث مبارک ذکر کی کہ

عن عبداللّٰہ بن مسعود عن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال لا یکسب عبد مال حرام فیتصدق منہ فیقبل منہ فیبارك لہ فیہ ولا یترکہ خلف ظھرہ الا کان زادہ الی النار ان اللہ لا یمحو السیئی بالسیئی ولکن یمحوالسیئی بالحسن ان الخبیث لا یمحوالخبیث (رواہ احمد)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ”ایسا نہیں ہوتا کہ کوئی بندہ (کسی ناجائز طریقہ سے) حرام مال کمائے اور اس میں سے اللہ کے نام صدقہ کرے تو اس کا صدقہ قبول ہو اور اس میں سے خرچ کرے تو اس میں (من جانب اللہ) برکت ہوگی اور جو شخص حرام مال (مرنے کے بعد) پیچھے چھوڑ کے جائے گا تو وہ اس کے لیے جہنم کا توشہ ہی ہوگا ۔ یقیناً اللہ تعالیٰ بدی کو بدی سے نہیں مٹاتا بلکہ بدی کو نیکی سے مٹاتا ہے ۔ یہ حقیقت ہے کہ گندگی گندگی کو نہیں دھوسکتی ۔

حدیث مبارک کا مطلب یہ ہے کہ حرام مال سے کیا ہوا صدقہ بھی قبول نہیں ہوتا تو حرام کمائی میں برکت کہاں سے آئے؟ اور جب کوئی آدمی ناجائز وحرام طریقہ سے مال کماتا ہے اور پھر مرنے کے بعد وارثوں کیلئے یہی مال حرام چھوڑ جاتا ہے تو وہ آخرت میں اس کیلئے وبال ہی کا باعث ہوگا اسکو حرام کمانے کا عذاب الگ اور وارثوں کو حرام کھلانے کا عذاب الگ دیا جائے گا۔ جبکہ وارثوں کے لیے حلال مال چھوڑ جانا ایک طرح کا صدقہ ہے اور اس پر یقیناً اجروثواب ملے گا۔

حرام مال سے صدقہ گندگی کو گندگی سے صاف کرنے کے مترادف

حدیث مبارکہ میں مزید ان اللہ لا یمحو السیئی بالسیئی الخ کے الفاظ سے اس بات کی نشاندہی کی گئی کہ حرام مال کا صدقہ کرنا گویا گندگی کو گندگی سے صاف کرنا ہے جیسا ہمارے ہاں محاورہ ہے کہ ''پیشاب کو پیشاب سے دھونا'' مطلب یہ ہے کہ صدقہ اگر صحیح اور پاک مال سے ہو تو وہ گناہوں کا کفارہ اور مغفرت کا وسیلہ بن جاتا ہے لیکن اگر حرام اور ناپاک مال سے صدقہ کیا گیا تو وہ نجس اور ناپاک ہے وہ گناہوں کی گندگی کو دھونے کی اور گناہوں کا کفارہ اور مغفرت کا وسیلہ بننے کی صلاحیت نہیں رکھتا جس طرح گندے اور ناپاک پانی سے ناپاک کپڑا صاف نہیں کیا جاسکتا ہے۔اسی طرح ایک دوسری حدیث مبارک میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے

> عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخل الجنۃ لحم نبت من السحت و کل لحم نبت من السحت کانت النار اولیٰ بہ (رواہ احمد)
>
> حضرت جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ گوشت اور وہ جسم جنت میں نہ جا سکے گا جس کی نشونما حرام مال سے ہوئی ہو اور ہر ایسا گوشت اور جسم جو حرام مال سے پرورش پائے دوزخ اس کی زیادہ مستحق ہے۔

مال حرام پر سخت وعیدات اور اخرت میں اس کا وبال

محترم حضرات! مذکورہ حدیث پر اگر غور کیا جائے تو اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتنی زیادہ سخت الفاظ کے ساتھ مال حرام کی مذمت بیان فرما رہے ہیں۔کہ حرام مال سے پلا ہوا بندہ جہنم میں جائے گا یہ جنت کا مستحق ہی نہیں، آج ہم اپنے مال پر بھی ذرا سوچ وفکر کریں۔ ہمارا مقصود صرف زیادہ کرنا اپنے بینک اکاونٹ کا بیلنس بڑھانا ہے تا کہ ہماری آنے والی نسل دولت سے محروم نہ ہو۔مگر یہ نہیں سوچتے کہ مال حرام کا وبال کیا ہوگا، ہمارے مال حرام کی وجہ سے ہماری اولاد بھی جنت اور اللہ تعالٰی کی رضا سے محروم ہوگی اور جہنم کا ایندھن بنے گی۔آج ہم نے حرام اور حلال کی تمیز کو ہی چھوڑ دیا

ہے۔صرف مال کمانا مقصود بن چکا ہے یہ حالات قرب قیامت کی نشانیوں میں سے ہیں ۔ جیسا کہ حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ

عن ابی هریره رضی الله عنه قال قال رسول الله یاتی علی الناس زمان لایبالی المرء مااخذمنه من الحلال أم من الحرام (رواہ البخاری)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ آدمی کو اس کی پرواہ نہ ہوگی کہ وہ جو لے رہا ہے۔ حلال ہے یا حرام؟ جائز ہے یا ناجائز؟

اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس زمانہ کی خبر دی ہے ہے بلاشبہ وہ آج آچکا ہے۔ آج لوگوں میں جو زیادہ دین دار، مومن، بزرگ اور ہاتھوں میں تسبیح لئے اللہ کے ولی سمجھے جاتے ہیں مگر کاروبار وتجارت سے آنے والے روپیہ پیسہ یا کھانے پینے اور پہننے اوڑھنے کی چیزوں کے بارے میں یہ سوچنا گوارا نہیں کرتے کہ یہ جائز ہے یا ناجائز حلال ہے یا حرام؟ واللہ اعلم اس کے بعد کیسا زمانہ آئے گا اللہ تعالیٰ ہمارے حال پر رحم فرمائے ۔ (آمین)

مال حرام کی نحوست کا دنیا میں مشاہدہ

بہرحال حرام ایک نحوست ہے جس کے نقصانات ہم دنیا میں مشاہدہ کر رہے ہیں، آج ہمارے مال میں بے برکتی، معیشت کی تباہی، مہنگاہی کا طوفان، اشیاء خوردنی کی قلت، اندرونی اختلافات، اولاد کی نافرمانی، بیماریوں کی شدت، دوسری طرف دعاؤں کا قبول نہ ہونا، اللہ تعالیٰ کے رحمتوں کی عدم دستیابی، بارش کا وقت پر نہ ہونا، یہ سب ہمارے حرام خوری اور سود خوری کا انجام ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین کے دور میں حرام کا تصور بھی نہیں تھا، وہ مشتبہ اشیاء سے بھی اپنے آپ کو بچاتے، حضرت ابوبکر صدیقؓ کا ایک واقعہ بخاری شریف میں ذکر کیا گیا ہے کہ ان کے ایک غلام نے کھانے کی کوئی چیز ان کی خدمت میں پیش کی آپؓ نے اس میں سے کچھ کھا لیا۔ غلام سے پوچھا کہ یہ کہاں سے لائی؟ تو غلام نے بتایا: کہ دور جاہلیت میں ایک آدمی کو میں نے کاہن (نجومی) بن کر دھوکا دیا تھا جیسا کہ کاہن لوگ بتلا دیا کرتے تھے۔ آج وہ آدمی ملا اور اس نے مجھے اس کے بدلے میں کھانے کی چیزیں دیں، حضرت ابوبکر صدیقؓ کو جب یہ بات معلوم ہوئی تو آپ نے حلق میں انگلی ڈال کرتے کی اور جو کچھ پیٹ میں تھا سب نکال دیا کہ یہ مال حرام ہے ۔ ایسے بیسیوں واقعات حدیث وتاریخ کی کتابوں میں مذکور ہیں مگر وقت کی قلت کی وجہ سے ان ہی باتوں پر اکتفاء کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ ہم سب کو رزق حلال کی توفیق عطاء فرما کر حرام مال سے محفوظ فرمائے۔ (آمین)

(قسط ۷۳) مرتب: مولانا حافظ عرفان الحق اظہار حقانی
استاد دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

حضرت مولانا سمیع الحق شہیدؒ کی ذاتی ڈائری

۱۹۸۷ء۔۱۹۸۸ء کی ڈائری

عم محترم حضرت مولانا سمیع الحق شہیدؒ آٹھ نو سال کی نوعمری سے معمولات کی ڈائری لکھنے کے عادی تھے۔ ان ڈائریوں میں آپ اپنے ذاتی اور عظیم والد شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ کے معمولات شب و روز اور اسفار کے علاوہ اعزّہ و اقارب ، اہل محلّہ و گردوپیش اورملکی و بین الاقوامی سطح پر رونما ہونے والے احوال و واقعات درج فرماتے، آپکی اولین ڈائری ۱۹۴۹ء کی لکھی ہوئی ہے ۔جس سے آپ کا ذوق اور علمی شغف بچپن سے عیاں ہوتا ہے۔ احقر نے جب ان ڈائریوں پر سرسری نگاہ ڈالی تو معلوم ہوا کہ جابجا دوران مطالعہ کوئی عجیب واقعہ،تحقیقی عبارت،علمی لطیفہ،مطلب خیزشعر، ادبی نکتہ، اور تاریخی عجوبہ آپ نے دیکھا تو اسے ڈائری میں محفوظ کرلیا۔اس پر دل میں خیال آیا کہ کیوں نہ مطالعہ کے اس نچوڑ اورسینکڑوں رسائل اور ہزارہاصفحات کےعطر کشید کو قارئین کے سامنے پیش کیا جائے جس سے آئندہ آنے والی نسلیں اوراسیرانِ ذوقِ مطالعہ استفادہ کرسکیں۔تاہم یہ واضح رہے کہ نہ تو یہ مستقل کوئی تالیف ہے اور نہ ہی شائع کرنے کے خیال سے اسے مرتب کیا گیا ہے۔ اسلئے ان میں اسلوب کی یکسانیت اورموضوعاتی ربط پایا جانا ضروری نہیں۔یاد رہے کہ یہ ڈائریاں ایک طرف حضرت مولانا عبدالحقؒ اور شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق شہید کے احوال وسوانح کے لئے بھی ایک بنیادی واہم ماخذ کی حیثیت رکھتے ہیں تو دوسری طرف دارالعلوم حقانیہ کی تاریخ اورشب و روز بھی اس میں کافی حدتک محفوظ ہوچکے ہیں...... (مرتب)

مسئلہ افغانستان اور جمعیۃ العلماء اسلام کا موقف

گول میز کانفرنس میں مولانا سمیع الحق کا خطاب،جنیوا معاہدہ کی شدید مخالفت

۵۔۶ مارچ ۱۹۸۸ء: خطبہ مسنونہ کے بعد! اب تک مسئلہ افغانستان میں حکومت پاکستان اورافغان مجاہدین کی پالیسی کامیاب رہی ہے۔مستقبل میں اس ٹھوس اورمضبوط موقف پرآزادی وطن اورحریت اقوام کا ایک تاریخی اور زریں باب رقم ہوگا۔اس وقت ہمارے سامنے اولین مسئلہ افغان مجاہدین کی ہمدردی اورمہاجرین کو پناہ دینا تھا اورالحمد للہ! کہ اسلامی اخوت کی بناء پر ہم مظلوم افغانوں کی ہمدردی اور ہرممکن امداد کرتے رہے۔

مجاہدین نے نہ صرف اپنی بلکہ پاکستان کے دفاع کی بھی جنگ لڑی

جبکہ ان مظلوموں نے صرف اپنی ہی نہیں بلکہ پاکستان کے دفاع کی بھی جنگ لڑی ہے۔ افغانستان کے میدان کارزار میں افغان مجاہدین کی بے مثال تاریخی قربانیاں اپنی مثال آپ ہیں، اس سلسلہ میں ویٹ نام وغیرہ بھی پیچھے رہ گئے ہیں۔ مجاہدین نے اپنے سے کئی گنا ایک بڑی طاقت اور استعماری قوت کی یلغار کو بریک لگا دی ہے۔ مگر اب روس میدان جنگ میں ہار جانے کے بعد بڑی شاطرانہ تثلیثی چال (روس، بھارت، امریکہ گٹھ جوڑ) سے مذاکرات کی میز پر مستقبل کی سیاست جیتنا چاہتا ہے جس کا واضح ثبوت بھارت کا کھل کر میدان میں آجانا ہے۔ تاہم مجاہدین کی بے نظیر پامردی اواستقامت سے افغانستان میں ہزیمت اور رسواترین شکست روس کا مقدر بن چکی ہے اور وہ اپنی فوجوں کی واپسی کے لیے خود ایک وقت متعین کر چکا ہے، تو معاہدہ پر ہمارے دستخط کر دینے یا نہ کرنے سے ہر دونوں صورتوں میں روس افغانستان سے واپس جائے گا۔ جنیوا مذاکرات کا روسی فوجوں کی واپسی سے کوئی تعلق نہیں۔ فوجوں کی واپسی کا فیصلہ روز نہ افغانستان میں اپنی ناکامی، مجاہدین کی ناقابل شکست مزاحمت، مقبوضہ مسلم علاقوں میں بیداری کی لہر، بین الاقوامی سطح پر ذلت و رسوائی اور بڑھتی ہوئی مذمت اور افغانستان کی بلاجواز جنگ کے داخلی نتائج اور گورباچوف کی نئی خارجہ پالیسیوں کا نتیجہ ہے۔

جارح روس کے ساتھ اس کی باقیات سے بھی خلاصی ضروری

اسی سلسلہ میں جمعیۃ علماء اسلام کا مؤقف یہ ہے کہ روس نے ۹ سال تک افغانستان کی تباہی اور ہلاکت کے جن سنگین اور بھیانک جرائم کا ارتکاب کیا ہے اب وہ نتائج کے سلسلہ میں اپنی ذمہ داری قبول کرے۔ افغانستان کی تعمیر نو، امن وسکون کی بحالی، مہاجرین کی واپسی اور آزاد اسلامی ریاست کے قیام اور بقاء وتحفظ اور اس کے استحکام کی ذمہ داریوں میں اسے جکڑے بغیر وہ یونہی رخصت ہو گیا تو پھر وہ مستقبل میں جس طرح کی من مانی کرنا چاہے گا کر سکے گا تو پھر اُس وقت اُس کے ناک میں نکیل ڈالنا ناممکن ہو گا۔ افغانستان میں روسی یلغار کا مقصد ہی یہی ہے کہ یہاں اس کا سکہ اور نظام چلتا رہے۔ داؤد، ترکئی، امین، کارمل اور نجیب، سب اس کے پیادے، فرستادے اور کٹھ پتلی تھے۔ جب جارحیت کا خاتمہ اور روسی تسلط سے خلاصی ہی مقصود ہے تو لامحالہ جارحیت اور ظلم کے اثرات وثمرات کو بھی محو کرنا ہو گا۔

جنیوا معاہدہ امریکہ کا ایک تیر سے دو شکار

لہٰذا پاکستان کو موجودہ شکل میں جنیوا معاہدہ پر دستخط کر کے بلا وجہ ایک مضبوط حلیف قوت افغان مجاہدین کی ناراضگی ہرگز مول نہیں لینی چاہیے۔ جہاں تک امریکہ کی پالیسی کا تعلق ہے تو امریکہ اپنی نئی پالیسی سے ایک تیر سے دو شکار کھیلنا چاہتا ہے اور دو طرح کے فائدے حاصل کرنا چاہتا ہے، ایک افغانستان سے روسی فوجوں کا انخلاء اور دوسرا افغان مجاہدین کی آزاد اور اسلامی حکومت کے قیام میں رکاوٹ۔

اسلامی انقلاب اور ریاست کے قیام کا راستہ روکنا

امریکہ سمیت دنیا کی سوشلسٹ، کمیونسٹ اور لادین حکومتیں بظاہر افغانوں کی حمایت کے باوجود وہاں پر آزاد اسلامی ریاست کا قیام ہرگز نہیں چاہتیں۔ چونکہ افغانستان میں اسلامی انقلاب کے اثرات ایران، پاکستان اور وسط ایشیاء پر پڑ سکتے ہیں۔ امریکہ نئی شاطرانہ پالیسی سے اس کا تحفظ اور سد باب چاہتا ہے۔ اگر امریکہ ساتھ نہ بھی دے تب بھی مجاہدین اللہ کی نصرت اور بھروسہ پر ایک عظیم اسلامی انقلاب اور آزاد اسلامی ریاست کے قیام و استحکام میں انشاء اللہ کامیاب ہو کر رہیں گے۔ بعض لوگ خانہ جنگی کے خطرہ کو سامنے لاتے ہیں، خانہ جنگی کا اندیشہ دستخط کرنے نہ کرنے دونوں صورتوں میں موجود ہے۔

امریکی پالیسی کے تسلط پر بدامنی اور دھماکوں کے خدشات

امریکہ روس گٹھ جوڑ کی موجودہ پالیسی قبول کر لینے کی صورت میں مستقبل کے اندیشوں کے بارے میں گذارش ہے کہ اس پالیسی کو قبول کر لینے کی صورت میں بھی افغانستان کی سالمیت، خانہ جنگی سے تحفظ اور اس کے اثرات سے پاکستان کی حفاظت کی ضمانت نہیں دی جاسکتی۔ پاکستان کی سلامتی بھی اسی میں ہے کہ پڑوس میں خالص آزاد اسلامی ریاست کا قیام ہو اگر امریکہ گٹھ جوڑ کو تسلیم کر لیا گیا تو یہ ۱۳ لاکھ شہداء کے خون سے تمسخر کرنا ہوگا۔ ایسی صورت میں افغانستان میں لادینی کمیونسٹ حکومت قائم ہوگی جس کی وجہ سے پاکسان میں بھی پختونستان اور سندھو دیش وغیرہ کے شوشے چھوڑے جاتے رہیں گے۔ بدامنی اور دھماکے پہلے سے کئی گنا بڑھ جائیں گے۔ ہمارے لیے افغانستان میں مضبوط، مستحکم اسلامی حکومت ایک بہترین پڑوسی ثابت ہوسکتی ہے۔

مجاہدین کی کامیابی میں پاکستان کا مفاد مضمر

افغانستان کی جنگ میں اصلی فریق اپنے وطن کی آزادی اور دفاع کی جنگ لڑنے والے افغان مجاہدین اور حملہ آور روس ہیں۔ مجاہدین اپنے وطن کی آزادی میں ۱۳ لاکھ جانوں کا نذرانہ پیش کر چکے ہیں۔ پاکستان ان کا حامی و ناصر، ان کا میزبان اور پڑوسی، ان کا حلیف و مددگار ان کا وکیل و ترجمان، خود ایک متاثرہ ملک اور افغانستان کے مسئلہ میں اسکی حیثیت ایک مصالحت کنندہ کی ہے۔ لہٰذا یہ ابھی سے طے ہونا چاہئے کہ افغان مجاہدین کو نا قابل قبول یا ان کی شمولیت اور رضا مندی کے بغیر کوئی معاہدہ نہیں ہونا چاہیے۔ جو معاہدہ بھی افغان مجاہدین کی کامیابی اور افغان مہاجرین کی امن وسکون سے واپسی کی ضمانت نہ دے وہ افغانستان کو خانہ جنگی میں دھکیل دے گا اور پاکستان کو بھی لے ڈوبے گا۔ پاکستان کا مفاد اوراس کی سا لمیت واستحکام مجاہدین کی کامیابی اوران ہی کے مؤقف پر مبنی معاہدے سے وابستہ ہے۔ پوری مسلم دنیا، غیر جانبدار تحریک، اقوام متحدہ کے ۴۲ ممالک اور اسلامی سربراہ کانفرنس بھی بار ہا اس مؤقف کی تائید کر چکے ہیں۔ اگر خدانخواستہ اس سے انحراف کر لیا گیا اور افغان مجاہدین کے مؤقف، افغان مہاجرین کے مفاد اوران کا بھر پور ساتھ دینے والی قوتوں کی رائے کو اگر خدانخواستہ نظر انداز کر دیا گیا تو جس موقف کے تسلسل سے پاکستان نے عالمی رائے عامہ اور بالخصوص مسلم دنیا میں عزت وافتخار کا جو مقام حاصل کیا ہے وہ بھی ہاتھ سے جاتا رہے گا۔

ملک گیر مذہبی وسیاسی قائدین ودانشوروں کا اجلاس

گول میز کانفرنس میں صرف اس مؤقف کی مدلل وضاحت پر اکتفاء نہیں کیا گیا بلکہ اس موقف کو منوانے، اس میں وزن ڈالنے اور مؤثر بنانے کے لیے احقر (مولانا سمیع الحق) کی تحریک و تجویز پر قائد شریعت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق دامت برکاتہم نے ۱۲ مارچ ۱۹۸۸ء بروز ہفتہ تمام دینی و مذہبی جماعتوں کے قائدین، ملک کے ممتاز سکالرز، دانشور، سیاسی مدبرین، ارباب علم وفضل اور ذی رائے اصحاب علم وبصیرت کا جامعہ اسلامیہ کشمیر روڈ راولپنڈی میں ایک نمائندہ اجلاس طلب کیا، جس میں ملک بھر کی تمام دینی جماعتوں کے راہنماؤں اور شرکائے اجلاس نے اس مؤقف کی بھر پور تائید کی اور حکومت پر واضح کیا کہ اس واضح اور ٹھوس لائحہ عمل سے سر مو انحراف بھی مستقبل کے بھیانک خطرات اور ملکی سالمیت کی ہچکولے کھاتی نیا کے لے ڈوبنے اور ہلاکت کا ذریعہ بن سکتا ہے۔

حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق دامت برکاتہم کی اہلیہ محترمہ کا انتقال

۳۰مارچ ۱۹۸۸ء: کاش کہ محترمہ والدہ ماجدہ مرحومہ پر کچھ کلمات لکھنے کی سکت ہوتی، حادثہ وفات اذا وقعت الواقعہ کا نمونہ تھا مگر قلم اور دل و دماغ نے یادرسی نہ کی کہ چند سطریں تعزیتی لکھ سکتا، ہوش وحواس نے یارائے سخن نہ دیا، ع قلم ایں جا رسید وسر بہ شکست

فی الحال مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب کے تعزیتی شذرہ پر ہی اکتفا کر رہا ہوں:

محدث کبیر استاد العلماء، قائد شریعت، شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق دامت برکاتہم کی رفیقۂ حیات، قائد جمعیت جناب مولانا سمیع الحق (شہید)، مولانا انوارالحق، مولانا محمود الحق اور مولانا اظہار الحق (مرحوم) کی حقیقی اورنسبی والدہ اور ہزاروں علماء، فضلاء اورمشائخ، مجاہدین اساتذہ علم اورطلبہ دین کے لئے خیر وبرکت، دعاؤں کا مرکز اورروحانی والدہ اپنی طویل علالت کے بعد مورخہ ۲۷ر مارچ کو صبح ۳ بجکر ۲۰ منٹ پر پولی کلینک ہسپتال اسلام آباد میں اس دارفانی سے رحلت کر کے اپنے رب کے حضور پہنچ گئیں، انا للّٰہ وانا الیہ راجعون، جس کی رضا کے حصول کیلئے مرحومہ ومغفورہ نے اپنی پوری زندگی وقف کر رکھی تھی۔

دادی اما مرحومہ (حضرت شیخ الحدیث دامت برکاتہم کی والدہ مرحومہ ومغفورہ) کے حادثہ انتقال کے بعد یہ دوسرا ایسا سانحہ ہے جس نے حضرت شیخ الحدیث دامت برکاتہم کے خاندان، مرکزعلم دارالعلوم حقانیہ کے روحانی فرزندوں اورحقانی برادری کے تمام افراد کے سکون خاطر کو درہم کردیا، مرحومہ نے عفت اورحیاداری کے ماحول میں آنکھیں کھولیں، پھراسی ماحول میں ان کی تربیت ہوئی، اور بقیہ زندگی علم ودینی ماحول میں پوری کر کے اپنی خدا کی بارگاہ رحمت وعنایت میں پہنچ گئیں۔

اس پیکر عفت وفا نے اپنی زندگی کی تمام بہاریں اورخوشیاں گلشن علم دین کی آبیاری اور طالبان علوم نبوت کی خدمت گذاری میں گذار دیں، ۳۰ سال تک طلبہ دارالعلوم کیلئے اپنے ہاتھوں سے آٹا گوندھتی اور روٹی پکاتی رہیں اوراس خدمت کے لئے بعض اوقات خود کو بڑی خندہ جبینی اورمسرت کے ساتھ برداشت سے زیادہ مشقت اورتعب میں ڈال کر خدا جانے کتنا کتنا اجر کما لیا کرتی تھیں۔

فرشتہ خصلت، بے زبان، بےنفس اور درویش صفت مزاج تھا، ان کے ہاتھ یا زبان سے کبھی بھی کسی انسان بلکہ کسی ذی روح تک کواذیت نہیں پہنچی، فقر غربت، عسر وافلاس اورنا گفتہ بہ حالات میں اطاعت کیشی، شوق عبادت اورذوق وخدمت میں جس طرح اپنی نظیر نہیں رکھتی تھیں، اسی

طرح صلہ رحمی، عزیزوں قریبوں اور ہمسایوں کے ساتھ حسن سلوک میں بھی اپنی مثال آپ تھیں۔

قدرت نے ان کی فطرت میں حیاء وعفت اور دینی حمیت کوٹ کوٹ کر بھر دی تھی، اور واقعہ بھی یہ ہے کہ نور عصمت کی رعنائی ہر قسم کی خوبی وزیبائی پر مقدم اور فائق ہوتی ہے، خاتمہ بالخیر اور اخروی سعادت کا اس سے بڑھ کر اور کیا مقام ہوسکتا ہے، کہ مرحوم اپنی علالت کے آخری ایام میں دم واپسیں تک جب بھی ہوش میں آتیں تو شدت درد تکلیف کے باجود زبان پر کوئی حرفِ شکایت یا ہائے اف لانا تک گوارا نہ کرتیں، بلکہ اللہ میری توبہ،اللہ میری توبہ، کے کلمات عجز وانکسار اور توبہ واستغفار کا سلسلہ جاری ہوجاتا۔

حضرت شیخ الحدیث دامت برکاتہم کے دارالعلوم کے قیام واستحکام کے مساعی، طلبہ کی خدمت اور اہتمام، فضلاء کی تربیت، قومی وملی خدمات، اضیاف کی کثرت، مسلسل اسفار اور مختلف ادوار میں اہم دینی اور سیاسی تحریکوں میں شرکت اور رہنمائی وقیادت کی اہم ذمہ داریوں میں بڑا دخل سکون قلب کا ہے جس میں سب سے بڑا حصہ رفیقۂ حیات کا ہوتا ہے،، اس میں ذرہ برابر بھی شک نہیں کہ جس طرح زندگی کے ہر مرحلہ میں مرحومہ حضرت شیخ الحدیث دامت برکاتہم کے ساتھ رفیق اور شریک رہیں اسی طرح اجر وصلہ میں بھی وہ برابر کی شریک رہیں گی۔

مرحومہ کی گذشتہ دس پندرہ برس سے صحت خراب اور علیل رہتی اور صاحبِ فراش تھیں علاج کا کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا گیا مگر قائد شریعت شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق دامت برکاتہم اوران کے صاحبزادے حضرت مولانا سمیع الحق (شہید رحمہ اللہ) مرحومہ کی شدید علالت کی وجہ سے انتشارِ حال اور پراگندگی خاطر کے باوجود جس طرح دارالعلوم کے تعلیمی نظم ونسق اجتماعی نظام واہتمام، تدریسی خدمات، سیاسی اور قومی وملی امور میں بھر پور شرکت، ملک وبیرون ملک کے مسلسل اسفار اور پارلیمنٹ اور سیاست کے میدان میں باطل قوتوں سے مسلسل اور زبردست معرکہ آرائی اور پنجہ آزمائی کرتے رہے، یہ بجائے خود تعجب انگیز تو ہے، تاہم اسے علوم نبوت کا معجزہ ہی قرار دیا جاسکتا ہے ،ورنہ اس طویل عرصہ میں کبھی بھی مرحومہ کے معالجے، تیمارداری، آسائش اور جذبہ خدمت سے ان کا دل ودماغ نے فراغ خاطر نہیں پایا۔

زندگی میں اعمال صالح اور عفت وپاکدامنی اور مخلصانہ اطاعت وخدمت گذاری کا بے پایاں اجر وثواب تو مغفرت اور رفع درجات کا ذریعہ ہے ہی مگر اس سے بڑھ کر مرحومہ کا صدقہ جاریہ اور اس پر مرتب ہونے والے اجر وثواب، قرب ورضا اخروی ترقیات اور موعودہ بلند درجات کا

تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔

مرحومہ کے صدقہ جاریہ میں صرف دارالعلوم میں ان کے نسبی فرزندوں حضرت مولانا سمیع الحق (شہید رحمہ اللہ) اورحضرت مولانا انوارالحق کی خدمات دین اورتدریس علم ہی نہیں یا صرف قائد جمعیۃ مولانا سمیع الحق کی برپا کردہ تحریک نفاذ شریعت ،فوجی جرنیلوں اورحکمرانوں کے ایوان میں پیش کردہ شریعت بل ، اعلاء کلمۃ الحق ، کے مساعی جمیلہ، کاروان جمعیۃ کی نظامت علیا،متحدہ شریعت محاذ کی تشکیل ،شیعہ جارحیت اورخمینی ازم کے خلاف متحدہ سنی محاذ کی تجویز وتشکیل ، جہادافغانستان کے بارے میں ٹھوس مؤقف اوردینی جماعتوں کا متفقہ طور پر اس کی بھرپور حمایت ،حکومت ک منافقت اورمغرب کی لادین سیاست کے خلاف یلغار اوراس نوع کے بیسیوں دینی اورقومی وملی خدمات تک محدودنہیں بلکہ مادرعلمی مرکز علمی جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے ہزاروں روحانی فرزند ، علماء فضلاء ،مشائخ ملک وبیرون ملک جہاں جہاں بھی درس وتدریس ،تبلیغ واشاعت دین دشمن کے ساتھ برسرپیکار ہیں یا بعض خوش نصیب خلعتِ خون شہادت سے سرفراز ہوچکے ہیں، خواہ وہ براہ راست حضرت شیخ الحدیث دامت برکاتہم کے تلامذہ ہوں یا مرحومہ کے فرزند دلبند مولانا سمیع الحق (شہید رحمہ اللہ) اورمولانا انوارالحق کے شاگرد یاان کے شاگردوں کے شاگرد، ان کے اعمال حسنہ اورباقیات صالحات میں ان کے اساتذہ کی طرح مرحومہ کا بھی برابر کا حصہ ہے۔

اگرکسی خوش نصیب کے جنازے میں اخلاص سے سوآدمی جمع ہوجائیں تواللہ تعالیٰ میت اورحاضرین سب کی مغفرت فرمادیتے ہیں، اورمرحومہ کے جنازے میں توماشاء اللہ بغیرکسی پیشگی اطلاع اوراہتمام کے ۷۰،۸۰ ہزار سے بھی زائدمسلمانوں کی حاضری تھی ، اکابرعلماءفضلاء ،محدثین ، اساتذہ دین ، مشائخ عظام اورطلبہ کے علاوہ سیاسی اور مذہبی جماعتوں کے رہنما ساتھ جماعتِ افغان اتحاد کے مرکزی قائدین جہادافغانستان کے محاذ جنگ کے جرنیل سینٹ اورقومی وصوبائی اسمبلیوں کے ممبر ، وزراء اورگورنر اورمخلص دیندار عامۃ المسلمین ، خداجانے کہاں کہاں سے مخلوق خدا کھچ کھچ کر جنازہ میں میں شرکت کی سعادت حاصل کرنے کی کوشش کررہی تھی ، جنازہ گاہ کواپنی وسعتوں کے باوجود تنگدامنی کی شکایت تھی ، لوگ جنازہ گاہ کے باہر کی گلیوں دارالحفظ کے سامنے والے صحن اوردارالعلوم کی نئی خرید کردہ جنازہ گاہ جانب مشرق کومتصل زمین پر صفیں بنائے کھڑے تھے ،صرف یہ نہیں بلکہ مرحومہ کی وفات کے بعد آج چوتھے روز تک کراچی سے لے کر خیبر تک مخلصین ومحبین ، متعلقین کا ایک تانتا بندھا ہوا ہے ضلع وار قافلے درقافلے مرحومہ کیلئے دعائے مغفرت ایصال ثواب

اور فاتحہ خوانی کیلئے دور دراز علاقوں سے سفر کرکے پہنچ رہے ہیں۔

یہ دیدنی مناظر دیکھ کر اگر ایک طرف یہ یقین پختہ ہوجاتا ہے کہ لوگوں کے دل ابھی تک علم دین سے محبت اور علم نوازی کے جذبات سے معمور ہیں تو دوسری طرف مرحومہ کی نیک بختی اور اخروی سعادتمندی پر رشک بھی، شائد صدیوں میں کہیں ایسا جنازہ اور کسی صالحہ کی وفات کے بعد اسکے ساتھ اس قدر ہمدردی، نہ ختم ہونے والا صدقہ جاریہ دعائے مغفرت اور ایصال ثواب کا اہتمام کیا گیا ہو۔

ملک و بیرون ملک اور اطراف واکناف سے تعزیت ناموں، خطوط، ٹیلیفون اور تاروں کے ذریعہ ہزاروں کی تعداد میں غم میں شریک ہونے والے احباب اس کے علاوہ ہیں، بہرحال ایسے سب احباب کی خدمت میں احساس ممنونیت اور جذبہ شکر وسپاس کے ساتھ یہ درخواست ہے کہ وہ اپنے دعاہائے خیر وبرکت میں مرحومہ کو یاد کرلیا کریں، کہ قائد شریعت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق دامت برکاتہم اور مرحومہ کے فرزند دلبند قائد جمعیۃ مولانا سمیع الحق ودیگر برادران کی قلبی تسلی مرحومہ کی روحانی تسلی میں ہے کہ باری تعالیٰ اس پیکر عفت وحیا کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے اور کروڑوں کروڑوں رحمتوں سے نوازے۔ آمین

مولانا حقانی کو ترغیب وتحریص کے جال میں پھانسنے کی ناکام کوشش

(مجاہد کبیر مولانا جلال الدین حقانی اور ڈاکٹر نجیب اللہ کی مکاتبت ایک تاریخی دستاویز)

مولانا جلال الدین حقانی دارالعلوم حقانیہ کے فاضل، سابق مدرس' شیخ الحدیث مولانا عبدالحق کے چہیتے شاگرد، احقر (مولانا سمیع الحق) کے رفیق خاص اور اب افغانستان کے معرکہ کارزار میں محاذ جنگ کے عظیم جرنیل اور فاتح ہیں۔ ان کی ثابت قدمی' شجاعت اور مجاہدانہ کارناموں کی پوری دنیا معترف ہے۔ ان کی سیاست، تدبر اور جنگی مہارت کی ایک جھلک روسی کٹھ پتلی ڈاکٹر نجیب اللہ اور جناب حقانی صاحب کے درمیان مکاتبت کی صورت میں پیش ہے:

روسیوں اور کٹھ پتلی کابل انتظامیہ کی جانب سے عسکری محاذ پر مجاہدین کے خلاف ناکامی کے بعد ان کے خلاف نفسیاتی حربوں کے استعمال میں مزید شدت آگئی ہے' قومی مصالحتی مہم اور یک طرفہ جنگ بندی کے اعلانات اس مہم کے بنیادی عناصر ہیں' گزشتہ ۸ برسوں میں مجاہدین کے خلاف ان کی ناکامی کا ایک سبب، اندرون افغانستان لڑنے والے مجاہدین اور ان کے رہنماؤں کے درمیان باہمی اعتماد کا مضبوط رشتہ ہے جو باوجود ہر طرح کی ترغیب وتحریص، دھونس دھمکیوں اور مبنی بر لالچ، پیشکشوں

کے اب تک ٹوٹنے نہیں پایا۔

مجاہدین کے مختلف معروف کمانڈروں کو براہ راست پیشکشوں کا یہ سلسلہ گزشتہ چند برسوں سے تواتر سے جاری تھا جس میں سال گزشتہ کے دوران مزید شدت آ گئی۔حزب اسلامی افغانستان، جمعیت اسلامی افغانستان اورحزب اسلامی (مولوی خالص) کی تنظیمیں خصوصاً اس مہم کا نشانہ ہیں، حالیہ خوست، گردیز جنگ کے دوران ان کوششوں کا تسلسل اس وقت سامنے آیا جب ڈاکٹر نجیب اور سلیمان لائق (وزیر سرحدی امور) کی جانب سے پکتیا کے معروف کمانڈر مولانا جلال الدین حقانی کو دام ہمرنگ زمین کی صورت میں ترغیب وتحریص کے جال میں پھانسنے کی کوشش کی گئی۔

پہلا مکتوب ۸۷ء کے وسط میں بھیجا گیا جبکہ دوسرا خوست کی جنگ سے محض چند دن پیشتر روانہ کیا گیا۔

مولانا جلال الدین حقانی افغانستان کے ان علاقائی کمانڈروں میں شامل ہیں جنہیں کابل انتظامیہ نے سزائے موت کا حکم سنایا تھا۔ دیگر کمانڈروں میں اسماعیل خان(ہرات) احمد شاہ مسعود(پنج شیر) عبدالحق (کابل) اور چند دیگر راہنما شامل ہیں۔

مولانا حقانی سے بہتر ''تعلقات'' استوار کرنے کی خاطر انہیں نجیب کی جانب سے ''معافی نامہ'' بھی بھیجا گیا ہے جو زیرنظر مضمون میں شامل ہے۔جانبین کے تحریر کئے گئے اصل مکتوب پشتو میں ہیں،البتہ ڈاکٹر نجیب کی جانب سے بھیجے گئے ''معافی نامے'' کا متن فارسی میں ٹائپ کیا گیا ہے۔

خدائے بزرگ وبرتر کے نام سے (ڈاکٹر نجیب کا مکتوب مولانا جلال الدین حقانی کے نام)

عزت مآب مولوی صاحب جلال الدین حقانی۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

آپ کی جانب سے روانہ کیا گیا مفصل خط مجھے موصول ہوگیا ہے۔قومی مصالحتی مہم کے بارے میں آپ کی نیت (خیالات) سے آگاہی ہوئی۔ جاری جنگ میں ہماری اورآپکی جانب سے بے گناہ مسلمان مارے جارہے ہیں۔پشتونوں اورافغانوں کے گاؤں اورمکانات تباہ ہورہے ہیں اور ہمارے وطن کونقصان پہنچ رہا ہے۔ وطن اورقوم کی بربادی کو روکنے کی خاطر ہم اپنی پارٹی کی جانب سے صلح کی ذمہ داری قبول کرتے ہیں۔آپ اسلام کے مقدس نام کی طرف سے خاطر جمع رکھیں۔ ہماری انقلابی حکومت العیاذ باللہ لادینی نہیں۔وہ اسلام، کے مقدس دین کو بے اعتبار اورنظروں سے گرانے کا کوئی پروگرام نہیں رکھتی۔آئین کی دوسری شق کے مطابق اسلام کا بحیثیت دین احترام کرنا

سب پر واجب ہے اور اب تو حکومت کے جاری کردہ قوانین میں اسلام کو اس کا درست مقام دینے کی ہدایات دے دی گئی ہیں، نیز حکومت عوام الناس کے دینی رجحان کی حوصلہ افزائی کر رہی ہے۔

روسی افواج کے محدود فوجی دستے جب بھی صلح کے روشن امکانات دیکھیں گے تو ہم سے صلاح ومشورے کے بعد افغانستان سے چلے جائیں گے۔ واضح رہے کہ روسی دستے افغانستان میں بیرونی مداخلت کو ختم کرنے آئے ہیں، تاکہ افغانستان جلد ہی ایک مستقل آزاد اور غیر جانبدار مملکت بن جائے، وہ دن دور نہیں جب حقیقت روز روشن کی طرح عیاں ہوگی اور جھوٹا پروپیگنڈہ کرنے والے اپنے کئے پر شرمسار ہوں گے۔ میرے نمائندے محترم استاد سلیمان لائق ، جنہیں آپ سے ملاقات کی ذمہ داری سونپی گئی ہے آپ کو دیگر تفصیلات سے آگاہ اور نیک نیتی کا مکمل یقین دلا دیں گے، مہربانی فرما کر مکمل اعتماد کے ساتھ ہم سے ملاقات کے لئے تشریف لائیں۔ ہم غدار نہیں ہیں، آپ یہ بات جانتے ہیں جب ہم آپ سے گفتگو کے نتیجے میں کسی حل تک پہنچ جائیں گے تو یہ جنگ بند کردی جائے گی اور پھر ہم وطن کی تعمیر کے سلسلے میں باہم صلاح ومشورہ کرتے رہیں گے۔ ہم آپ کو آپ کی شخصی حیثیت سے عزت برقرار رکھنے کا مکمل یقین دلاتے ہیں اور خدائے بزرگ وبرتر کے فضل سے عزم کرتے ہیں کہ ایک خوشحال' پاک' تقویٰ کی حامل اسلامی مملکت تشکیل دیں گے' ایسی مملکت' جہاں انسانی حقوق' حفظ ناموس اور شرافت کا دور دورہ ہو۔

ڈاکٹر نجیب اللہ

(سیکرٹری جنرل)

مولانا جلال الدین حقانی کا جوابی مکتوب

جناب ڈاکٹر نجیب والسلام علی من اتبع الہدیٰ

آپ کا خط بمعہ تفصیلی نکات کے موصول ہوا۔ مجھے اس بات پر اطمینان ہے کہ ہماری جانب سے لکھے گئے مکتوبات سے آپ ہمارے اصل مقاصد واضح طور پر سمجھ جائیں گے۔ آپ کے خط کے جواب میں ہمارا موقف درج ذیل ہے:

آپ ایک طویل مدت سے کمیونزم، سوشلزم (اشتراکیت) لادینیت ، الحاد، دہریت اور لینن ازم کے وکیل بنے ہوئے ہیں اور مذکورہ بالا افکار کی ترویج میں آپ نے طویل جدوجہد کی ہے، اس ضمن میں لوگوں کو اپنی جانب راغب کرنے کیلئے بھرپور کوششیں نہایت ماہرانہ انداز میں، خاد کی سربراہی اور دیگر ذمہ دار عہدوں پر فائز رہتے ہوئے انجام دی ہیں اور اس راہ میں اپنے تئیں بے

دریغ ''قربانیاں'' بھی دی ہیں۔ان کوششوں کے نتیجے میں افغانستان کی مسلمان امت اور مجاہدین کی بڑی تعداد اپنے جگر گوشوں، بھائیوں اور والدین سے محروم ہوچکی ہے، لاکھوں معصوم بچے اپنے بیگناہ والدین کو ہمیشہ کیلئے کھو چکے ہیں۔ دس لاکھ سے زائد مسلمان آپ کی ''برکات'' سے فیضیاب ہوکر روسیوں کے ہاتھوں قتل ہوچکے ہیں۔ جبکہ ۵۰ لاکھ سے زائد پردیس میں جلا وطنی کے کربناک شب و روز گزار رہے ہیں۔۲۰ لاکھ سے زائد خود اپنے وطن کے اندر گھر سے بے گھر ہوکر ہجرت کی راتیں بتانے پر مجبور ہیں۔

آپکے ''وعدوں'' کے طفیل افغان ملت گھر کی جگہ قبر اپنانے' کپڑوں کی جگہ کفن پہننے اور روٹی کی جگہ مٹی پھانکنے پر مجبور ہوئی ہے۔آپکے یہ اعمال آپ کے موجودہ دعوؤں کی نفی کرتے ہیں۔ یہ اتنی معمولی بات نہیں اور نہ ہی خواب و خیال کی باتیں ہیں کہ کسی عملی کوشش کے بغیر آپ اپنا راستہ ہموار کرسکیں۔ یہ بات تو ہم بھی سمجھتے ہیں کہ جس دن افغانستان میں سرخ استعمار کی حامی حکومت مستحکم ہوجائیگی' اسی دن روسی واپس لوٹ جائیں گے انہیں اس کے سوا اور چاہیے بھی کیا؟ یہاں وہ سخت پریشانی کے عالم میں روز وشب کاٹ رہے ہیں۔ اگر وہ اپنی وحشت اور الحاد کی بدولت ایک مستحکم حکومت تشکیل دینے میں کامیاب ہوگئے تو پھر افغانستان ترمیم شدہ روسی نقشے کے مطابق انکا گھر بن جائیگا اور اپنے ہاتھ سے تعمیر کردہ گھر میں وہ کسی بھی وقت واپس لوٹ سکتے ہیں۔ پھر وہ اطمینان سے اپنے لگائے ہوئے درختوں سے پھل سمیٹتے رہیں گے۔

اس سے پیشتر میں نے آپ کی جانب سے افغانستان میں کمیونزم کے نفاذ کی کوششوں کا ذکر کیا ہے، لیکن اب بھی آپ کیلئے اسلام کی خدمت کے راستے بند نہیں ہوئے، راستے بہت ہیں اگر آپ انہیں تلاش کرنا چاہیں۔

مجھے تعجب ہے کہ آپ نے تو اپنے اختیار کردہ راستے پر پورے غوروفکر سے قدم دوہرا اور اشتراکی عقیدہ اختیار کیا ہوگا۔آپ تو روسیوں سے''دوستی'' کمیونسٹوں کے طورطریقے اپنانے اور اسلام کو مٹانے کے لئے''قربانیاں'' دینے کا ایک طویل ماضی رکھتے ہیں۔ پھرآخر کیسے آپنے نام نہاد آئین کی دوسری شق میں اسلام کی بحیثیت دین تضمین پر رضامندی ظاہر کی؟ اور کیا محض اس شق کی بدولت روسیوں کے مظالم' ستم' وحشت اور کئے دھرے سے نظریں پھیرنا ممکن ہے۔پشتو کی مثال ہے کہ سورج کو دو انگلیوں کی اوٹ میں نہیں چھپایا جاسکتا۔ روسی بھیڑیئے ہماری اور ساری دنیا کی نگاہوں میں قابل نفرت ہیں۔ وہ آپ کو بھی ایسے ہی نظر آئیں گے۔ بشرطیکہ حقیقت کی نگاہوں سے اپنے وطن کے احوال

پر نظر ڈالی جائے اور اگر نہیں تو پھر آپکی آنکھوں، کانوں اور دماغ کے علاج کی ضرورت ہے۔

یہ کوئی خواب نہیں بلکہ جاگتی آنکھوں کی کھلی حقیقت ہے کہ روسی افغانستان میں کس نیت سے آئے ہیں۔ افغانستان کے مسلمان مجاہدین K.G.B یعنی سرخ سامراج کے مقابلے میں سر پر کفن باندھے، ہاتھ میں بندوق تھامے صرف خدا کو پکارتے ہیں، وہ ایک ہاتھ میں تلوار اور دوسرے ہاتھ میں قلم تھامے جہاد بالسیف اور جہاد بالقلم دونوں میں یکساں مصروف ہیں۔

جہاں تک ظاہر شاہ اور ان کے حواریوں کا تعلق ہے تو چاہے وہ امریکی قمیص اور روسی پتلون زیب تن فرما کر (امریکہ اور روس کی باہمی رضامندی) کسی بھی بہروپ میں افغانستان میں قدم رنجہ فرمانے کی کوشش کریں، ہم ہر حال میں ان کی حقیقت کو پہچان لیں گے۔ کیونکہ انہوں نے ہی گلشن وطن میں نرم پھولوں کی جگہ نوکیلے کانٹے بوئے ہیں۔ اب وہ ایک بار پھر ہمیں کسی بیرونی طاقت کے ہاتھ فروخت کردینا چاہتے ہیں۔ ویسے بھی دوسروں کے روزوں پر عید منانا، روسیوں اور ظاہر شاہ خانوادے کی پرانی عادت ہے۔

کیا آپ کو گزشتہ ۸ برس کے دوران خود اپنے بزرگوں اور رکمیونزم کے استادوں کیساتھ بیتی ہوئی داستان یاد نہیں؟ کیا آپ کو یاد نہیں کہ ۱۹۷۸ء کے آخری مہینوں میں جب آپ (نجیب) کارمل، نور احمد اور دوسرے افراد مختلف ممالک میں بطور سفیر تعینات کئے گئے تو کچھ عرصے بعد روسیوں کی انگیخت پر کابل ریڈیو، ٹیلی ویژن اور اخبارات و جرائد نے آپ سب پر سی آئی اے کے جاسوس ہونے کا الزام عائد کیا تھا۔ عین اسی دوران ترکی نے بھی قومی مصالحت کا اعلان کیا تھا۔ پھر جب آپکے بزرگ روسیوں کی درپردہ حمایت کے سبب اپنے انجام کو پہنچے تو نئے آنے والے امین نے بھی قومی مصالحت کے اعلان میں اپنی عافیت جانی، لیکن اسے مہلت نہ مل پائی۔

جلد ہی قصرِ دارالامان میں روسیوں کی مرضی سے امین کے جسم کا گوشت اور ہڈیاں خاک میں ملادی گئیں، پھر کارمل نے آشتی ملی کے اعلان کے ساتھ بعض دکھاوے کی مذہبی رسومات کا اجراء کیا۔ اس نے قیدیوں کو بھی رہائی دینے کا اعلان کیا، جونہی کارمل کو پُل چرخی کے تاریک زندان میں دھکیل دیا گیا۔ تو آپ نے اپنے سابقہ بزرگوں کی پیروی میں وہی راگ الاپنا شروع کیا اور اب آپ کی باری ہے اور جلد ہی آپ کو موت یا جیل میں سے کسی ایک کا انتخاب اپنے بااعتماد دوستوں (روسیوں) کی مدد سے کرنا پڑے گا۔

یہ بتائیے کہ آپ کے بعد سید محمد گلاب زوئی اور سلطان علی کشتمند قومی مصالحت کا اعلان کریں گے؟ تکرار سے الاپے جانے والے نام نہاد قومی مصالحت کے راگ ہائے گونا گوں' اندرون اور بیرون افغانستان آپ کے لئے باعث شرم ہیں اب آپ کو چاہیے کہ گفتگو کے اصل نکات کو سمجھنے کی کوشش کریں۔اگر آپ سنجیدگی سے اسلام، وطن اور ملت کی خدمت اور کمیونسٹی افکار کو پیروں تلے روندنے کے خواہشمند ہیں تو مندرجہ ذیل شرائط قبول کیجئے۔

(۱) خود کو افغان ملت او راسلام کے علمبرداروں کے حوالے کردیں اوران کے فیصلوں کو بے چوں و چرا تسلیم کریں، کیونکہ یہی وہ راہ نجات ہے جس کی جانب پیغمبرؐ نے ''اسلام' تسلیم کا نام ہے'' کہہ کر اشارہ کیا ہے۔ (۲) کوئی بھی طریقہ اختیار کر کے روسیوں کو بلا قید و شرط انخلاء پر مجبور کردیجئے او رانہیں نکال باہر کیجئے۔ (۳) آپکے ہاں جو مرتد عناصر او رکمیونزم کے فلسفے پر انحصار رکھنے والے لوگ ہوں' انہیں قتل کرا دیجئے۔(۴) کسی ایک اہم علاقے خوست' گردیز یا ارگون کو مرکز قرار دے کر وہاں فوجی کارروائیاں بند کردیجئے۔

جونہی آپ کی جانب سے مذکورہ بالا اقدامات کے حوالے سے آپ کو کسی مدد کی ضرورت ہوئی تو کیا ہوگا؟ اگر ایسا ہوا تو بوقت ضرورت ہم آپکے ساتھ مکمل تعاون اور آپکے دفاع کی جنگ لڑیں گے۔ہم اقتدار یا وزارتوں کے بھوکے نہیں' لیکن ہم کسی سرخ پوش کمیونسٹ یا شاہی کلاہ کے حامل کو بھی اقتدار پر بیٹھتے دیکھ کر آنکھیں بند نہیں کرسکتے۔ہم راہ شہیداں میں جذب ہوئے ،لہو سے آنکھیں نہیں پھیر سکتے، کیا آپ کو علم ہے کہ افغان مجاہدین اپنے وطن کی قسمت اپنے گرم لہو سے سنوار رہے ہیں کیونکہ یہ حق اور باطل کی جنگ ہے۔

حقانی کے قتل کا حکم منسوخ نجیب اللہ کی طرف سے ملاقات کی درخواست اور معافی کا اعلان

مسمی جلال الدین حقانی ولد فتح طان ساکن زدران کے بارے میں بہ مطابق فیصلہ نمبر (۱) تاریخ ۳۰/۴/۱۳۶۵ھ' محکمہ اختصاص انقلابی کی جانب سے قتل کا حکم جاری کیا گیا تھا۔یہ فیصلہ نئے آئین کی دفعہ ۷۵ کی ذیلی دفعہ ۸ کے تحت منسوخ کیا جاتا ہے اورانہیں معاف کرنے کا اعلان کیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر نجیب اللہ (صدر جمہوریہ افغانستان)

ڈاکٹر نجیب اللہ کی جانب سے مولوی جلال الدین حقانی کو سلام

بات یہ ہے کہ میں نے آپ کے سوا کسی بھی دوسرے فرد کے ساتھ قلمی تعلقات نہیں رکھے

میں نے وطن اسلام اور غیرت کی خاطر آپ کو معافی نامہ ارسال کیا ہے۔

محترمی! بات یہ ہے کہ اب ہمارے وطن میں بھڑکتے شعلوں کو بجھ جانا چاہیے۔اس لئے ہمارا اور آپ کا ملنا خواہ وہ کہیں بھی ہو نہایت ضروری ہے۔ یہ ملاقات آپ کے لئے بڑے فوائد کا باعث ہوگی۔آپ جو کچھ چاہتے ہیں' میں آپ کو دینے پر آمادہ ہوں' ہم آپ زدران کی پگڑیاں نیچی کرنا نہیں چاہتے۔

ہماری حکومت اب نئے علاقوں کے بارے میں کچھ عزائم رکھتی ہے۔ہم سٹ کنڈو، درہ، برام خیل' سپیرہ ڈسٹرکٹ کے علاقے دوبارہ آباد کرنا چاہتے ہیں۔البتہ جب ہم اور آپ ایک جگہ مل بیٹھیں گے تو ان پر بھی گفتگو ہو جائے گی۔ ملاقات کی اس پیشکش میں کسی قسم کی کوئی چال نہیں ہے۔ آپ دل میں کسی قسم کا کوئی وسوسہ نہ رکھیں اور اگر آپ کسی قسم کی ہچکچاہٹ محسوس کرتے ہیں تو میں ملاقات سے قبل اپنے ۲۰۔اہم وزراء اور اعلیٰ عہدے دار آپ کے پاس بطور یرغمال چھوڑنے کے لئے تیار ہوں۔آپ سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے' یہ خط میں پکتیا کے گورنر کے اصرار پر لکھ رہا ہوں۔ ہمارا فوجی کنوائے سٹ کنڈو کے سر پہ کھڑا ہے۔۱۵ قوس (۶ دسمبر) سے ہم نے گولہ باری اور بم باری بند کی ہوئی ہے کیونکہ ہم یہ مسئلہ گفتگو سے حل کرنا چاہتے ہیں۔اگر ایسا ہو گیا تو ہم فوجی کنوائے واپس بلا لیں گے۔بات یہ ہے کہ حکومت بڑی مقدار میں قسم ہا قسم کا اسلحہ رکھتی ہے جس کو استعمال کرنے کی ابھی تک میں نے اجازت نہیں دی۔

اس خط کا جواب جلد از جلد دیں' یہ خط ٹائپ نہیں کیا جاسکا کیونکہ وقت نہیں تھا' جتنی جلدی جواب روانہ کرسکیں اتنا ہی اچھا ہوگا' یہ خط تحریر کردینے سے حالات کے بگڑنے اور رزدران کے علاقے کی بیواؤں اور یتیموں کی ذمہ داری اب میری بجائے آپ کے کاندھے پر ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ جن قیدیوں کو آپ رہا کروانا چاہتے ہیں ان کے بارے میں کوائف روانہ کردیں۔ میں سب کو رہا کردوں گا' خط کا جواب جلد از جلد دیں۔

معافی نامہ کی بے وقعتی شہادت میرے لئے وجہ افتخار اور حقانی کا دوٹوک جواب

(۱۳۶۶/۹/۱۵ھ۔۱۹۸۷/۱۲/۶ء)

جناب ڈاکٹر نجیب اللہ اور دیگر افراد کے لئے احترامات۔بعد از احترامات! آپ کے مکتوبات مجھ تک پہنچے اور میں' ان میں تحریر شدہ کے مطالب سے آگاہ ہوا۔آپ نے میرے بارے

میں فیصلہ نمبر ا جو ۳۰/۴/۱۳۶۵ھ (جولائی ۸۶ء) کو بطور سزائے موت جاری کیا تھا' اس کی تنسیخ کا حکم نامہ جو ۱۱/۶/۶۶ (۶ دسمبر ۸۷ء) کو آئین کی جلد ۳ دفعہ ۷۵ اور ذیلی دفعہ ۸ کے تحت جاری کیا گیا' فوٹو کاپی کی صورت میں مجھے وصول ہوا۔ آپ کا یہ معافی نامہ میرے لئے اور اسلام اور وطن کے سامنے قطعی ہیچ ہے اور کوئی قیمت نہیں رکھتا کیونکہ راہ اسلام میں شہادت کا حصول میرے لئے وجہ افتخار ہے۔ روسی استعمار کے زیر سایہ رہنا' خواہ وہ کتنا ہی مقتدر اور مادی سہولیات سے لبریز ہو میرے لئے دنیا اور آخرت میں طوقِ لعنت اور بے عزتی ہے۔ آپ نے تحریر کیا ہے کہ وطن میں بھڑکتے لہو کے شعلوں کو ٹھنڈا ہو جانا چاہیے یہ ایک اچھی بات ہے لیکن کیا آپ نہیں جانتے کہ لہو کا یہ سیلاب روسیوں کے جلو میں آنے والے کمیونزم کے مظالم کے سبب بہنا شروع ہوا ہے اگر آپ اتنی قوت اور صلاحیت رکھتے ہیں کہ کمیونزم کا خاتمہ کر سکیں تو پھر لہو کے شعلے دھیمے پڑ جائیں گے۔

آپ نے یہ بھی لکھا کہ آپ زدران کی پگڑیاں نیچی کرنا نہیں چاہتے۔ حالانکہ کئی مرتبہ روسی طیاروں کی ہوائی اور توپ خانے کی زمینی بمباری کے نتیجے میں سینکڑوں بے گناہ معصوم بچوں' بیواؤں اور یتیموں کو اپنے ہی تباہ شدہ گھروں کے ملبے تلے کچل دیا گیا اور بچے کھچے افراد کی فصلیں اور مال مویشی تباہ کر کے انہیں ہجرت پر مجبور کر دیا۔ اب زدران کی پگڑیاں مزید کس حوالے سے بلند کرنا چاہتے ہیں، زدران کی عورتوں کو بیوہ اور بچوں کو یتیم کرنے کی ذمہ داری آپ کی گردن پر ہے۔

قیدیوں کے بارے میں اتنا لکھ سکتا ہوں کہ اسلام کے نام پر گرفتار ہونے والے تمام افغانستان کے قیدی ہمارے اپنے بھائی ہیں اور اگر آپکی مراد خاص پکتیا یا زدران سے تعلق رکھنے والے قیدیوں سے ہے تو صرف انکی رہائی کی کوئی ضرورت نہیں اور انہیں قید ہی رکھیں۔

میں آپ کی جانب سے مندرجہ ذیل شرائط کو ماننے کی صورت میں آپ سے گفتگو کیلئے تیار ہوں۔

ا۔ زدران کے علاقے میں آپ کی اور روسیوں کی جانب سے بھیجا گیا کنوائے فوراً واپس لوٹ جائے۔

۲۔ وہ تمام افراد جنہیں ہم ملازم سمجھتے ہیں، ان کی فہرست مرتب کریں' انہیں بطور یرغمال ہمارے حوالے کیا جائے اس کے بعد ہی ہماری اور آپ کی ملاقات ممکن ہو سکے گی۔

آپ کیلئے حالات مساعد ہیں کہ آپ اس بے ہوشی کی کیفیت اور عالمِ خواب سے چھٹکارا پائیں اور سرخ استعمار کے سحر سے خود کو آزاد کروائیں۔

جلال الدین حقانی

حضرت مولانا مفتی غلام الرحمٰن صاحب
شیخ الحدیث و مہتمم جامعہ عثمانیہ پشاور

میرے محسن کے احسانات کی جھلک

شہید ملت حضرت مولانا سمیع الحق رحمۃ اللہ علیہ سے میرا تعلق صرف دائرہ تلمذ تک محدود نہیں کہ میں نے آپ سے جلالین اور موطائین کے کچھ اسباق پڑھے یا میرے شیخ اور مربی حضرت مولانا عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ کے جانشین رہے، جہاں حضرت شیخ الحدیثؒ کے جانے کے بعد آپ نے جانشینی کا حق ادا کر کے حلقہ تلامذہ کو وہ پیار ومحبت دی جو حضرت شیخ کی زندگی میں مادر علمی دارالعلوم سے بانٹی جارہی تھی بلکہ آپ بذات خود میرے محسن اور مربی رہے اور صرف یہ نہیں کہ آپ کی توجہات چند سالوں تک رہیں۔۱۹۷۱ء سے لیکر آپ کی شہادت ۲۰۱۸ء تک انتالیس سال کی عظیم مدت اور طویل زمانہ تک وہ محبت دی جس میں کوئی کمی وکمزوری نہیں دیکھی بلکہ بقول امرء القیس

ستعلم آيات الرجال عن الصبا   وليس فوأدى عن هواك بمنسل

زمانہ گزرنے کے ساتھ ساتھ پیار ومحبت کمزور ہوتی رہتی ہے، لیکن میری وہ لازوال محبت کمزوری کا نام نہیں لیتی، کہ آپ کی ان توجہات اور مہربانیوں میں دن بدن اضافہ ہوتا رہا۔ یہاں تک کہ میرے بچوں پر وہ توجہات مرکوز رکھیں، جن کا مجھے اہل سمجھتے رہے، کئی دفعہ برخوردارم مولانا احسان الرحمٰن عثمانی اورایک موقع پر اس کی گھر والی کیلئے حج وعمرہ پر جانے کے لیے مجاملہ کا ویزہ لگوایا، ویزہ لگوانے کی درخواست کے لیے میں ذاتی طور پر خود نہیں گیا تھا اور نہ رابطہ کی کوشش کی تھی، برخودار نے خود جا کر درخواست کی لیکن جب ویزہ لگوا کر پاسپورٹ واپس بھیجے تو میں نے شکریہ کے لیے حاضری ضروری سمجھی، آپ کے اس محبت آمیز لہجہ کے الفاظ مجھے یاد ہیں، فرمایا: کہ شکریہ کی کیا ضرورت ہے، آپ کے بچوں کا میں یہ حق سمجھتا ہوں۔ آپ نے مادر علمی دارالعلوم حقانیہ کے ساتھ جو تعلق زندہ رکھا اس کا تقاضا ہے کہ آپ کے علاوہ آپ کے بچوں کا بھی اسی طرح میں خیال رکھوں۔

ایام طالب علمی میں حضرت مولانا عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ کی موجودگی میں میں نے آپ کے قریب ہونے کی کوشش نہیں کی لیکن پھر بھی دارالعلوم حقانیہ کے انتظام وانصرام میں حضرت شیخ کی

زندگی میں آپ کے فعال کردار کی وجہ سے رابطہ رہتا تھا، غالباً۱۹۷۳۔۱۹۷۴ء کی بات ہے جب نیپ جمعیت اتحاد کی وجہ سے حضرت مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ صوبہ سرحد کے وزیر اعلیٰ تھے اور پیپلز پارٹی کے اقتدار میں یہ دونوں پارٹیاں حزب اختلاف کا کردار ادا کر رہی تھیں، شاید صوابی کے علاقہ میں ایک سیٹ پر پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ کے مشترکہ امیدوار کے مقابلہ میں ضمنی انتخابات کے موقع پر حزب اختلاف جیت گئی تو اکوڑہ خٹک کے چوک قصابان میں ایک جلسہ میں ہم لوگ اتحاد کے حق کی ادائیگی کیلئے شریک رہے، طالب علمی کا جوشیلہ دور تھا اور حزب اختلاف کی سیاسی ماحول میں انتقام کے پانی سے آبیاری ہوتی رہی، پھر جلسہ بھی سیاسی جلسہ تھا جہاں نیشنل اور جمعیت آپس میں ایک دوسرے کے سامنے عددی کثرت اور جذباتی تقاریر میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کر رہے تھے، میں نے سٹیج پر تقریر میں ایسے عامیانہ لہجہ اختیار کیا جو شاید نیشنل کے جلسہ کے ماحول کے مناسب تھا، لیکن جمعیت طلبہ اسلام کے سٹیج سے وہ زبان یقیناً نامناسب تھی، میری اس جذباتی تقریر سے جلسہ کے ماحول میں تیزی کیساتھ ارباب اقتدار کی تحقیر سے ہنسی ومزاح کا ماحول گرم رہا، جس سے مسلم لیگ کو تکلیف پہنچی

اس وقت اکوڑہ خٹک کے خوانین عباس خان مرحوم وغیرہ مسلم لیگ میں تھے جو دارالعلوم حقانیہ کی یوم تاسیس سے ساتھ دیتے رہے اور حضرت شیخ الحدیثؒ سے گہرے مراسم رکھتے تھے۔شاید ان حضرات نے حضرت شیخ الحدیثؒ کو شکوہ کیا کہ تمہارے دارالعلوم کے ایک طالب علم نے جلسہ میں ہمیں گالیاں دی ہیں، میں چونکہ مختصر المعانی وغیرہ کتابوں میں شرکت کی وجہ سے حضرت شیخؒ کی نظروں سے اوجھل تھا، لیکن حضرت مولانا سمیع الحق صاحب نے مجھے اپنے کمرے میں بلوا کر پوچھا کہ پرسوں جلسہ میں آپ نے تقریر کی تھی۔ ظاہر ہے کہ میرے پاس اثبات میں جواب دینے کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں تھا۔آپ نے مجھے میری تقریر کا خلاصہ سنایا کہ تو نے یوں کہا، میں نے جواب دیا: جی ہاں! آپ نے پوچھا کیا یہ تقریر مناسب تھی؟ میں نے جواب دیا حضرت نیپ جمعیت اتحاد میں اس تقریر کے علاوہ کیا میں آیتیں سناتا؟ یا نعت پڑھتا۔یہی تو اس ماحول کا تقاضا تھا۔چاہیے تھا کہ میرے اس گستاخانہ رویہ پر وہ مجھ پر غصہ ہوتے، لیکن وسعت ظرفی کا مظاہرہ کرتے ہوئے فرمایا: دیکھو یہ عارضی اتحاد ہے، اس میں وقتی مصالح ہیں، اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپ لوگ اپنا تشخص چھوڑ کر اس عارضی رنگ سے دھوکہ کھاجاؤ، بلکہ اکوڑہ خٹک میں نیشنل اور مسلم لیگ والے دونوں موجود ہیں اور دونوں کا تعلق دارالعلوم حقانیہ سے ہے، ہم کیوں دارالعلوم حقانیہ کے حلقہ میں دراڑ پیدا کریں، آپ بے شک اتحاد میں اپنا حصہ ڈالیں، لیکن دار العلوم کا بھی خیال رکھیں۔جلال کی بجائے جمال کا مظاہرہ کر کے

میرے دل پر نہ مٹنے والے نشانات واثرات چھوڑ گئے ۔ بحمد اللہ اس کے بعد میں حضرت شیخ کے دو انتخابی معرکوں ۱۹۷۷ء اور ۱۹۸۵ء میں فعال کردار کا حامل رہا۔ ۱۹۷۷ء میں جمعیت طلبہ اسلام کا صدر تھا اور پورہ حلقہ انتخاب کو طلبہ سنبھالے ہوئے تھے اور ۱۹۸۵ء میں حضرت شیخ کی رحلت کے بعد حضرت مولانا انوار الحق صاحب نے الیکشن میں آپ کی نمائندگی کی ،لیکن بحمد اللہ میں نے حضرت مولانا سمیع الحق صاحب کی اس اصلاحی تربیت کی روشنی میں صدارت کی ۔ بلکہ ایک دفعہ تو اعتماد کی فضاء یہاں تک پہنچی کہ این اے ۳ پر مجھ سے شناختی کارڈ لیکر انتخابات کے لیے مجھے سیٹ پُر کرنے کے لیے بھیجا ۔ یہ الگ بات ہے کہ حضرت مولانا سید شیر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے آنے کے بعد میں آپ کے حق میں دستبردار ہوگیا۔

فراغت کے بعد دارالعلوم حقانیہ میں جب میری تقرری کا خوش نصیب موقع آیا تو ہمارے ایک مخلص دوست حاجی ملک عمران گل صاحب نے سب سے پہلے حضرت مولانا سمیع الحق صاحب سے بات کی اور آپ نے حضرت شیخ الحدیثؒ سے میری تقرری کو یقینی بنایا۔صرف یہ نہیں بلکہ دارالعلوم حقانیہ کے اٹھارہ سالہ ایام تدریس میں آپ نے میری پوری سر پرستی فرمائی۔ ۱۹۷۸ء میں ایک دیہاتی ماحول کے نووارد فاضل کو نحو میر ،میزان الصرف اور قدوری حوالہ کر کے آٹھویں سال یعنی ۱۹۸۴ء میں بزرگ اساتذہ کی موجودگی میں دارالحدیث کے مسند پر بٹھانے میں اگر حضرت شیخ مولانا عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ کی نظر شفقت رہی تو اس میں شہید ملت کا ناقابل فراموش، شفقت آمیز اور فعال کردار محرک رہا کیونکہ حضرت شیخ کی زندگی میں آپ دارالعلوم حقانیہ کے انتظامی معاملات زیادہ تر خود نمٹاتے رہے ۔بات بیٹے سے باپ تک پہنچی اور حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق کا تذکرہ آیا ،تو بقول مولانا روم......

چوں حدیث روئے شمس الدین رسید شمس چارم آسمان سر در کشید

واجب آمد چونکہ بردم نام او شرح کردن رمزے از انعام او

تو اس خاندان کے احسانات کا تقاضا ہے کہ آپ کی زندگی میں ''روشن چراغ'' میں حضرت شیخ مولانا عبدالحقؒ کے تذکرہ خیر میں ان کے احسانات کا جو تذکرہ کیا تھا وہ نقل کروں :

''عجیب اتفاق ہے کہ حضرت شیخ نوراللہ مرقدہ سے استفادہ صرف آپ کی ذات تک محدود نہیں بلکہ آپ کی اولاد میں حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم اور حضرت مولانا انوارالحق صاحب

دامت برکاتہم سے بھی شرف تلمذ حاصل ہے ۔حضرت مولانا سمیع الحق صاحب سے میں نے جلالین جلد دوم اورموطائین کے چنداسباق پڑھے ہیں ۔صرف یہ نہیں کہ تدریس کے ایام میں پوری سرپرستی فرمائی بلکہ علمی ترقی میں آپ نے میری بہت مدد کی جہاں کہیں کسی کتاب کاملنامشکل ہوتا،آپ سیاسی بصیرت اورحکمت عملی سے اس کوممکن بناتے ۔آپ کی توجہ کی برکت سے لکھنے سے مناسبت پیداہوئی اورآپ کی کوششوں سے جامعہ ازہرجاکروہاں کے تعلیمی نظام سے آگاہی ہوئی بلکہ جہاں کہیں جس میدان میں سیکھنے کےمواقع دیکھے مجھے بچوں کی طرح وہاں سے استفادہ کاموقع فراہم کیا،عصری تقاضوں کی اہمیت کااحساس آپ نے دلایا،آپ نے تعلیمی ،تدریسی اورتصنیفی میدان میں میری تربیت کی ۔گویا اصلاحی تربیت اگرحضرت شیخ نوراللہ مرقدہ کے دامن تربیت سے ملی تو لکھنے پڑھنے کے گرآپ کے فرزندارجمند حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم نے سکھلائے۔صرف یہ نہیں کہ حضرت مولانا سمیع الحق صاحب کاحسن سلوک حضرت شیخ نوراللہ مرقدہ کی زندگی میں تھا بلکہ حضرت شیخ نوراللہ مرقدہ کی رحلت کے بعدآپ کی توجہات میں اوربھی اضافہ ہوا۔دارالعلوم حقانیہ کے زمانہ تدریس کے اٹھارہ سالوں میں جووسعت ظرفی میں نے حضرت شیخ نوراللہ مرقدہ میں پائی تھی اس کامشاہدہ میں نے حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم کے رویہ میں کیا۔چنانچہ ''جامعہ عثمانیہ پشاور''ان اکابرکی توجہات کی برکت ہے۔'' آپ کے علاوہ حضرت مولاناانوارالحق صاحب دامت برکاتہم نے وسعت ظرفی سے رشتہ تلمذ کودوستانہ ماحول میں بدل دیا۔ دارالعلوم کی حاضری اورداخلہ کے موقع پرپہلے سال آپ سے شرح وقایہ پڑھی تھی،اورابتدائی سال کے اساتذہ کی فہرست میں سرفہرست تھےلیکن بعدمیں اٹھتے بیٹھتے اوردارالعلوم کی خدمت میں شرکت کےمواقع ملنے پرآپ نے ایسی محبت دی اورایسی بے تکلفی دی،جس سے دوستوں کادھوکہ ہوتاہے،بحمداللہ آج تک ان حضرات کی توجہات حاصل ہیں یوں میں اس پورے گھرانے کااحسان مندہوں۔ (روشن چراغ:۲۲۷)

۱۹۹۶ء میں دارالعلوم حقانیہ کے جدائی کے موقع پرمیں نے حضرت شہیدملت سے ان الفاظ میں استعفیٰ دے کراجازت چاہی:

بخدمت اقدس استاذ محترم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم ،مہتمم دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

السلام علیکم ورحمۃ اللہ علیہ وبرکاتہ! مادرِعلمی دارالعلوم حقانیہ کی چاردیواری میں چوبیس سالہ زندگی ، حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کی نظرِ شفقت،آپ کی بے پناہ توجہات ،محبت اورکرم نوازی سے مجھے کبھی بھی یہ خیال نہ گزرتا کہ زندگی میں کہیں مجھے مادرعلمی دارالعلوم حقانیہ سے فراق کے اذیت ناک موقع کاسامنا کرنا پڑے گا۔چنانچہ دارالعلوم حقانیہ کے قبرستان میں قبرکی جگہ نصیب ہونے کاسوال

میری دعا کالازمی حصہ ہوا کرتا تھا۔ مجھے اس پرفخر ہے کہ دارالعلوم حقانیہ سے میری چوبیس سالہ وابستگی میری زندگی کا قابلِ فخر سرمایہ اورمتاعِ گراں ہے ۔دارالعلوم حقانیہ سے میں نے رموزِانسانیت سیکھے،دارالعلوم حقانیہ میری شناخت اورسرمایہ ہے،اس میں کوئی مبالغہ نہیں کہ دارالعلوم حقانیہ میں آپ حضرات کی نظرِ کرم نہ ہوتی تو شاید میں گمراہی اوردنیاداری کے ایسے دلدل میں پھنسا ہوتا کہ نکلنے کی کوئی راہ نظر نہ آتی،بحمداللہ دارالعلوم حقانیہ کی چاردیواری میں میرے ایمان کی آب یاری ہوئی اور یہاں سے مجھے سب کچھ ملا۔

جناب عالی! ۱۹۹۲ء میں جامعہ عثمانیہ کے قیام سے ذمہ داریاں بڑھنے سے میرا خیال تھا شاید دارالعلوم حقانیہ کے ساتھ ساتھ یہ اضافی بوجھ میرے لیے قابل برداشت ہوگا لیکن تین سال کے قلیل عرصہ میں میرا یہ گمان غلط ثابت ہوا،آج پشاور میں جامعہ عثمانیہ،آدم زئی اوردارالعلوم حقانیہ کی جملہ ذمہ داریوں کا بیک وقت نبھانا میرے لیے مشکل ہی نہیں بلکہ ناقابل برداشت ہے، اگرچہ گزشتہ سال میں نے استخارہ کرکے ادنیٰ ساارادہ کیا ہوا تھا لیکن فرطِ محبت نے مجھے اس ارادہ کو عملی جامہ پہنانے کا موقع نہیں دیا، امسال میں مجبور ہوکر خدمت عالیہ میں ان چند سطور کے ذریعہ اپنے جذبات کا اظہار کرنے پر مجبور ہوں۔ خدا کرے آپ اس سیہ کاراورنااہل سے شفقت فرماتے ہوئے تعاون سے محروم نہیں فرمائیں گے۔

حضرت الاستاذ صاحب! مجھے اقرار ہے کہ میری نااہلیت اورکمزوری کے باوجود آپ نے ہمیشہ کے لیے میری کمزوریوں سے چشم پوشی کی اوردرگزر فرمایا،آپ نے ذاتی طور پردوران تدریس میری جوحوصلہ آفزائی کی اس سے چشم پوشی کرنا بڑی ناشکری ہے ۔تدریس کے پہلے سال آپ نے خصوصی شفقت فرماکراپنی زیرِ درس کتاب ہدایۃ صلوۃ میرے حوالہ کی اور۱۹۸۵ء میں اپنی زیردرس کتاب ترمذی شریف میں قربانی کا مظاہرہ فرماکر ابواب التفسیر میرے حوالہ کی،یہی دومراحل میری علمی زندگی کا سہارا ہے جوآپ ہی کی وجہ سے معرض وجود میں آیا۔خدا گواہ ہے کہ دارالعلوم حقانیہ سے عقیدت ومحبت اورتعلق کی وجہ سے آج یہ فراق میرے لیے موت سے کم نہیں۔آج ان سطور کے لکھتے وقت باطنی کیفیت اورظاہری حالت پرایک خدا گواہ ہے وہی اس کیفیت کی حقیقت سے خوب واقف ہے۔

جناب عالی! اگر جامعہ عثمانیہ کے لیے اس قدم کے اٹھانے میں اللہ تعالیٰ کی رضا مقصود نہ ہوتی تو یہ فراق میرے نزدیک بے وفائی اور بدعہدی سے کبھی کم نہ ہوتا۔لیکن خدا کوحاضروناظر جان کر یہ حلفیہ بیان دیتاہوں کہ میرا مقصد محض اللہ تعالیٰ کی رضا ہے، مجھے امید ہے کہ آپ اس پرخلوص جذبہ کی وجہ سے میری حالت پررحم فرماتے ہوئے مجھے دارالعلوم حقانیہ سے رخصت کی اجازت سے نوازیں

گے،تا کہ یکسوئی سے جامعہ عثمانیہ کی طرف توجہ دے سکوں ۔آپ کے حسن اخلاق اور کریمانہ توجہات سے یہ امید ہے کہ اس میدان میں مجھے اپنی سر پرستی سے محروم نہیں فرمائیں گے، میں قدم بقدم آپ حضرات کی توجہات کامحتاج ہوں، میں ان شاء اللہ تعالیٰ یہ کوشش کرونگا کہ دارالعلوم حقانیہ سے رخصت ہوتے وقت جوتعلق اورمحبت ہے یہ ہمیشہ کیلئے قائم ودائم ہو، نیز دارالعلوم حقانیہ کے لیے اس سیہ کار کے لائق جوخدمت ہواس کی حتی المقدور کوشش کرنا اپنی سعادت سمجھتا ہوں۔ آخر میں چوبیس سالہ زندگی میں آپ حضرات ،حضرت مولانا انوارالحق صاحب دامت برکاتہم اورجملہ خاندان حضرت شیخ الحدیث نوراللہ مرقدہ کے احسانات کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ امید ہے کہ میری کمزوریوں سے درگزر فرماتے ہوئے توجہات سے محروم نہیں فرمائیں گے۔ آپکا ممنون وادنیٰ شاگرد

غلام الرحمٰن ۳۰؍رجب ۱۴۱۶ھ

آج آپ کے جانے کے بعد یقیناً اس گلستان کی رعنائی ماند پڑگئی ہے اور وہ تروتازگی نہیں رہی جس کا نصف صدی سے ہم مشاہدہ کررہے تھے، بقول مولانا رومؒ:

چونکہ گل رفت وگلستان درگزشت نشنوی زیں پس زبلبل سرگزشت

چونکہ گل رفت وگلستان شد خراب بوئے گل را ازکہ جویم از گلاب

مانتا ہوں کہ مولانا رومؒ کواپنے خانودہ فیض کے خاندان میں شاید گلاب کی شاخ میں کوئی پھول نظرنہیں آیا اورعرقِ گلاب سے سونگھنا گوارا تھا تو گلستان کی بربادی پر رورہا ہے لیکن بحمد اللہ ہمارے خانودہ فیض میں شیخ الحدیث مولانا انوارالحق دامت برکاتہم العالیہ جیسی شخصیت اس خاندان کی عظمت کا عمامہ اٹھائے ہوئے عقیدت مندوں کواس پیار ومحبت، عجز وانکساری، فیاضی اور ملنساری کا فیض دے رہے ہیں جواس خاندان سے ہمیں مل رہا تھا۔اللہ تعالیٰ آپکو عمر دراز نصیب فرمائے اور ہماری سرپرستی کیلئے اللہ تعالیٰ آپ کوعزت وعظمت کے اُوج ثریا تک پہنچائے بلکہ میرا یقین ہے کہ ان شاء اللہ حضرت شیخ مولانا عبد الحق رحمۃ اللہ علیہ کی کرامت آپ کی رحلت کے بعد بھی صدیوں تک اس خاندان میں قائم رہے گی، خدا کرے کہ مخدوم زادہ مولانا حامدالحق ،مولانا راشدالحق ،مولانا اسامہ سمیع،مولانا خزیمہ سمیع، مولانا سلمان الحق ،مولانا بلال الحق ،مولانا عرفان الحق ،اورمولانا لقمان الحق اور آئندہ آنے والی نسل میں مولانا عبد الحق کا سلسلہ جاری وساری رکھے ، یہ دائرہ فیض صرف عبدالحق ثانی کے نام تک محدود نہ ہو بلکہ ثالث ورابع کی ترتیب سے چلتے ہوئے مئین وآلاف تک پہنچے۔ وماذلك على الله بعزيز

حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی
مہتمم جامعہ ابوہریرہ نوشہرہ

مولانا سمیع الحق شہیدؒ کا روحانی مقام

- ...... الامام الکبیر مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کی ایک سنت کا احیاء۔
- ...... مولانا سمیع الحقؒ کا قومی وملی خدمات کی شاندار تاریخ کی طرح تصوف و سلوک اور روحانیت کا پہلو بھی اتنا ہی تابدار ہے۔
- ...... ان کی دُعا اور توجہ نے مجھے الحمراء ہال کے ایک بڑے علمی معرکہ میں سرخرو کر دیا
- ...... ''جامِ صحت'' کے مبہم موضوع پر خطاب نے لوگوں کے دِل موہ لئے۔
- ...... دُعا و توجہ اور کرامت کی برکتیں۔
- ...... ''جام صحت'' کو عنوان بنا کر مولانا سمیع الحق کا مسحور کن داعیانہ، مجاہدانہ ولولہ انگیز خطاب۔
- ...... مولانا سمیع الحقؒ نے ''جامِ صحت'' محدثین ومفسرین اور شہداء ومجاہدین کے نام منسوب کر دیا۔

''جامِ صحت کا لطیفہ'' اساتذہ کی توجہ، مشائخ کی نظرِ عنایت کے ثمرات مسلّم ہیں، میرے ساتھ بھی شیخ کی تربیتی نگاہ اور توجہ وعنایت کا معاملہ کچھ یوں ہی رہا۔ میرے حضرت مولانا سمیع الحق شہیدؒ کی سیاسی عظمتیں اپنی جگہ، مگر تصوف وسلوک اور روحانیات کا پہلو بھی اتنا ہی تابدار ہے جتنا کہ قومی وملی خدمات کی تاریخ شاندار ہے ''ساعتے با اہل حق'' کے مؤلف مولانا سیّد حبیب اللہ شاہ حقانی نے لکھا کہ:

> '' حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہم کے ساتھ کچھ علمی، ادبی، کتابی اور مطالعاتی باتیں ہوتی رہیں۔ مولانا عبدالقیوم حقانی نے عرض کیا: حضرت! لاہور کے الحمراء ہال میں ''مشاہیر'' کی تقریب رونمائی کے اجلاس میں جب آپ نے مجھے کہا کہ تعلیم یافتہ لوگ، کالم نویس، اخباری نمائندے، علماء، دانشور، زعماءِ قوم وملت موجود ہیں مشاہیر سے ''جام صحت'' والا صفحہ مطالعہ کرلو اور اپنی تقریر میں اسے بھی بیان کردو''۔

حضرت ! میں نے تین دفعہ اسے مطالعہ کیا مگر ذہن حاضر نہیں تھا، خاک بھی سمجھ میں نہیں آیا، جب سٹیج پر بلایا گیا، میں نے آپ کی اطاعت و خوشنودی اور حصولِ دُعا کی غرض سے ''جامِ صحت'' کی بات چلائی، نہ تو خود مجھے سمجھ تھی اور نہ یہ کہ میں کیا کہہ رہا ہوں، مگر آپ کی بھرپور توجہ اور کرامت تھی کہ ''جامِ صحت'' کی بات چلی تو مجمع ہمہ تن متوجہ اور ہمہ تن گوش تھا اور اسی لمحے خوب نعرے بھی لگتے رہے اور بات بات پر حاضرین دادِ تحسین بھی دیتے رہے، آہ، آہ، اور واہ واہ کی صدائیں بھی اُٹھتی رہیں، حالانکہ میں خود بھی یہ نہیں سمجھ پا رہا تھا کہ میں کیا کہہ رہا ہوں؟ میں اسے آپ کی کرامت اور توجہ و دُعا کا ثمرہ سمجھتا ہوں۔

حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہٗ کی زیارت و ملاقات اور علمی و روحانی صحبت سے فیض و استفادہ کے بعد جب ہم لوگ واپس ہوئے تو استاذِ مکرم مولانا عبدالقیوم حقانی نے ''جامِ صحت'' کے لطیفے کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ:

کچھ لوگ کہیں گے یہ مبالغہ ہے ہوسکتا ہے بعض اسے تملق اور خوشامد پر بھی حمل کریں مگر مجھے تو اس میں بھی اکابر کے اپنے تلامذہ کے ساتھ خصوصی اعتماد و معاملات اور توجہ و عنایات کی جھلک نظر آتی ہے''۔ (ساعتے بااہل حق ص:۲۲۹)

مولانا احمد حسنؒ نے مِن وعَن اپنے استاذ الامام الکبیرؒ کی تقریر سنادی

اس بات کو حقانی صاحب نے آگے بڑھاتے ہوئے فرمایا کہ شاہ جہاں پور والے مشہور میلہ کی معرکۃ الآراء تقریر الامام الکبیر مولانا محمد قاسم نانوتویؒ نے کی تھی، شہر، شاہ جہاں پور کے باشندوں نے جب اس کی غیر معمولی تعریفیں سنیں تو میلہ سے الامام الکبیرؒ جب شاہ جہاں پور تشریف لائے، شہر کے معززین کا ایک گروہ حاضر ہوا اور اصرار کرنے لگا کہ ہم لوگ اس تقریر کے سننے سے چونکہ محروم رہے، اس لئے وہی تقریر یہاں بھی فرمائی جائے۔ الامام الکبیرؒ نے ان لوگوں کے غیر معمولی اصرار کو دیکھ کر فرمایا کہ اس تقریر کو آپ لوگ اگر سننا چاہتے ہیں تو اِن سے سن لیجئے! (اشارہ اپنے شاگردِ رشید مولوی احمد حسن امروہویؒ کی طرف تھا):

مولانا احمد حسن امروہویؒ کہتے تھے کہ میں تو اپنے استاذ کا یہ حکم سن کر کچھ ششدر سا ہوکر رہ گیا، کیونکہ الامام الکبیر مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کی تقریر کا اعادہ خصوصاً جب میں نے اس غرض سے سنی بھی نہ تھی، مجھے کچھ ناممکن سا نظر آیا لیکن اپنے استاذ الامام الکبیرؒ کا حکم تھا، کھڑے ہوگئے، کچھ

تمہیدی فقرات کے بعدان کا بیان ہے کہ تقریر کا اعادہ میں نے شروع کیا: ''پھر مجھے خبر نہ رہی کہ میں کیا کہہ رہا ہوں؟''

لیکن جب تقریر ختم ہوئی تو میلے میں میرے استاذ الامام الکبیرؒ کی براہِ راست تقریر سننے والوں نے شہادت دی کہ: ''مِن وعَن وہی تقریر تھی جو مولانا محمد قاسم صاحبؒ نے فرمائی تھی''۔

مجھے بھی ''جامِ صحت'' بیان کرنا کچھ ناممکن سا نظر آیا مگر استاد جی کا حکم تھا سرتابی کب ہوسکتی تھی بس کھڑا ہوا گیا چند ابتدائی تمہیدی کلمات کے بعد پھر مجھے خبر نہ رہی کہ میں کیا کہہ رہا ہوں لیکن جب بیان ختم ہوا تو میرے استاد نے بھی بہت خوش ہوکر ارشاد فرمایا:

''مِن وعَن ''جامِ صحت'' کے موضوع کا حق ادا کردیا۔ کتابی واقعہ کو خطابت کی زبان دے کر بہت عمدہ ترجمانی کی''۔

ایک طالب علم کا ڈھائی گھنٹے درسِ حدیث

اس کے بعد حقانی صاحب نے اس سے بڑھ کر دلچسپ یہ واقعہ سنایا کہ:

الامام الکبیر مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کی عادت تھی کہ ماہِ رمضان میں جب نانوتہ میں قیام ہوتا تھا تو ہر جمعہ کو بلاناغہ وعظ فرمایا کرتے تھے اور کوئی ایک آیت یا روایت اختیار فرمالیتے اور اسی کے علوم ومعارف پر پورا رمضان بیان ہوتا رہتا، ان کے شاگردِ خاص مولانا عبداللہ (جو مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کے داماد بھی تھے) نے فرمایا کہ میں نانوتہ میں ایک رمضان میں حاضرِ خدمت تھا اور پورا رمضان مقیم رہا، اس رمضان میں حضرت نے حدیث من صام رمضان ایمانًا و احتسابًا غفر له ما تقدم من ذنبہٖ کو اختیار فرمایا اور مسلسل تین جمعوں میں اسی کا بیان فرماتے رہے آخری جمعہ میں کچھ طبیعت ناساز ہوگئی تو مجھے فرمایا کہ مولوی عبداللہ! اس جمعہ میں تم اسی حدیث کے سلسلہ میں بیان کردو، میں اس زمانے میں شرح جامی پڑھارہا تھا۔ میں نے عرض کیا حضرت! میں تو حدیث کے مدلول کو سمجھنے کی ہی اہلیت نہیں رکھتا تقریر و بیان کیا کرونگا۔ فرمایا: بھائی! اللہ پر بھروسہ کرکے تم کھڑے ہوجانا خدا مدد فرمائیگا۔

باوجود صد انکار کے مجھے حضرت الاستاذ قاسم نانوتویؒ نے کھڑا کردیا میں لرزاں وترساں ممبر کے پاس کھڑا ہوگیا، خطبہ بھی پڑھ لیا، حدیث بھی پڑھ لی اور کچھ ترجمہ وغیرہ شروع کیا اتنا تو میں نے دیکھا کہ حضرت باہر کی سہ دری میں گردن جھکائے میری طرف متوجہ ہیں، پھر مجھے خبر نہ رہی کہ میں کیا کہہ رہا ہوں تقریباً دو ڈھائی گھنٹہ میں نے بیان کیا، نہ بیان سے پہلے خبر تھی کہ کیا کہوں گا نہ بعد میں خبر

ہوئی کہ کیا بیان کیا مگر لوگوں نے کہا کہ نہایت اونچے اونچے علوم بیان کئے۔

حقانی صاحب نے فرمایا: حضرت الاستاذ مولانا سمیع الحق مدظلہم کی توجہ سے میرے ساتھ بھی یہی معاملہ ہوا کہ میں نے الحمراء ہوٹل میں ''جامِ صحت'' پر مفصل بیان کیا نہ بیان سے پہلے خبر تھی کہ کیا کہوں گا نہ بعد میں خبر ہوئی کہ کیا بیان کیا، مگر لوگوں نے کہا: واہ واہ! خطاب کیا تو تم نے کیا اور بات ایسی بنی کہ مجمع عش عش کر اُٹھا۔ (ساعتے با اہل حق:۳۰۳)

''جامِ صحت'' کن کے نام

حضرت حقانی صاحب نے عرض کیا: حضرت! لاہور کی ''مکاتیب مشاہیر'' کی تقریب میں آپ نے مجھے کتاب سے جامِ صحت والے اقتباس کے پڑھ کر سنانے کی طرف توجہ دلائی تھی اور ''جامِ صحت'' پر تقریر کیلئے فرمایا تھا، میں اس وقت کچھ نہ سمجھا کہ جام صحت کیا ہے اور آپ مجھ سے کیا کہلوانا چاہتے ہیں۔ مگر آپ کے حقانی نے ''جامِ صحت'' پر تقریر کروا ڈالی اور یہ آپ کی کرامت تھی کہ خوب داد ملی۔ حقانی صاحب نے دریافت کیا حضرت! اس ''جامِ صحت'' کا پس منظر کیا تھا؟

حضرت مولانا سمیع الحق شہیدؒ نے فرمایا: ۲۰۰۸ء میں ارکانِ سینٹ کا ایک وفد آذربائیجان گیا ہوا تھا، جس میں میرے علاوہ مشاہد حسین سید، جناب وسیم سجاد، جناب لطیف کھوسہ اور ایس ایم ظفر وغیرہ اہم ارکان سینٹ بھی شامل تھے۔ مغربی ممالک اور ان سے متاثر معاشرہ میں آذربائیجان کے لوگوں کی عادت ہے کہ جو چیز بھی پیتے ہیں یا پلاتے ہیں تو کہتے ہیں کہ یہ فلاں کیلئے ہے اور اسے ''جامِ صحت'' حلال یا حرام سے تعبیر کرتے ہیں، ہمارے میزبانوں نے بھی ہمیں مشروبات پیش کیں۔ جو چاہتا کوئی بھی مشروب گلاس میں اٹھائے ہوئے اوپر اچھالتا ہمارے ساتھی بھی اس کے جواب میں کسی بھی جائز مشروب سے جواب دیتے۔ یہ ''جامِ صحت'' ان کا اپنے مہمانوں کیلئے ایک گونہ عقیدت ومحبت اور نیک تمناؤں کا اظہار تھا۔ حضرت حقانی صاحب نے فرمایا: جی! میں آج ''جامِ صحت'' کی اصطلاح اور پس منظر کو سمجھ سکا (ساعتے با اہل حق ص:۴۰۳)

''جامِ صحت''، مفسرین ومحدثین کے نام

حضرت مولانا سمیع الحق نے فرمایا: ہمارے ساتھیوں نے جوابی تقریریں کیں اور ایک دوسرے کے صحت کی خواہش اور خیر سگالی کا اظہار کرتے رہے۔ میں نے اپنی تقریر میں کہا کہ میں ''جامِ صحت'' اس خطہ ماوراء النہر اور سنٹرل ایشیا کے ان ہزاروں علماء، فقہاء، حکماء، شعراء، کیمیا دانوں،

سائنسدانوں' سیاست دانوں' محدثین ومفسرین اور انکے بے مثال حکمرانوں کے نام تجویز کرتا ہوں، جنہوں نے علم وفن اور حکمت ودانش سے چار دانگ عالم کومنور کیا، میں'' جامِ صحت'' امام بخاریؒ، امام ترمذیؒ، امام مسلمؒ جیسے سینکڑوں محدثین کے نام تجویز کرتا ہوں کہ جنکے فیوض سے بغداد ودمشق اور مکہ ومدینہ سیراب ہورہے ہیں، جنہوں نے حدیث وتفسیر' فقہ اور قانون کے میدانوں میں دنیا پر علم وفقہ کے دروازے کھولے۔ جن کے علم وحکمت اور سائنس وطب' فلکیات وجغرافیہ' شعروادب' علوم ریاضیہ وعلوم ہیئت نے نہ صرف عالم اسلام بلکہ مغرب کیلئے بھی نشان راہ کا کام دیا تصوف وسلوک اور روحانیت کے سارے سلسلے یہاں سے اصلاح نفس اور معرفت الٰہیہ کے سرچشمے پھوٹے (ساعتے با اہل حق ص:۴۰۳)

'' جامِ صحت'' شہداء کے نام

یہ'' جامِ صحت'' ان ہزاروں لاکھوں شہداء کے نام تجویز کرتا ہوں جو انقلاب روس کے بعد بالشویکوں اور سوشلسٹوں' منکرین خدا دھریوں کے گوناگوں ظلم وستم کے شکار ہوئے، ان کے مساجد' مدارس وخانقاہیں مٹادی گئیں مگر وہ عزیمت کے پہاڑ بن کر ان حالات کا مقابلہ کرتے رہے اور جانیں جان آفریں کے سپرد کیں۔ یہ'' جامِ صحت'' میں ان لاکھوں شہدا کے نام تجویز کرتا ہوں جو سوویت یونین کی استبدادی جارحیت کے بعد افغانستان میں اٹھ کھڑے ہوئے اور علماء ومجاہدین کی قیادت میں سب کچھ لٹادیا۔ ۲۵ لاکھ نے جان کا نذرانہ پیش کیا۔ لاکھوں معذور اور اپاہج ہوئے لاکھوں اب تک دنیا بھر کی خاک چھان رہے ہیں، مگر بالآخر جفاکیشوں اور جان نثاروں نے دنیا کی بڑی سپر پاور کو شکستِ فاش دی اور ان کی قربانیوں کے نتیجہ میں آج سنٹرل ایشیاء اور آپ سب آزاد ہیں یہ مجاہدین وشہداء آپ کے نجات دہندہ بنے اور آج آذربائیجان اور سنٹرل ایشیاء کے لوگ آزاد ہیں اور آزادی کی فضاؤں میں اپنے تشخص اسلامی شناخت کے دروازے کھول بیٹھے ہیں۔ صرف آپ نہیں ان کی قربانیوں نے دیوار برلن توڑ دی ہے۔ مشرقی یورپ آزاد کرایا، لینن اور سٹالن کارل مارکس کے نظریات اور نظام ہائے باطلہ پیوند خاک کر دیئے۔ آخر میں ان سخت جان شہداء کے نام جو سوویت یونین کے شکست وریخت کے بعد روس کے مظالم کا شکار ہوئے اور اب تک روسی عفریت کے وفادار نام نہاد مسلمان جانشینوں کے مذموم مقاصد کے سامنے ڈٹے ہوئے ہیں جن میں سے کچھ شہداء کی قبروں پر ہمیں اس دورہ میں حاضری کا موقع بھی ملا۔

فرمایا:'' جامِ صحت'' ان ممدوحین اور محسنین کے نام تجویز کرنے سے میزبانوں پر بڑے خوشگوار اور حیرت انگیز اثرات مرتب ہوئے، دادوتحسین اور تبریک کا ایک شور اٹھا اور انہیں اپنی لاعلمی اور حق ناشناسی پر ندامت کی کیفیت نمایاں محسوس ہورہی تھی۔ (ساعتے با اہل حق ص:۴۰۴)

جنرل مرزا اسلم بیگ*

شہریت کی جانچ پڑتال کے پس پردہ شرمناک بھارتی ایجنڈا

مقبوضہ کشمیراور آسام میں جو کچھ ہو رہا ہے اس کا مقصد ہندو آبادی کا تناسب زیادہ کر کے انہیں ہندو اکثریتی علاقوں میں تبدیل کرنا ہے، کشمیریوں کو ڈر ہے کہ حکومتی منصوبہ روبہ عمل ہونے سے کشمیریوں کی خودمختاری چھن جائے گی اور ہندوؤں کو یہاں لاکر بسانے سے کشمیر کی اکلوتی مسلم ریاست کا خاتمہ ہو جائے گا- ان تبدیلیوں سے کشمیری اس خصوصی حق سے بھی محروم کر دیے جائیں گے جس کے تحت کوئی غیر کشمیری یہاں پر جائیداد نہیں خرید سکتا- مودی کا یہ ایجنڈا چند صدیاں پہلے امریکہ میں اٹھائے جانے والے اقدامات جیسا ہے جہاں ریڈ انڈین باشندوں کو آبادی سے علیحدہ کر کے مخصوص علاقوں میں رکھا گیا تھا، جہاں وہ ابھی تک محدود ہیں، امریکی اور بھارتی محققین جیفری جیٹلمین Geffrey Gettleman اور ہری کمار (Hari Kumar) نے اس منصوبے پر گہری تحقیق کی ہے، ان کا مضمون "India Plans Big Detention Camps for Migrants. Muslims are Afraid" کے عنوان سے ۱۷/اگست ۲۰۱۹ء کے روزنامہ نیویارک ٹائمز میں شائع ہوا ہے، چند اقتباسات ملاحظہ ہوں:

☆ آسام میں بسنے والے چار ملین سے زیادہ لوگوں (جن میں اکثریت مسلمانوں کی ہے) کو اس بات کا خطرہ لاحق ہو گیا ہے کہ انہیں کسی دوسرے ملک سے ہجرت کر کے آنے والا قرار نہ دے دیا جائے کیونکہ حکومت کی جانب سے جاری کیا جانے والا ہندو ذہنیت پر مبنی ایجنڈا روبہ عمل ہے جس کے سبب ملک کی کثیر القومی روایات اور نظریات کو نئی شکل دے دی گئی ہے، حالانکہ بہت سے لوگ جن کی شہریت پر سوالیہ نشان ہے، بھارت میں ہی پیدا ہوئے تھے اور اب تک تمام شہری حقوق سے استفادہ کرتے رہے ہیں۔

---

* سابق چیف آف آرمی سٹاف

☆ وزیراعظم نریندر، مودی کی حکومت اس مہم کی آڑ میں لوگوں پر دباؤ ڈال رہی ہے کہ وہ تسلیم کرلیں کہ وہ بھارت کے دیگر علاقوں سے تعلق رکھتے ہیں، یہ اسی ہندو ذہنیت کی سوچ کا حصہ ہے جو مئی کے انتخابات کے پیچھے کارفرما تھی، اس وقت بھارت کے مسلم اقلیت کے افراد شدید خطرہ محسوس کررہے ہیں۔

☆ آسام میں شہریتی دستاویزات کی جانچ پڑتال کرنے کا مقصد یہ بتایا گیا ہے کہ اس طرح بنگلہ دیش سے ہجرت کرکے آنے والوں کا پتہ چلایا جاسکے گا، بھارت کے طاقتور وزیر امیت شاہ نے متعدد بار ایسے مہاجرین کو ''دیمک'' سے تشبیہ دی ہے، اس لئے آسام کے 33 ملین باشندوں کو دستاویزی شہادتوں کے ذریعے یہ بات ثابت کرنا ہوگی کہ وہ اور ان کے آباؤ اجداد 1971 سے پہلے سے یہاں کے باشندے ہیں یا نہیں، صرف یہی نہیں بلکہ مودی حکومت نے پارلیمنٹ سے ایک بل پاس کرانے کی بھی کوشش کی ہے جس میں ہندوؤں، بدھسٹوں، عیسائیوں اور دیگر مذاہب کے لوگوں کو اس عمل سے بری قرار دیا جائے گا، صرف مسلمانوں کو ہی اس پل صراط سے گذرنا ہوگا۔

☆ اس عمل سے مسلمانوں کے دلوں میں سخت اضطراب ہے کیونکہ ایک ہزار میل کی دوری پر واقع بھارت کی اکلوتی مسلمان اکثریتی ریاست جموں وکشمیر کی آئینی حیثیت کو دو ہفتے پہلے ہی مودی حکومت نے لپیٹ دیا ہے جس سے مسلمانوں کو حاصل خصوصی حیثیت ختم ہوگئی ہے اور مقامی قیادت کو اعتماد میں لئے بغیر ہی اسے وفاق میں شامل کرلیا گیا ہے، مقامی قائدین کی اکثریت قید کی جاچکی ہے، اس طرح کشمیر میں ہندوقوم پرستی پر مبنی ایجنڈا اندھی طاقت کے بل بوتے پر نافذ کردیا گیا ہے جو''ہندوتوا'' کے انتہا پسند نظریات کا آئینہ دار ہے۔

☆ بھارتی ہندوؤں کی اکثریت کو مودی کی قومیت پرستانہ سیاست پر فخر ہے اور وہ دنیا بھر میں بھارت کی برتری کا تاثر اجاگر کرنے جیسے اقدامات سے خوش ہیں، براؤن یونیورسٹی (Brown University) میں جنوبی ایشیا کے پروگرام کے سربراہ Ashutosh Varshney کہتے ہیں کہ ''اس ایجنڈے کے تحت صرف مسلمان ہی دشمن ہیں اور یہ عمل بھارتی آئین کیساتھ کھلی جنگ کے مترادف ہے، اگر اس کے تدارک کیلئے بروقت اقدامات نہ کئے گئے تو بھارت ایک ہندوقوم پرست ملک بن جائے گا۔''

اگراس طرح پاکستان اور بھارت کے درمیان کشیدگی بڑھتی رہی تو اس سے صورت حال زیادہ گھمبیر ہوجائے گی اور نئے زمینی حقائق رونما ہونگے جوتمام معاملات کو اپنے جبر میں لے لیں گے، مثلاً:

(۱) وزیراعظم مودی نے جس ایجنڈے کے مطابق چال چلی ہے اس سے واپسی ممکن نہیں ہے کیونکہ اگروہ ایسا کرتے ہیں تو ان کا سیاسی مستقبل تاریک ہوجائے گا،لہٰذااس ظلم وستم کا بازار گرم رہے گا۔

(۲) کشمیریوں کی پرامن تحریک آزادی اب ایک ابلتا ہوئے لاوے کی شکل اختیار کرچکی ہے جہاں دس لاکھ بھارتی افواج حالات کوسنبھالنے میں ناکام ہیں،اب یہ تحریک ایسے طوفان کا روپ دھار چکی ہے جواپنی راہوں کا تعین خود کریگی،کشمیری ہی اس تحریک کی قیادت کریں گے۔

(۳) پاکستان کشمیر کی تحریک آزادی کو ہرممکن مدد مہیا کرنے کیلئے آخری حد تک جانے کو تیار ہے، خواہ جنگ کرنے پر مجبور ہواور یہ جنگ ایٹمی جنگ بھی ہوسکتی ہے۔

(۴) مودی کے ایجنڈے پرعمل درآمد سے موجودہ صورت حال دنیا بھر کے جہادیوں کو دعوت عام دے رہی ہے،اس لئے کہ کفر نے اسلام کو للکارا ہے،ان چیلنجوں کے جواب میں عالمی جہادی کشمیر کا رخ کریں گے۔

افغانستان کی طرح بالآخرکل یہی جہادی کشمیر کی باگ ڈور سنبھال لیں گے اور انہی کے سامنے بھارتی قیادت صلح کی بھیک مانگ رہی ہوگی جیسے کہ آج امریکہ افغان طالبان کے آگے سجدہ ریز ہے،اگرانقلابِ ایران اور جہادِ افغانستان کے جہادی بھی اس جنگ میں شامل ہوگئے تو پورے بر صغیر میں آگ لگ جائے گی اور ایسی تباہی آئے گی جو262 قبل مسیح میں لڑی جانے والی کلنگا کی جنگ سے بھی زیادہ خوفناک ہوگی جو دریائے گنگا کے میدانوں میں لڑی گئی تھی۔

سوال یہ ہے کہ اس تباہی سے بچنے کا کوئی حل بھی ہے؟ اس کا حل پاکستان اور بھارت کی روشن دماغ قیادت کے پاس ہے، اگر وہ حقائق کا ادراک کریں اور اپنی منزل کے حصول کیلئے قدرت کے نظام عدل سے رہنمائی حاصل کریں،ایسا نظام عمل جوامن وآشتی کا پیغام ہو۔

مولانا حارث اللہ فرقانی*

غزوۂ ہند سے متعلقہ احادیث کا فنی و تحقیقی جائزہ

سب سے پہلے ان تمام احادیث کو ذکر کیا جاتا ہے کہ جن میں غزوہ ہند کا صراحتاً ذکر پایا جاتا ہے۔

(۱) حدثنا هشيم، عن سيار، عن جبر بن عبيدة،عن أبي هريرة، قال: وعدنا رسول الله صلى الله عليه وسلم غزوةالهند ،فإن استشهدت كنت من خير الشهداء ،وإن رجعت، فأنا أبو هريرة المحرر (۱)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے غزوہ ہند کے بارے میں وعدہ فرمایا تھا، پس اگر میں (اس جنگ میں) شہید ہو گیا تو بہترین شہیدوں میں سے ہوں گا اور اگر میں لوٹ آیا (یعنی زندہ رہا) تو میں آزاد (یعنی آگ سے بری) ابوہریرہ ہوں گا۔''

واضح رہے کہ لفظِ غزوۃ ان تمام تر روایات کی روشنی میں اپنے عام معنی یعنی ''جنگ کرنا، انتہائی کوشش کرنا یا قصد کرنا'' میں مستعمل ہوئے ہیں۔

(۲) حدثنا أبو النضر، حدثنا بقية، حدثنا عبد الله بن سالم، وأبو بكر بن الوليد الزبيدى، عن محمد بن الوليد الزبيدى، عن لقمان بن عامر الوصابى، عن عبد الأعلى بن عدى البهرانى،عن ثوبان مولىٰ رسول الله صلى الله عليه وسلم، عن النبى صلى الله عليه وسلم قال: عصابتان من أمتى أحرزهم الله من النار: عصابة تغزو الهند، وعصابة تكون مع عيسى ابن مريم (۲)

''حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ (جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کے دو گروہوں کو اللہ تعالیٰ دوزخ کے عذاب سے بچائے گا ان میں سے ایک ہندوستان میں جہاد کرے گا اور دوسرا حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کے ساتھ ہو گا۔

* پی ایچ ڈی اسکالر، اسلامیہ کالج یونیورسٹی پشاور

(۳) أخبرنا أحمد بن عثمان بن حكيم، قال: حدثنا زكريا بن عدى، قال: حدثنا عبيد الله بن عمرو، عن زيد بن أبى أنيسة، عن سيار، ح قال: أنبأنا هشيم، عن سيار، عن جبر بن عبيدة، وقال عبيد الله: عن جبير، عن أبى هريرة، قال: وعدنا رسول الله صلى الله عليه وسلم غزوة الهند، فإن أدركتها أنفق فيها نفسى ومالى، فإن أقتل كنت من أفضل الشهداء، وإن أرجع فأنا أبو هريرة المحرر[۳]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے غزوہ ہند کا وعدہ فرمایا تھا، پس اگر میں نے وہ جنگ پائی تو میں اپنی جان اور مال اس میں خرچ کرونگا اور اگر میں قتل کر دیا جاؤں تو میں افضل ترین شہدا میں سے ہوں گا اور اگر میں لوٹ آیا (یعنی زندہ رہا) تو میں آزاد (یعنی آگ سے بَری) ابو ہریرہ ہوں گا۔

(٤) أخبرنى محمد بن عبد الله بن عبد الرحيم، قال: حدثنا أسد بن موسىٰ، قال: حدثنا بقية، قال: حدثنى أبو بكر الزبيدى، عن أخيه محمد بن الوليد، عن لقمان بن عامر، عن عبد الأعلى بن عدى البهرانى، عن ثوبان مولى رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: عصابتان من أمتى أحرزهما الله من النار: عصابة تغزو الهند، وعصابة تكون مع عيسى ابن مريم عليهما السلام [٤]

ترجمہ کیلئے دوسری حدیث ملاحظہ کریں۔

(٥) حدثنا محمد بن أبى زرعة، نا هشام بن عمار، نا الجراح بن مليح البهرانى، عن محمد بن الوليد الزبيدى، عن لقمان بن عامر الوصابى، عن عبد الأعلى بن عدى البهرانى، عن ثوبان، مولى رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: عصابتان من أمتى أحرزهما الله من النار: عصابة تغزو الهند، وعصابة تكون مع عيسى ابن مريم[٥]

ترجمہ کیلئے دوسری حدیث ملاحظہ کریں۔

(٦) حدثنا محمد بن الحسن بن قتيبة وجعفر بن أحمد بن عاصم، قالا: حدثنا

هشام بن عمار، حدثنا الجراح بن مليح البهرانى، حدثنا محمد بن الوليد الزبيدى عن لقمان بن عامر الوصابى عن عبد الأعلى بن عدى البهرانى عن ثوبان مولى رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم، قال: قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم عصابتان من أمتى حرزهما الله من النار عصابة تغزو الهند وعصابة تكون مع عيسى بن مريم عليه السلام .(٦)

ترجمہ کیلئے دوسری حدیث ملاحظہ کریں۔

(٧) حدثنا ابو بكر محمد بن أحمد بن بالويه، ثنا عبد اللّٰه بن أحمد بن حنبل، ثنا بى، ثنا هشيم، عن سيار، عن جبر بن عبيدة، عن أبى هريرة رضى اللّٰه عنه، قال: وعدنا رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم غزوة الهند، فإن استشهدت كنت من خير الشهداء، وإن رجعت فأنا أبو هريرة المحرر(٧)

ترجمہ کیلئے پہلی حدیث ملاحظہ کریں۔

(٨) أخبرنا على بن أحمد بن عبدان، أنبأ أحمد بن عبيد الصفار، ثنا بشر بن موسى، ثنا خلف، عن هشيم، عن سيار بن أبى سيار العنزى، ح وأخبرنا أبو الحسن على بن محمد بن أبى على السقاء وأبو الحسين على بن محمد المقرى قالا: أنبأ الحسن بن محمد بن أسحاق، ثنا يوسف بن يعقوب القاضى، ثنا مسدد، ثنا هشيم، عن سيار بى الحكم، عن جبر بن عبيدة، عن أبى هريرة رضى اللّٰه عنه قال: وعدنا رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم غزوة الهند فإن أدركها أنفق فيها مالى ونفسى ، فإن استشهدت كنت من أفضل الشهداء وإن رجعت فأنا أبو هريرة المحرر، زاد المقرى فى روايته ثم قال مسدد: سمعت ابن داؤد يقول: قال أبو إسحاق الفزارى: وددت أنى شهدت ما ربد بل غزوة غزوتها فى بلاد الروم(٨)

ترجمہ کیلئے پہلی حدیث ملاحظہ کریں۔

(٩) أخبرنا أبو سعد احمد بن محمد المالينى أنبأ أبو أحمد بن عدى الحافظ، ثنا محمد بن الحسن بن قتيبة، وجعفر بن حمد بن عاصم، قالا: ثنا هشام بن عمار، ثنا الجراح بن مليح البهرانى، ثنا محمد بن الوليد الزبيدى، عن

لقمان بن عامر، عن عبد الاعلی بن عدی البهرانی، عن ثوبان رضی اللّٰه عنه مولیٰ رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم قال: قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم: عصابتان من أمتی أحرزهما الله من النار: عصابة تغزوة الهند وعصابة تکون مع عیسی ابن مریم علیهما السلام .(۹)

ترجمہ کیلئے دوسری حدیث ملاحظہ کریں۔

اب اگر ان تمام روایات پر نظر ڈالی جائے تو ''مسند احمد'' ہی کی پہلی دو روایات کو بقیہ تمام ائمہ یعنی امام نسائیؒ ،طبرانیؒ ،ابن عدیؒ، حاکمؒ اور بیہقیؒ نے اپنی اپنی اسناد کی وساطت سے نقل کی ہیں لیکن تمام تر کے راویانِ حدیث اور متون میں یکسانیت نمایاں ہے۔

پہلی روایت کی فنی حیثیت

اس روایت کی سند کا اسماء الرجال کی کتب اور ائمہ جرح و تعدیل کے اقوال کی روشنی میں اگر بخوبی مطالعہ کیا جائے تب معلوم ہوگا کہ سند میں ایک راوی جبر بن عبیدة کے نام سے وارد ہے جس کے بارے میں علامہ ذہبیؒ لکھتے ہیں "جبر و جبیر (س) بن عبیدة عن أبی هریره بخبر منکر لا یعرف من ذا وحدیثه وعدنا بغزوة الهند(۱۰) گویا کہ علامہ ذہبیؒ کے نزدیک آپ بالکل مجہول ہیں ،اس روایت کی ضعف کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ صرف علامہ ابن حبانؒ کے علاوہ باقی کسی نے بھی جبر بن عبیده کی توثیق نہیں کی چنانچہ آپ نے اپنی کتاب الثقات میں لکھا ہے: جبر بن عبیدة یروی عن أبی هریرة روی عنه سیار أبو الحکم (۱۱) لہٰذاابن حبان البستی کی اس توثیق نے مذکورہ راوی کی حیثیت کو جہالت سے نکال کر ضعف تک پہنچا دیا لیکن صرف ان کی توثیق کافی نہیں کیونکہ ائمہ فن حدیث کے نزدیک امام ابن حبان البستی کا در بابِ توثیق تساہل کا مذہب ظاہر و باہر ہے، ہاں! اتنی بات ضرور ہے کہ چونکہ اس روایت کو دوسرے کئی ائمہ حدیث نے نقل کیا ہے جیسے کہ: امام احمد بن حنبلؒ اور امام نسائیؒ وغیرہما جو کہ بذاتِ خود جرح و تعدیل کے باب میں اصل ومصدر کی حیثیت رکھتے ہیں لہٰذا ان کا اس روایت کو نقل کرنا روایت کے ضعفِ شدید کو ختم کرتا ہے، اسی طرح امام بخاریؒ نے بھی اپنی تاریخ میں جبر بن عبیدة کا تذکرہ ان الفاظ سے کیا: جبر بن عبیدة عن أبی هریرة قال: وعدنا النبی صلی اللّٰه علیه وسلم غزوة الهند قاله هشیم عن سیار أبی الحکم واسطی هو (۱۲) لہٰذا علامہ ذہبیؒ کا آپ کی روایت کو منکر یا آپ کو مجہول کہنا قابل نظر ہوگا۔

نوٹ: اسی طرح کی ایک اور روایت "مسند احمد" میں حضرت ابو ہریرہؓ سے بواسطہ سند آخر منقول ہے کہ:

حدثنا يحى بن اسحاق، أخبرنا البراء ، عن الحسن، عن أبی هريرةؓ، قال: حدثنی خليلی الصادق رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم، أنه قال: "يكون فی هذه الامة بعث إلى السند والهند، فإن أنا أدركته فاستشهدت فذاك، وإن أنا فذكر كلمة رجعت وأنا أبو هريرة المحرر قد أعتقنی من النار (۱۳)

لیکن واضح رہے کہ اس سند میں بھی ضعف پایا گیا ہے کیونکہ البراء أعنی البرا بن عبد الله الغنوی نامی راوی نے روایت کو منقطع نقل کیا ہے، نیز سند میں الحسن سے مراد مشہور تابعی حسن بصریؒ ہیں کہ جن کی سماع حضرت ابو ہریرہؓ سے ثابت نہیں، (١٤) لیکن راقم کی رائے یہ ہے کہ کبار تابعین کی مراسیل عندالمحدثین مقبول ہیں اور اس کی دلیل ابن صلاحؒ کا یہ قول ہے:

النوع التاسع: معرفة المرسل وصورته التی لا خلاف فيها: حديث التابعی الكبير، الذی لقی جماعة من الصحابة وجالسهم (۱۵) بنابریں قول صحتِ روایت مستقیم ہوئی۔ والله اعلم بالصواب وعلمه اتم واحکم۔

دوسری روایت کی فنی حیثیت

جہاں تک اس کی سند کا تعلق ہے تو اس میں کوئی بھی راوی غیر معروف یا ضعیف وغیرہ نہیں بلکہ تمام تر راویوں کی توثیقات معلوم ہوئیں، رہا اس کے متن کا سوال تو اپنی ذات میں تو بالکل ثقہ جبکہ پہلی روایت کے متن کیلئے بھی معین ومددگار ثابت ہوئی ہے۔واللہ اعلم، یہاں تک تو ان دو روایات کا جائزہ لیا جاچکا، اب ایک اور روایت (جو کہ اس باب میں بہت مشہور ہے) کا جائزہ لیتے ہیں جس کو علامہ نعیم بن حمادؒ نے نقل کیا ہیں چنانچہ لکھتے ہیں:

حدثنا بقية بن الوليد، عن صفوان، عن بعض المشيخة، عن أبی هريرة رضی اللّٰه عنه قال: قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم، وذكر الهند، فقال: ليغزون الهند لكم جيش، يفتح اللّٰه عليهم حتىٰ يأتوا بملوكهم مغللين بالسلاسل، يغفر اللّٰه ذنوبهم، فينصرفون حين ينصرفون فيجدون ابن مريم بالشام قال أبو هريرة: إن أنا أدركت تلك الغزوة بعت كل طارف لی وتالد وغزوتها، فإذا فتح اللّٰه علينا وانصرفنا فأنا أبو هريرة المحرر، يقدم الشام فيجد فيها عيسى ابن مريم، فلأحرصن أن أدنو منه فأخبره أنی قد صحبت يا رسول اللّٰه! قال: فتبسم رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم وضحك، ثم قال: هيهات هيهات (١٦)

کہ ضرور بالضرور تمہارا ایک لشکر ہندوستان سے جنگ کرے گا، اللہ ان مجاہدین کو فتح عطا فرمائے گا حتیٰ کہ وہ ان کے بادشاہوں کو بیڑیوں میں جکڑ کر لائیں گے اور اللہ ان کی مغفرت فرمادے گا، پھر جب وہ مسلمان واپس پلٹیں گے تو عیسیٰ ابن مریمؑ کو شام میں پائیں گے۔ ابو ہریرہؓ نے فرمایا'' اگر میں نے وہ غزوہ پایا تو اپنا نیا اور پرانا سب مال بیچ دوں گا اور اس میں شرکت کروں گا پھر اگر اللہ تعالی نے ہمیں فتح عطا کردی اور ہم واپس لوٹ آئے تو میں ایک آزاد ابو ہریرہ ہوں گا جو ملک شام میں اس شان سے آئے گا کہ وہاں عیسیٰ ابن مریمؑ کو پائے گا، یارسول اللہ! اس وقت میری شدید خواہش ہوگی کہ میں ان کے پاس پہنچ کر انہیں بتاؤں کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابی ہوں (راوی کا بیان ہے) کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور فرمایا: یہ بات تو بہت دور ہے یہ بات تو بہت دور ہے۔

واضح رہے کہ اسی روایت سے ملتی جلتی ایک اور روایت حضرت کعبؓ سے بھی منقول ہے کہ:

عن كعبؓ، قال: يبعث ملك فى بيت المقدس جيشا إلى الهند فيفتحها، فيطئوا ارض الهند، ويأخذوا كنوزها، فيصيره ذلك الملك حلية لبيت المقدس، ويقدم عليه ذلك الجيش بملوك الهند مغللين، ويفتح له ما بين المشرق والمغرب، ويكون مقامهم فى الهند إلى خروج الدجال .(۱۷)

اس روایت کی فنی حیثیت

اگر سند عن صفوان، عن بعض المشيخة عن أبى هريرة کو بغور مطالعہ کیا جائے، تب ایک ضعف تو خود اس سند کے معنعن ہونے سے مفہوم ہوتا ہے دوسرا بڑا سبب اس کے درمیان والا قِطعہ ہے جس کی بناء پر اس کا مجہول ہونا لازمی ہے، ہاں! متن کو اگر مذکورہ بالا روایات کے متون سے اگر موازنہ کیا جائے تو قدر اشتراک نمایاں ہے۔ واللہ اعلم

روایات کا مصداق

اس بارے میں آراء مختلف ہیں:

☆ علماء کا ماننا ہے کہ اس پیشگوئی میں غزوہ محمد بن قاسمؒ سے لے کر محمود غزنویؒ، شہاب الدین غوریؒ، احمد شاہ ابدالیؒ اور قضیہ کشمیر پر پاکستان اور بھارت کی مجوزہ جنگ بھی شامل ہیں۔

☆ بعض کا کہنا ہے کہ عہدِ نبوت سے لیکر تا قیامت برصغیر (ہندوستان) میں پیش آنے والی مسلمانوں اور غیر مسلموں کی تمام لڑائیوں کو ''غزوۂ ہند'' قرار دے دینا درست ہے۔

☆ ایک رائے یہ ہے کہ ابھی ان روایات کا مصداق پیش نہیں آیا بلکہ حضرت امام مہدی اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کے زمانہ میں اس معرکہ آرائی کا تحقق ہوگا اس رائے کے قائلین ان روایتوں کو پیش کرتے ہیں جو علامہ نعیم بن حمادؒ نے اپنی کتاب الفتن میں پیش کی ہیں۔

☆ اسی طرح نہ صرف مسلمان علماء کے نزدیک بلکہ خود کئی ہندوں پنڈتوں نے تو آج کل ہندوستان میں مسلمانوں کے خلاف مہم جوئی اور غزوۂ ہند کیلئے تیاریاں تیز کر رکھیں ہیں، ٹھیک اسی پس منظر میں اگر موجودہ ہندوستانی حکومت کی مقبوضہ کشمیر میں شروع اقدامات کو دیکھا جائے تو یہ دراصل ان کا اپنی مذہبی تعلیمات کو عملی جامہ پہنانے کے مترادف ہے۔

احقر کی رائے بھی یہی ہے کہ غزوۂ ہند سے دراصل قربِ قیامت میں لڑی جانیوالی وہ عظیم جنگ ہے جس کے نتیجے میں نہ صرف برصغیر (پاکستان، انڈیا، بنگلا دیش اور برما) بلکہ موجودہ افغانستان پر بھی اس کے نمایاں اثرات مرتب ہوں گے اور پھر یہیں سے ایک متحدہ اسلامی لشکر امام مہدی علیہ الرضوان کی نصرت کے لیے اٹھے گا۔ واللہ اعلم بالصواب

حواشی ومصادر

(۱) مسند الامام احمد بن حنبل لأبی عبد الله احمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن اسد الشيبانی (المتوفى: 241ھ)، المحقق: شعيب الأرنؤوط، عادل مرشد، وآخرون، إشراف: د عبد الله بن عبد المحسن الترکی، الناشر: مؤسسة الرسالة، الطبعة: الاولى، 1421ھ 2001م، مسند أبی هريرة رضی الله عنه، ج12، ص28، رقم7128

(۲) المصدر السابق، باب ومن حديث ثوبان، ج37، ص81، رقم22396

(۳) المجتبى من السنن : السنن الصغرى للنسائی لأبی عبد الرحمن أحمد بن شعيب بن علی الخراسانی، النسائی (المتوفى:303ھ)، تحقيق: عبد الفتاح أبو غدة، الناشر: مكتب المطبوعات الاسلامية حلب، الطبعة: الثانية، 1406 1986، كتاب الجهاد، باب غزوة الهند، ج6، ص42، رقم3173

(٤) المصدر السابق، كتاب الجهاد، باب غزوة الهند، ج6، ص42، رقم3175

(٥) المعجم الاوسط لسليمان بن احمد بن ايوب بن مطير اللخمی الشامی، أبو القاسم الطبرانی (المتوفى: 360ھ)، المحقق: طارق بن عوض الله بن محمد عبد المحسن بن أبراهيم الحسينی، الناشر: دار الحرمين القاهرة، باب الميم من اسمه محمد، ج7، ص23، رقم6741

(٦) الكامل فی ضعفاء الرجال لأبی أحمد بن عدی الجرجانی(المتوفی: 365ھ)،تحقيق: عادل أحمد عبد الموجود- علی محمد معوض،الناشر: دارالكتب العلمية بيروت-لبنان، الطبعة: الاولی، 1418ھ1997م، ج2،ص408،رقم351

(٧) المستدرك علی الصحيحين لأبی عبد اللّٰه الحاكم محمد بن عبد الله بن محمد بن حمدويه بن نعيم بن الحكم الضبی الطهمانی النيسابوری المعروف بابن البيع (المتوفی: 405ھ)،تحقيق: مصطف عبد القادر عطاء،الناشر: دار الكتب العلمية بيروت، الطبعة: الاولی، 1411 1990،ذكر أبی هريرة الدوسی رضی الله عنه، ج3،ص588،رقم6177

(٨) السنن الكبری لأحمد بن الحسين بن علی بن موسی الخسروجردی الخراسانی، أبی بكر البيهقی (المتوفی: 458ھ)،المحقق: محمد عبد القادر عطاء،الناشر: دار الكتب العلمية، بيروت ،الطبعة: الثالثه، 1424ھ 2003 م،جماع أبواب السير،باب ماء جا فی قتال الهند، ج9، ص 297،رقم18599

(٩) المصدرالسابق، جماع أبواب السير،باب ماء جا فی قتال الهند،ج9،ص 297،رقم18600

(١٠) ميزان الاعتدال فی نقد الرجال لشمس الدين أبی عبد الله محمد بن أحمد بن عثمان بن قايماز الذهبی (المتوفی: 8 4 7ھ)،تحقيق: علی محمد البجاوی،الناشر: دار المعرفة للطباعة والنشر، بيروت لبنان،الطبعة: الاولی، 1382ه 1963 -م، ج1،ص388،رقم1436

(١١) الثقات لمحمد بن حبان بن أحمد بن حبان بن معاذ بن معبد، التميمی، أبو حاتم، الدارمی، البستی (المتوفی: 354ھ)،طبع بإعانة: وزارة المعارف للحكومة العالية الهندية، تحت مراقبة: الدكتور محمد عبد المعيد خان مدير دائرة المعارف العثمانية، الناشر: دائرة المعارف العثمانية بحيدرآباد الدكن الهند والطبعة: الأولی، 1393ھ 1973م، ج4، ص117، رقم2076

(١٢) التاريخ الكبير لمحمد بن أسماعيل بن أبراهيم بن المغيرة البخاری، أبی عبد الله (المتوفی: 256ھ)، الطبعة: دائرة المعارف العثمانية، حيدرآباد الدكن،طبع تحت مراقبة: محمد عبد المعيد خان، باب جبر، ج2،ص243،رقم2333

(١٣) مسند أحمد،باب مسند أبی هريرة، ج14،ص419،رقم8823

(١٤) نظر هامش: مسند حمد،باب مسند أبی هريرة،ج14،ص419،رقم8823، المصدر السابق،ج1، ص409، رقم1235

(١٥) معرفة أنواع علوم الحديث، ويعرف بمقدمة ابن الصلاح لعثمان بن عبد الرحمن، أبی عمرو، تقی الدين المعروف بابن الصلاح (المتوفی: 643ھ)،المحقق: نور الدين عتر، الناشر: دار الفكر - سوريا، دار الفكر المعاصر بيروت،سنة النشر: 1406ھ 1986 -م،ص51

(١٦) كتاب الفتن لأبی عبد اللّٰه نعيم بن حماد بن معاوية بن الحارث الخزاعی المروزی (المتوفی: 228ھ)، المحقق: سمير أمين الزهيری،الناشر: مكتب التوحيد القاهرة،الطبعة: الاولی، 1412ھ،ج 1، ص409، رقم1236

(١٧) المصدر السابق،ج1، ص409، رقم1235

☆☆☆

محترمہ آمنہ خالد صاحبہ
کالم نگار

موسمیاتی تبدیلی اور تیسری جنگ

دنیا میں آبادی کے بڑھنے کے ساتھ ساتھ وسائل میں کمی ہوتی جا رہی ہے، اِن وسائل کو پورا کرنے کے لیے صنعتوں کا قیام بہت ضروری ہے، صنعتوں میں اضافہ ماحولیاتی آلودگی کا سبب بنتے ہیں، صنعتوں کی چمنیوں سے نکلنے والے دھویں میں موجود کاربن ڈائی آکسائیڈ اور کاربن مونو آکسائیڈ فضائی آلودگی کا باعث بنتے ہیں، یہ کاربن ڈائی آکسائیڈ زمین کے درجہ حرارت میں اضافہ کرتے ہیں جسے ہم گلوبل وارمنگ کہتے ہیں؛ اور اسی کے نتیجے میں گلیشیئرز کا پگھلاؤ عمل میں آتا ہے۔

موسمیاتی تبدیلی آج کل بہت بڑا مسئلہ بن چکا ہے جس نے دنیا کے تمام مکاتبِ کر کے لوگوں، بالخصوص سائنسدانوں اور ماہرین کو سر جوڑ کر بیٹھنے پر مجبور کر دیا ہے، بدلتا موسم، بڑھتی ماحولیاتی آلودگی، آئے روز کے زلزلے، سمندری طوفان، تباہ کن سیلاب، برفباری، سیلاب، قحط سالی، گلیشیئرز کا پگھلاؤ، لینڈ سلائیڈنگ اور زمین کے درجہ حرارت کا بڑھنا یہ سب وہ عناصر ہیں جو موسمیاتی تبدیلی کے سبب پیدا ہوتے ہیں۔ موسمیاتی تبدیلی کے اثرات میں گلوبل وارمنگ، اوزون کی تہہ میں واضح کمی، سمندر کی سطح میں اضافہ، گلیشیئرز کا پگھلا اور مسکن کی تباہی شامل ہیں، حالیہ سروے میں پتا چلا ہے کہ گلیشیئرز کا پگھلا جانوروں کے مسکن کی تباہی میں بڑا کردار ادا کرتے ہیں۔

گزشتہ برسوں سے موسمیاتی تبدیلیوں کے اثرات سے جہاں ساری دنیا متاثر ہوئی ہے، وہیں ہمارا ملک بھی اِن متاثرہ ممالک کی فہرست میں آٹھویں نمبر پر ہے، پاکستان میں گزشتہ کئی برسوں سے ہزاروں افراد متاثر ہوئے، اربوں، کھربوں روپے مالیت کی کھڑی فصلیں، مکانات اور انفرااسٹرکچر سیلاب کی نظر ہو گئے، واضح رہے کہ ملک کی تاریخ میں اس قسم کا سب سے زیادہ تباہ کن سیلاب 2010 میں آیا، یہ جولائی اور اگست میں ہونے والی طوفانی بارشوں کا نتیجہ تھا، پاکستان کے تین بڑے شہر کراچی، لاہور اور فیصل آباد موسمیاتی تبدیلی کے حوالے سے اِنتہائی خطرناک تصور کیے جاتے ہیں، 2010 سے 2015 کے درمیان تیار کی جانے والی ''گرین ہاؤس گیس ایمیشنز'' رپورٹ کے مطابق پاکستان 138ویں نمبر پر ہے، جو کہ 48 فیصد حصہ گرین ہاؤس گیس کے اِخراج میں صرف کرتا ہے۔

۲۰۱۵ میں آنے والی ہیٹ ویو سے تھر اور کراچی کے ہزاروں لوگ جان سے ہاتھ دھو بیٹھے، پاکستان پہلے ہی ان ۱۹۰ممالک میں شامل ہے جنہوں نے ''پیرس کلائمیٹ ایگریمنٹ'' پر دستخط کیے ہیں۔ ماہرین کے مطابق اگر زمین کے درجہ حرارت میں یوں ہی اضافہ ہوتا رہا تو عنقریب بہت سے ممالک کے ڈوب جانے کا اندیشہ ہے، ایک رپورٹ کے مطابق بحیرہ عرب کی سطح سمندر میں اضافہ سے کراچی اور ملیر کے ڈوب جانے کا اندیشہ ہے، دوسری جانب بین الاقوامی اِداروں نے بھی خبردار کیا ہے کہ کراچی کے بڑے حصے کو سمندر برد ہونے سے بچانے کیلئے اگر فوری اقدامات نہ کیے گئے تو مستقبل میں ساڑھے تین سے چار کروڑ افراد ماحولیاتی مہاجرین بن سکتے ہیں۔ اِنٹرنیشنل کلائمیٹ چینج کانفرنس کے مطابق اگر دنیا میں یہ سب چلتا رہا تو موسمیاتی تغیرات تیسری جنگِ عظیم کا سبب بن سکتے ہیں۔

دنیا میں آبادی کے بڑھنے کے باعث وسائل کی کمی اور صاف پانی کی فراہمی کے لیے مختلف اِقدامات کی کوششیں کی جا رہی ہیں، اِس ضمن میں عالمی طاقتیں بھی اپنے اپنے ملکوں کو مستحکم کرنے کے لیے بھرپور کوششوں میں ہے، عالمی طاقتیں جدید ترقی اور سائنسی ٹیکنالوجی کی دوڑ میں بہت آگے نکل گئی ہیں، سائنس اور ٹیکنالوجی نے اِس حد تک ترقی کر لی ہے کہ اب اِنسان قدرتی وسائل پر بھی قابو پانے کی کوششیں کر رہا ہے، اِنسان اِن چیزوں پر بھی کنٹرول حاصل کرنے کی کوششیں کر رہا ہے جو اب تک اِس کے بس سے باہر تھیں۔

دنیا میں اِیسی ٹیکنالوجیز ایجاد کی جا چکی ہیں جو موسم کو اپنی مرضی سے تبدیل کرسکتی ہیں، امریکہ اور روس نے وہ ٹیکنالوجیز حاصل کر لی ہے جو موسم میں تغیرات لا کر اِسے اپنے طریقے سے اِستعمال کرسکتی ہیں، چونکہ اب یہ پیش گوئی بھی عام کی جا رہی ہے کہ تیسریِ جنگِ عظیم ایک موسمی جنگ ہوگی یعنی لوگ قدرتی وسائل سمیت ایک دوسرے کے پانی پر قبضہ کرنے کی کوششوں میں مصروف ہوں گے، سپر پاور امریکہ کے شہر الاسکا میں موجود ہارپ نامی پراجیکٹ جسے۱۹۹۳ء میں شروع کیا گیا، اسے امریکی ائیرفورس کی جانب سے فنڈز دیئے گئے، بعد میں اس پراجیکٹ کو ای سسٹم نے خرید لیا، یہ پراجیکٹ موسموں کو کنٹرول کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ یہ آلہ کرہ ارض کے کسی خطے میں بھی موسمیاتی تغیرات پیدا کرسکتا ہے، دنیا میں کسی بھی جگہ زلزلے پیدا کرسکتا ہے فضا میں اڑتے طیارے کو ایک باریک شعاع سے پگھلا سکتا ہے سیلاب کی صورتحال پیدا کرسکتا ہے۔

جدید تحقیق سے ثابت ہوا ہے کہ یہ آلہ موسم میں شدت لانا یا تیزی سے گھٹنا مصنوعی حدت

پیدا کرنا اسی طرح بالائی کرہ ارض میں تبدیلی لا کر سورج کی شعاعوں کو جذب کرنے کے قرینے کو تبدیل کرسکتا ہے اوراس طرح وہ زمین کے کسی خطہ پر سورج کی اِنتہائی حدت کو بڑھا سکتا ہے اوراس نظام کے تحت سمندوں کی سطح بلند کرسکتا ہے۔

یہ ہارپ دراصل ہماری فضا کی بالائی تہہ جسے آئینوسفیر کہتے ہیں، میں تبدیلی پیدا کرتا ہے، آئینوسفیر وہ تہہ ہے جس میں آئینز بنتے ہیں اور یہ زمین سے تقریبا پانچ سوکلومیٹر اوپر واقع ہے۔ مواصلاتی سگنلز اس آئینوسفیر میں بھیجی جاتی ہیں اور پھر یہ ایک شیلڈ کی طرح عمل کرتی ہے اور ان مواصلاتی سگنلز کو بغیر کسی سٹیلائٹ کے زمین پر واپس بھیجتی ہیں، یہ ہارپ پروگرام اس آئینوسفیر میں خاص قسم کی برقی توانائی کو اِنتہائی کم فریکوئینسی میں تبدیل کرتا ہے جہاں یہ آئینز سے ٹکرانے کے بعد واپس زمین پر آتی ہیں تو زمین کے اندرونی تہہ میں موجود ٹیکٹونک پلیٹس کو متاثر کرتی ہیں جن سے زمین میں زلزلے آتے ہیں۔

گزشتہ کئی سالوں میں مختلف ممالک میں آنے والے سیلاب اور زلزلوں کا اِلزام بھی اس پراجیکٹ کے ذمے لگایا جارہا تھا، پاکستان میں آنیوالے ۲۰۱۰ کے تباہ کن سیلاب کے بارے میں بھی شکوک وشبہات پیدا ہوئے، ماہرین کا کہنا تھا کہ ۲۰۱۰ میں جب مون سون کی بارشوں کا سلسہ شروع ہوا تو کئی عجیب حقائق سامنے آئے۔ چونکہ پاکستان میں موسمِ برسات کے بادل عموما مشرق کی جانب سے آتے ہیں اور سردیوں میں مون سون مغرب سے، لیکن اس سال مون سون کے بادل مشرق کی سمت کے ساتھ ساتھ مغرب کی سمت سے بھی آئے اور وزیرستان اور شمالی علاقہ جات میں آ کر ٹکرا گئے،جس کے نتیجے میں بارشیں کثرت سے ہوئیں۔

دراصل یہ مون سون ہوائیں جیٹ اسٹریم کی صورت میں مشرق سے مغرب تک سفر کرتی ہیں۔ جب یہ ہوائیں شمالی علاقہ جات میں بڑے بڑے پہاڑوں سے ٹکراتی ہیں تو وہ اوپر کی جانب اٹھتی ہیں جن سے ان کا درجہ حرارت کم ہو جاتا ہے اور پھر وہ بارش برسانے کا سبب بنتی ہیں، واضح رہے کہ اس سیلاب کی وجہ سے ہماری معیشت کو نا قابلِ تلافی نقصان پہنچا تھا۔اگر یہ ٹیکنالوجیز یوں ہی استعمال ہوتی رہیں تو جلد ہی اس کے خطرناک اثرات مرتب ہوں گے۔

دِفاعی نقطہ نظر سے ہارپ کو امریکہ ایک خطرناک ہتھیار کےطور پر استعمال کر رہا ہے، دراصل امریکہ اور روس شروع ہی سے دنیا پر مسلط ہونے کا خواب دیکھتے ہیں اور اس سلسلے میں ایک دوسرے کو پیچھے چھوڑ دینے کی دوڑ میں لگے رہتے ہیں۔صرف امریکہ ہی نہیں، بلکہ اب روس، چین اور

آسٹریلیا میں بھی اس پراجیکٹ پر کام ہو رہا ہے۔ چین جو کہ اب دنیا کی دوسری بڑی معیشت بن چکا ہے بھی سپر پاور بننے کا خواب دیکھ رہا ہے۔ امریکہ چاہتا ہے کہ وہ اپنی پراسرار ٹیکنالوجی اور سیاسی طاقت کے بل بوتے پر تمام دنیا پر اپنی دھاک بٹھا دے، چنانچہ وہ ابھی سے قدرتی ذرائع اور وسائل کو اپنے قبضے میں کرکے، دنیا میں مصنوعی غذائی قلت پیدا کرکے ناقابلِ تسخیر عالمی طاقت بننا چاہتا ہے۔

یوں تو موسمیاتی تبدیلی ایک سنگین مسئلہ ہے، لیکن مصنوعی طریقے سے اسے روکنے کی کوشش کرنا یا اسے ہتھیار بنا کر اپنے دفاعی مقاصد حاصل کرنا بھی غیر قانونی ہے، ہمیں چاہیے کہ ہم ایسی تدابیر یا تجاویز اِختیار کریں جو ماحول دوست ہوں۔ جن میں سے چند تجاویز یہ ہیں:

☆ زیادہ سے زیادہ درخت لگائیے
☆ کوڑا کرکٹ کو جلانے سے گریز کیجیے، یا لینڈ فلز میں دفن کیجیے۔
☆ پانی کے ضیاع کو روکیے۔
☆ قابل جدید انرجی کے ذرائع استعمال کیجیے۔
☆ ماحولیات دوست مشینوں اور ذرائع آمدورفت کو فروغ دیا جائے۔
☆ ری سائیکلنگ کی زیادہ سے زیادہ حوصلہ افزائی کی جائے۔
☆ صنعتوں سے نکلنے والا دھواں اور فضلہ کو مناسب طریقے سے ٹھکانے لگایا جائے۔
☆ پیٹرول فیول اور ڈیزل کے استعمال کو کم سے کم کیا جائے اور اسے سی این جی سے تبدیل کیا جائے
☆ جنگلات کے کٹا کو کم سے کم کیا جائے۔
☆ ایروسول اسپرے کے استعمال کو کم سے کم کیا جائے، کھادوں کے بے جا استعمال سے پرہیز کیا جائے۔
☆ بجلی بنانے کے طریقوں کو مؤثر کم قیمت اور ماحول دوست بنایا جائے۔
☆ زراعت کے سیکٹر کو بہتر بنانے کیلئے آبپاشی کے طریقوں کو موثر بنایا جائے۔

پاکستان میں بھی ان تدابیر کو اپنانے اور لاگو کرنے کیلئے حکومت کو مختلف اِقدامات اٹھانے چاہئیں۔

(بشکریہ: ایکسپریس ڈاٹ پی کے)

صاحبزادہ عبدالحق ثانی

دارالعلوم کے شب و روز

دارالعلوم حقانیہ کے سہ ماہی امتحانات کا انعقاد

۲۸ ستمبر: دارالعلوم حقانیہ کے سہ ماہی امتحانات کا انعقاد بروز ہفتہ ہوا، امتحانات ایک ہفتہ جاری رہنے کے بعد مورخہ ۳ر اکتوبر بروز جمعرات کو اختتام پذیر ہوئے۔ حضرت مہتمم شیخ الحدیث مولانا انوار الحق صاحب مدظلہ نے نگرانی فرمائی۔

حضرت مہتمم مولانا انوارالحق صاحب مدظلہ کی مصروفیات واسفار

۳۱ اگست: شیخ الحدیث حضرت مولانا انوار الحق صاحب جامعہ عثمانیہ پشاور تشریف لے گئے اور حضرت مولانا حسین احمد صاحب (ناظم تعلیمات جامعہ عثمانیہ صوبائی ناظم وفاق المدارس) کے والد محترم کی وفات پر تعزیت کی۔

۴ر ستمبر: حضرت مہتمم صاحب جامعہ تحسین القرآن نوشہرہ کے مہتمم حضرت مولانا قاری محمد عمر علی صاحب کی پراصرار دعوت پر اُن کے مدرسے تشریف لے گئے اور وہاں طلباء سے پرمغز خطاب فرمایا، خطاب کے دوران دورِ حاضر کے عظیم دجالی فتنے موبائل کے نقصانات ومضرات پر مفصل روشنی ڈالی۔

۵ر ستمبر: حضرت مہتمم صاحب جامعہ اشرفیہ لاہور تشریف لے گئے جہاں شیخ الحدیث حضرت مولانا فضل الرحیم مدظلہ کی عیادت کی، اس موقع پر شریک سفر برخوردار مولانا سلمان الحق بھی تھے۔

۶ر ستمبر: حضرت مولانا پیر عزیز الرحمٰن ہزاروی مدظلہ کی دعوت پر دارالعلوم زکریا ترنول اسلام آباد تشریف لے گئے، جہاں ''پیر جی حضرت مولانا محمد طلحہ زکریؒ کانفرنس'' میں شرکت کی اور خطاب فرمایا، خطاب میں علماء دیوبند کے تقویٰ و پرہیز گاری اور کارناموں پر تفصیلی گفتگو فرمائی، اس کانفرنس میں ملک و بیرون ملک کے اکابر علماء کثیر تعداد میں شریک تھے۔

۲۱ر ستمبر: وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے دستور کمیٹی کا اجلاس وفاق کے مرکزی دفتر ملتان میں منعقد ہوا، جس کی صدارت حضرت مہتمم صاحب نے فرمائی، اجلاس میں وفاق المدارس کے دستور پر بحث ہوئی اور اہم دفعات کو شامل کیا گیا۔

۲۶ر ستمبر: حضرت مولانا مہتمم صاحب، صدہ کرم ایجنسی تشریف لے گئے جہاں پر جامعہ حقانیہ کے معاون و معتقد کے نکاح کی تقریب میں شرکت فرمائی اور نکاح پڑھایا، اس موقع پر جامعہ حقانیہ کے شیخ

الحدیث حضرت مولانا محمد ادریس مدظلہ بھی ہمراہ تھے، موضع صدہ کے علماء طلباء اورعوام الناس نے علاقے سے باہرنکل کر بڑا پرجوش استقبال کیا اورسینکڑوں فضلاء وعلماء نے اس موقع پر ملاقات کی ، تقریب سے شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد ادریس صاحب مدظلہ نےتفصیلی خطاب فرمایا،اس سفر میں میزبانی کی خدمات جامعہ حقانیہ کے مدرس حضرت مولانا ظفرالحق حقانی صاحب نے انجام دیں۔

نائب مہتمم جامعہ حقانیہ حضرت مولانا حامد الحق حقانی صاحب مدظلہ کی مصروفیات

۲۴راگست: ڈپٹی کمشنرضلع نوشہرہ جناب شاہد علی خان صاحب،ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر جناب ڈاکٹر گل مان شاہ صاحب نے والدمحترم مولانا حامد الحق حقانی سے ان کی رہائش گاہ میں ملاقات کی،اورضلع نوشہرہ میں شروع ہونے والی پولیو اور صفائی مہم میں تعاون کی درخواست کی،جس پر مولانا حامد الحق حقانی نے اپنے بھرپور تعاون کی یقین دہانی کروائی۔وفد نے جامعہ کے مختلف شعبہ جات اور مقبرہ حقانیؒ میں فاتحہ خوانی کی ، بعد میں حضرت مہتمم صاحب مدظلہ سے بھی ملاقات کی۔

۱۸رستمبر: جمعیت علمائے اسلام کی مرکزی مجلس عاملہ کا اجلاس والدمحترم حضرت مولانا حامد الحق حقانی ، امیر جمعیت علمائے اسلام کی زیرصدارت اُن کی رہائش گاہ جامعہ حقانیہ میں منعقد ہوا،

۱۹رستمبر: جمعیت علمائے اسلام صوبہ خیبرپختونخوا کی مجلس شوریٰ کا اہم اجلاس ، پردہ باغ پشاور میں منعقد ہوا،حضرت مولانا حامد الحق حقانی مدظلہ بطور مہمان خصوصی شریک ہوئے اور جمعیت کے صوبائی ارکان سے اہم پالیسی خطاب فرمایا۔صوبہ خیبرپختونخوا کے امیر حضرت مولانا سید یوسف شاہ صاحب اورمرکزی نائب امیرحضرت مولانا عبدالخالق ہزاروی صاحب نے بھی بطور خاص شرکت کی۔

۲۳رستمبر: پاکستان علماء کونسل کے زیراہتمام اسلام آباد میں منعقدہ ''وحدت امت کانفرنس'' میں شرکت اورخطاب فرمایا۔

۲۴رستمبر: پاکستان میں متعین سعودی سفیر جناب نواف سعید المالکی صاحب کی جانب سے اسلام آباد میں سعودی عرب کےقومی دن کی مناسبت سےمنعقدہ تقریب میں شرکت کی۔

مولانا حامد الحق حقانی مدظلہ کا دورہ مصروترکی

۴رستمبر۲۰۱۹: جمعیت علما اسلام کے امیر، دفاع پاکستان کونسل کے چیئرمین اور جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے نائب مہتمم مولانا حامد الحق حقانی کی جامعۃ الازہر قاہرہ مصر میں منعقدہ او آئی سی ، عالمی ادارہ صحت، اسلامک فقہ اکیڈمی، اسلامک ڈیولپمنٹ بینک اور الازہر یونیورسٹی کے زیر اہتمام اسلامی ایڈوائزری گروپ کے سالانہ اجلاس میں شرکت اور خطاب۔ اجلاس سے امام کعبہ شیخ صالح بن عبد

اللہ بن حمید، شیخ الازہر شیخ احمد طیب ، وفاق المدارس العربیہ کے ناظم اعلی مولانا محمد حنیف جالندھری اور دیگر نے خطاب فرمایا۔کانفرنس کے اختتام پر شیخ الازہر نے خصوصی طور پر والدمحترم کواعزازی شیلڈ سے نوازا، کانفرنس میں شرکت کے بعد مصر کے تاریخی اور مقدس مقامات کا دورہ کیا،جس میں مزار و مسجد امام حسینؓ، مزار و مسجد امام شافعیؒ ،مصر کے تاریخی شہر اسکندریہ میں امام بوصیریؒ (قصیدہ بردہ شریف کے خالق)،قاہرہ میں موجود احرامات مصر اور دیگر تاریخی مقامات کا دورہ کیا۔

۸ر ستمبر: سفر ترکی میں شہر استنبول (قسطنطنیہ) کے تاریخی مقامات کا دورہ کیا ،میزبان رسول ؐ حضرت ابوایوب انصاریؓ کے مزار پر حاضری دی اور خلافت عثمانیہ کے تاریخی مقامات وعجائب گھر کا دورہ کیا۔

صاحبزادہ محمد خزیمہ سمیع حقانی کی تقریب شادی خانہ آبادی

۶/۵۔اکتوبر: حضرت مولانا سمیع الحق شہیدؒ کے سب سے چھوٹے صاحبزادے محمد خزیمہ سمیع حقانی بحمداللہ رشتہ ازدواج میں منسلک ہوگئے ۔ان کا نکاح حضرت مہتمم شیخ الحدیث حضرت مولانا انوار الحق صاحب مدظلہ نے پڑھایا،تقریب نکاح و رخصتی سوات میں منعقد ہوئی،اگلے دن ۶ر اکتوبر بروز اتوار کو ولیمہ مسنونہ دیا گیا جسمیں صرف قریبی اعزاء واقرباء کے علاوہ جامعہ کے جملہ شیوخ، مدرسین وعملہ نے شرکت کی۔

وفیات:

۴ر اکتوبر: پاکستان علماء کونسل کے چیئرمین اور دارالعلوم و حضرت مولانا سمیع الحق صاحبؒ کے انتہائی مخلص ساتھی حافظ طاہر محمود اشرفی صاحب کی والدہ ماجدہ گزشتہ دنوں انتقال فرما گئیں،حضرت مہتمم و نائب مہتمم صاحبان اور خاندان حقانی نے ان سے اظہار تعزیت کی اور شعبہ دارالحفظ میں مرحومہ کے ایصال ثواب کیلئے قرآنی خوانی کی گئی ۔ادارہ حافظ طاہر محمود اشرفی صاحب کیساتھ دلی تعزیت کرتا ہے۔

۵۔اکتوبر: جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے منتظم الحاج مولانا اظہار الحق حقانیؒ کی خوشدامن اور جامعہ کے مدرسین مولانا لقمان الحق حقانی ومولانا عرفان الحق حقانی کی نانی انتقال فرما گئیں۔مرحومہ انتہائی نیک، صالح عابدہ اور پرہیزگار خاتون تھیں اور عرصہ دراز سے صاحب فراش تھیں،آپ مولانا قاضی گوہر الرحمٰن ،قاضی لطافت، قاضی ہدایت ،قاضی نسیم جان،قاضی نعیم کی والدہ تھیں۔اِن کی نماز جنازہ حضرت مہتمم صاحب مدظلہ نے جہانگیرہ میں پڑھائی۔ ۵ار اکتوبر: جامعہ کے شعبہ کمپیوٹر کے مدرس مولانا مفتی یاسر نعمانی صاحب و جناب راشد صاحب کے والدمحترم حاجی محمد افضل انتقال فرما گئے ،آپ ایک شریف النفس ،انتہائی عابد ومخلص انسان تھے،ان کا نماز جنازہ اکوڑہ خٹک میں ادا کیا گیا۔ادارہ تمام مرحومین کے درجات کی بلندی کیلئے دعا گو ہے۔

ادارہ

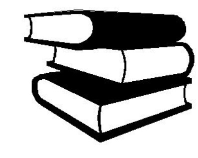

تعارف وتبصرہ کتب

● **انوارِحق** افادات: شیخ الحدیث حضرت مولانا انوار الحق صاحب مدظلہ

ضبط وترتیب: مولانا حافظ سلمان الحق حقانی ضخامت: ۲ جلد (۴ حصص) ۱۳۲۵ صفحات

ناشر: القاسم اکیڈمی جامعہ ابوہریرہ خالق آباد نوشہرہ

استاذ العلماء، رئیس المتقین، محدث کبیر، شیخی وسندی حضرت مولانا انوار الحق صاحب مدظلہ کی عبقری و روحانی شخصیت کسی تعارف وتبصرے کی محتاج نہیں۔آپ کی ولادت عارف باللہ شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحب نوراللہ مرقدہ کے ہاں ہوئی۔آپکے آباء واجداد نسل درنسل علمائے حق گزرے ہیں۔آپ علم وعمل کے پیکر، رشد وہدایت کے حامل، دعوت واصلاح کے علمبردار اور اللہ کے بندگان کاملین میں سے ہیں۔علمائے دیوبند کے مسلک اعتدال کے ترجمان اور اہل سنت والجماعت کے عقائد کے علمبردار ہونے کیساتھ ساتھ فصاحت وبلاغت میں اپنے معاصرین پر فوقیت کے حامل ہیں۔ ایک کامیاب مدرس ہونے کی وجہ سے تدریس کے حوالہ سے گہری نظر رکھتے ہیں۔علمی اور تحقیقی میدان میں آپ کی حیثیت ایک درخشندہ ستارے کے مانند ہے۔آپ کا انداز بیان نہایت عام فہم اور حکیمانہ ہے۔ ہر کوئی آپ سے بہرہ مند ہوتا ہے۔اللہ تعالیٰ نے آپ کو گفتار کی شیرینی، زبان کی نزاکتوں اور لطافتوں سے نوازا ہے۔ایک بہترین منتظم ومدبر ہونے کی وجہ سے آپ ہی کے اہتمام وسرپرستی میں مادر علمی جامعہ دارالعلوم حقانیہ گلشن علم نبوی کی آبیاری میں مصروف عمل ہے اور ہزاروں وارثان علوم نبوی کی علمی تشنگی کی پیاس بجھانے میں حوض کوثر کا کام دے رہی ہے۔علمی وجاہت وثقاہت کے لحاظ سے اپنے وقت کی اس جاذب نظر شخصیت پر علمی دنیا تا روز قیامت نازاں رہے گی۔ بقول شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی مدظلہ'' شیخ الحدیث حضرت مولانا انوار الحق مدظلہ ہماری دم توڑتی علمی تہذیب کا چراغ سحری، حقانی روایات کا ایک روشن باب اور تحریک فروغ علم دین اور تحفظ دینی مدارس کی تحریک کی ایک مستند کتاب ہے۔'' اپنے عظیم والد شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحبؒ اور بڑے بھائی شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق شہیدؒ کی طرح متواضع، خلیق، عاجز طبع وملنسار، درس وتدریس میں یکتا وممتاز، علم ومطالعہ کے رسیا، نظم وضبط اور انتظامی امور کے ماہر ومنتظم، نیک طینت، نیک فطرت وسیرت، سنجیدہ ومتین، بردبار، علمی کمال میں اپنی مثال آپ، تقوی وصالحیت میں نشان امتیاز، جامعہ حقانیہ کی پون صدی کی تاریخ

کے شاہد اور جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے تمام تر مراحل و معاملات میں اپنے عظیم والد اور برادر بزرگ کیساتھ شریک کار رہے اور دونوں حضرات کی زندگی کے آخری لمحات تک علم ، تدریس ، انتظامی امور ،تعمیری کام اور نیابت و اہتمام کی خدمات انجام دیتے رہے۔اللہ تعالیٰ نے آپکو تدریس ، تربیت ،اہتمام ،انتظام ،خاندانی سرپرستی اور قومی وملی معاملات میں حکمت وتدبر کی دولت سے مالا مال کر دیا ہے۔''

آپ اپنے والد کے ممبر پر خطاب کی ذمہ داریاں حسب سابق نبھا رہے ہیں ۔تبلیغ ووعظ اور دعوت وارشاد کی غرض سے صحیح اسلامی روایات کو پھیلانے اور اس بگڑے ہوئے معاشرے کو سنوارنے کیلئے برسر پیکار رہنا یقیناً ایک مستحسن اقدام ہے۔زیر نظر تالیف اسی سلسلۃ الذھب کی ایک حسین کڑی ہے ۔یہ ان مواعظ وخطبات کا مجموعہ ہے ۔جو آپ نے دارالعلوم حقانیہ کے قدیم مسجد میں خطبہ جمعہ کے طور پر ارشاد فرمائے ہیں۔اپنے والد بزرگوار کے نقش قدم پر چل کر دعوات حق کا سلسلہ تسلسل کیساتھ جاری رکھ کر اسے ''انوارِ حق'' کی صورت میں باقی رکھ کر اس نقش اولین کو نئے پیرایہ اور نقش ثانی کی شکل میں اُجاگر کر دیا ہے۔ برادر عزیزم مولانا حافظ سلمان الحق لائق تبریک وتحسین ہے جنہوں نے محنت اور عرق ریزی سے کام لیتے ہوئے اپنے جلیل القدر استاذ ،موقر شیخ اور والد گرامی کے گراں قدر بیانات کو قلمبند کر کے بہترین ترتیب و مناسب عنوانات کے ساتھ کتابی شکل میں شائع کر کے علمی دنیا پر احسان فرمایا، کتاب ہٰذا کے دیکھنے سے پتہ چلتا ہے کہ اس مجموعہ افادات وملفوظات اور قیمتی وعلمی نکتوں کی تسوید وتبیض میں بڑی جانکاہی، دیدہ ریزی اور محنت کی گئی ہے ۔''قیاس کن زگلستان من بہار مرا'' کے مصداق یہ اپنے طرز کی منفرد، البیلی نوعیت کا حامل اور علم ومعرفت کا بیش بہا سمندر ہے۔مجموعہ مذکورہ دلچسپ اور سبق آموز واقعات ،مواعظ بلیغہ ،روح پرور اور ایمان افزا مضامین پر مشتمل ہونے کی وجہ سے عامۃ المسلمین کیلئے مفید ترین لائحہ عمل اور نسل نو کی کامیابی وکامرانی کیلئے گرانقدر علمی سرمایہ ہے ۔اس مجموعہ کا حال ان عظیم کتابوں جیسا ہے جو عوام وخواص سب کے کام آتا ہے ۔یہ عام آدمی کیلئے سیدھے اور سچے راستے کی طرف رہنمائی کرنے والی جبکہ خواص اہل علم کیلئے ایک ناپید کنار سمندر بن جاتی ہے۔کتاب کے ابتداء القاسم اکیڈمی کے روح رواں اور سرپرست اعلیٰ شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب مدظلہم العالی کے وقیع علمی وقیمتی پیش لفظ نے سونے پر سہاگے کا کام کیا ہے۔القاسم اکیڈمی نے اس کتاب کی اشاعت میں بھی اپنے معیار کا بھرپور لحاظ رکھا ہے۔بہترین کمپوزنگ ،اعلیٰ کاغذ اور پرکشش ٹائٹل پر مشتمل ہے ۔اللہ تعالیٰ اس اکیڈمی کو دوام عطاء کر کے اس کے سرپرست اعلیٰ وجملہ معاونین کے مساعی جمیلہ کو شرف قبولیت سے نوازیں اور مؤلف ومرتب کی اس دینی وعلمی سعی کو مقبول فرما کر عوام وخواص کو اس سے استفادہ کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔(آمین) (مبصر: مولانا سعدالباقی حقانی ، مدیر سہ ماہی درر الفرید زروبی)

● فقہ القرآن مؤلف: حضرت مولانا مفتی ذاکر حسن نعمانی

ضخامت:۴۲۲صفحات ناشر:العصر اکیڈمی جامعہ عثمانیہ پشاور

''فقہ القرآن'' جامعہ عثمانیہ پشاور کے استاذ الحدیث والتخصص فی الفقہ الاسلامی کی نئی تصنیف ہے۔موصوف محقق عالم اور صاحب قلم ہیں۔اس سے قبل کئی اہم موضوعات پر ان کی تحقیقات طباعت کے زیور سے آراستہ ہوکر علمی دنیا میں پذیرائی حاصل کرچکی ہیں۔چند دیگر تحقیقی تصنیفات زیر طباعت ہیں ان شاء اللہ بہت جلد منظر عام پر آجائیں گی۔

چونکہ مؤلف کوفقہ اورتفسیر کے ساتھ خصوصی لگاؤ ہے اس لیے احادیث اوردوسرے فنون کے علاوہ بطورخاص فقہ اورتفسیر کے میدان میں قابل قدرخدمات سرانجام دیتے چلے آرہے ہیں۔جامعہ عثمانیہ میں تدریسی خدمات کے علاوہ دیگر جامعات میں بھی تخصص فی الفقہ الاسلامی کے طلبہ کو مستفید فرمارہے ہیں۔خاص کر جدید اسلامی معیشت کے حوالے سے ان کے دروس بڑے اہمیت کے حامل ہیں۔علاوہ ازیں کئی سالوں سے مدارس کے فضلاء کورمضان المبارک کی چھٹیوں میں دورہ تفسیر پڑھارہے ہیں۔فقہی نظراورتدبرفی القرآن کے امتزاج کی وجہ سے قرآنی آیات سے فقہی نکات اورمسائل کے استنباطات کئی سالوں سے جمع کررہے تھے۔جس سے ایک علمی اورفقہی ذخیرہ فقہ القرآن کے نام سے جمع کرکے شائع کرنے کی سعادت حاصل کی ، جومؤلف کے اعلیٰ علمی اورفقہی ذوق کی غمازی کررہاہے۔جن حضرات کوفقہ سے لگاؤ اورقرآن مجید میں تدبر کا ذوق نصیب ہواہے ، وہ یقیناً اس علمی اورفقہی کاوش کو قدر کی نگاہ سے دیکھیں گے۔جس طرح مؤلف موصوف کی زندگی تکلفات سے عاری ہے اس کا اثر انداز تحریر میں بھی محسوس ہوتا ہے۔تحریر نہایت سہل اور عام فہم ہے ، جس کی وجہ سے ہرخاص وعام کے لیے رہنمائی کا بڑا ذخیرہ فراہم کردیاہے۔اورقرآن مجید سے اخذ کرنے والے محققین کیلئے اہم نمونہ پیش کردیاہے۔اللہ تعالیٰ ان کی یہ علمی کاوش اورقرآنی خدمت قبول کرکے سب کی ہدایت کا ذخیرہ بنادے۔ (مبصر:مفتی نجم الرحمٰن،نائب رئیس دارالافتاء جامعہ عثمانیہ پشاور)

● عطاء الباری شرح کتاب المغازی للامام البخاری

تالیف: شیخ الحدیث حضرت مولانا عطاء اللہ رحمانی اردو ترجمہ: مولانا نیاز ولی باجوڑی

ضخامت:۴۴۰صفحات رابطہ نمبر: 03329239694

صحاح ستہ میں صحیح البخاری کا جو مقام و مرتبہ ہے وہ اہل علم سے مخفی نہیں، صحیح بخاری میں بہت

سارے ابواب اور کتب کے تحت امام بخاری رحمہ اللہ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے احادیث مبارکہ کو جمع کیا ہے، انہیں کتب میں سے ایک کتاب المغازی بھی ہے، امام بخاری رحمہ اللہ نے غزوات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ایک مکمل حصہ میں منفرد انداز میں کیا ہے، جو کتاب المغازی کے نام سے موسوم ہے، کتاب المغازی کی بہت سی شروحات موجود ہیں، ہر زبان میں اہل علم نے اس کتاب کی مختلف شروحات لکھ کر اپنے اسلوب اور انداز میں اس میں موجودہ احادیث کی تشریحات پیش کیں ہیں، زیر تبصرہ کتاب عطاء الباری شرح کتاب المغازی بھی اس سلسلہ کی ایک حسین کڑی ہے، جسے شیخ الحدیث حضرت مولانا عطاء اللہ رحمانی صاحب نے قلمبند کیا ہے، موصوف جامعہ روضۃ القران ترناب چارسدہ کے استاد حدیث ہیں، انہوں نے اس کو اپنی مادری زبان پشتو میں لکھ دیا تھا، اردو کی اہمیت اور کثرت استعمال کی بنا پر ان کے ایک شاگرد مولانا نیاز ولی باجوڑی نے اردو میں اس کی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے اس کو اردو میں منتقل کرنے عزم کیا، وہ اپنے اس عزم میں کامیاب ہوئے اور اس کاوش کو طباعت سے آراستہ کرنے کی سعادت حاصل کی، مولانا عطاء اللہ رحمانی نے بڑی محنت عرقریزی اور جانفشانی کیساتھ اس شرح کو لکھا ہے، یہ کاوش یقیناً اہم خصوصیات کی حامل ہے، امید ہے کہ شائقین علم حدیث کیلئے یہ کتاب ایک بہترین معاون، انمول تحفہ اور قیمتی سوغات ثابت ہوگی، اہل علم کیساتھ ساتھ عامۃ الناس بھی اس سے یکساں طور پر مستفید ہو سکتے ہیں، اللہ موصوف کی اس کاوش کو شرف قبولیت سے نوازے (آمین)

- تیسیر الوصول الی علم الاصول فی الفقہ الحنفی تالیف: مولانا نثار احمد الحسینی

ضخامت: ۲۹ صفحات ناشر: خانقاہ امدادیہ مدرسہ عربیہ تعلیم القران حضرو اٹک 03122311400

زیر تبصرہ رسالہ علم اصول فقہ کے طلبہ کیلئے لکھا گیا ہے، موصوف مولف نے ان تمام اصول و مباحث کو نہایت اختصار اور جامعیت کے ساتھ آسان زبان اور عام فہم اسلوب میں اس مختصر رسالے میں سمیٹنے کی کوشش کی ہے ہر اصول اور مبحث کی ایسی مختصر اور جامع تشریح کی ہے گویا کہ اصول فقہ کی سمندر کو کوزے میں بند کردیا گیا ہے، مولانا نثار احمد الحسینی نے نہایت عرقریزی کیساتھ اس پر کام کیا ہے مختصر صفحات میں یہ ایک جامع کاوش ہے، اس رسالے کے متعلق شیخ المشائخ حضرت مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ مدنیؒ یوں رقمطراز ہیں ''میں نے مولانا نثار احمد الحسینی کی تالیف تیسیر الاصول کا مطالعہ کیا ہے، میں نے طلبہ علوم دینیہ کیلئے بہترین اور فائدہ مند پایا ہے'' اللہ تعالیٰ موصوف کی اس کاوش کو شرف قبولیت سے نوازے امین۔